ماہنامہ
دختران اسلام
لاہور
فروری 2025ء

جہانِ فکر و دانش

FLAG-BEARER OF UNITY & AMBASSADOR OF PEACE

سپیشل ایڈیشن

74th

19 فروری

شیخ الاسلام ڈے

منہاج القرآن ویمن لیگ

Happy 74TH Birthday

مبارک ہم نشیں ملت پر رحمت کی گھٹا چھائی — دعاؤں نے اثر پایا تمنا دل کی بر آئی

خدا نے ایک مصلح دے دیا پھر قوم مسلم کو — لی جس کی گرمی گفتار سے ملت نے انگڑائی

تجھے معلوم ہے اے ہم نشیں وہ کون مصلح ہے؟ — کہ جس کے فکرِ صالح سے دماغوں نے جلا پائی

یہ طاہر قادری ہیں جن کے افکار و مواعظ سے — دلِ مسلم میں پیدا ہو گیا احساس یک جائی

یہ ہیں فکر و عمل کا اک نمونہ عہدِ حاضر میں — جبھی تو ان کی عظمت کے لئے خم ہے شہنشاہی

خدا کے حکم کی تعمیل میں یہ جاں لڑاتے ہیں — مگر الحاد و باطل کی نہیں کرتے پذیرائی

خدائے لم یزل نے اس طرح ان کو نوازا ہے — کہ ہے منہاجِ قرآں مرکزِ عرفان و آگاہی

خدا محفوظ رکھے ان کو آفات و مصائب سے — یہ ہیں توحید کے قائل نبی اکرم کے شیدائی

منہاج القرآن ویمن لیگ جرمنی

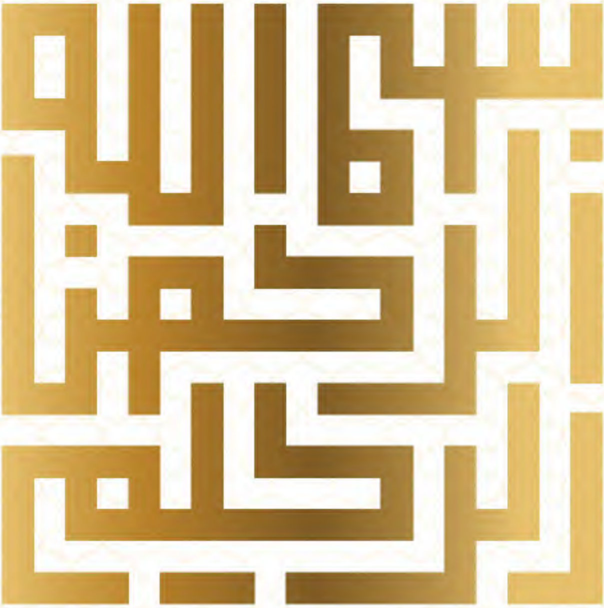
بسم الله الرحمن الرحيم

حمدِ باری تعالیٰ

تری شان جل جلالہ

ہے تُو ہی نہاں، ہے تو ہی عیاں، تری شان جل جلالہ
تُو کہاں نہیں، نہیں تُو کہاں، تری شان جل جلالہ

ترے نور ہی کا ظہور ہیں، یہ جو جن و انس و طیور ہیں
یہ شجر حجر، یہ زمیں زماں، تری شان جل جلالہ

تُو ہی ڈوبتوں کا سہارا ہے، تُو ہی بحر غم کا کنارا ہے
تُو ہی بے کسوں کا ہے پاسباں، تری شان جل جلالہ

تری فکر مذہبِ صادقاں، تری یاد جوہرِ عاشقاں
ترا ذکر مسلکِ عارفاں، تری شان جل جلالہ

یہی رنگ دیکھ کے دنگ ہے، جسے کچھ شعور ہے، ڈھنگ ہے
تُو ہی راز ہے، تو ہی راز داں، تری شان جل جلالہ

ہے ترا کرم ہی چمن چمن، ہے تری عطا ہی روش روش
ہے تُو ہی تو خلق کا مہرباں، تری شان جل جلالہ

ہے ترا ہی نور یہاں وہاں، ترا آستاں ہے ہر آستاں
ہے جبھی تو خم سرِ عاشقاں، تری شان جل جلالہ

بہزاد لکھنوی

وَأَحسَنُ مِنكَ لَم تَرَ قَطُّ عَينِي

وَأَجمَلُ مِنكَ لَم تَلِدِ النِساءُ

خُلِقتَ مُبَرَّءً مِن كُلِّ عَيبٍ

كَأَنَّكَ قَد خُلِقتَ كَما تَشاءُ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین

میری آنکھ نے ہرگز نہیں دیکھا

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے زیادہ جمیل کسی عورت نے جنا ہی نہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر عیب سے پاک وصاف پیدا کئے گئے

گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس طرح پیدا کئے گئے جیسا کہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا

(صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ)

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 31 شمارہ: 3 / رجب المرجب ۱۴۴۶ھ / فروری 2025ء

زیرِسرپرستی: بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر: قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
ثناء وحید

مجلس مشاورت
نوراللہ صدیقی، ڈاکٹر شاہدہ مغل
ڈاکٹر فرح سہیل، مسز فریدہ سجاد
ڈاکٹر فرح ناز، سدرہ کرامت
مسز حلیمہ سعدیہ

رائٹرز فورم
آسیہ سیف، سعدیہ کریم
جویریہ وحید، سُمیہؔ اسلام
ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم
گرافکس
عبدالسلام، ساجد علی یوسف
فوٹوگرافی
قاضی محمود الاسلام

فہرس

اداریہ: دانشِ عصر، سفیرِ امن، داعیٔ اتحادِ امت	چیف ایڈیٹر	11
اوصافِ قیادت ۔۔۔ سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	14
منہاج القرآن سے وابستگی کیوں ضروری ہے؟	فریدہ سجاد	39
شیخ الاسلام سیریز: نظریہ اور اسلوبِ دعوت و فکر	ترتیب وتدوین: ثناء وحید معاونت: جویریہ ابراہیم عائشہ رشید	51
فخرِ امت شیخ الاسلام کے 2024ء کے تاریخ ساز اقدامات	ثناء وحید	78
دانشِ عصر شیخ الاسلام کی اجتہادی خدمات	ڈاکٹر فرح ناز	105

عصری مسائل کے حل میں شیخ الاسلام کی فکری خدمات	مصباح عثمان	114
شیخ الاسلام مرجع علم وحکمت	ڈاکٹر شفاقت علی الازہری	135
ختمِ صحیح البخاری، تاریخ ساز اجتماع	خصوصی رپورٹ	142
قائد ڈے: ویمن لیگ کی قیادت کے تہنیتی پیغامات	خصوصی رپورٹ	151
حدیثِ رسول ﷺ کی ترویج واشاعت میں شیخ الاسلام کا کردار	سعدیہ کریم	163
اسناد واجازت کی تاریخ	سمیہ اسلام	173
امنِ عالم کے علَم دار محمد طاہر	سید الطاف حسین شاہ	178
A Miracle of the Modern ERA	Rabia Shafaq	179

مجلّہ دخترانِ اسلام میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار
خلوص نیت سے شائع کیے جاتے ہیں ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور
نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہو گا

بدلِ اشتراک

قیمت فی شمارہ -/60 روپے

آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ 15 ڈالر

مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ 12 ڈالر

سالانہ خریداری -/700 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-35168184

Visit us on: www.minhaj.info | E-mail:sisters@minhaj.org

"مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ
اتحاد، یقین محکم اور تنظیم ہی وہ بنیادی نکات ہیں
جو نہ صرف یہ کہ ہمیں دنیا کی
پانچویں بڑی قوم بنائے رکھیں گے
بلکہ دنیا کی کسی بھی قوم سے بہتر قوم بنائیں گے۔"

قائداعظم محمد علی جناح (۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء کراچی)

عمر ہا در کعبہ و بتخانہ می نالد حیات!
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

زندگی طویل عرصے تک کعبہ اور بت خانہ میں گریہ زاری کرتی رہتی ہے
تب کہیں جاکر بزمِ عشق سے ایک دانائے راز پیدا ہوتا ہے

In Kaaba and Temple
long, long years
The deep lament arose,
Till from Love's banquet now
appears One Man who
the Secret knows.

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ

عظیم قائد عظیم رہبر

ضَوُّ الْمُصْطَفٰی ﷺ

ترانہ: منہاج القرآن ویمن لیگ

قَلَمُہٗ مُنَوَّرٌ

آپ کا قلم تجلیاتِ حق کا آفتابِ ضَوفشاں ہے۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گُفتار میں، کردار میں، اللہ کی برُہان!
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قُرآن!
ہر کہ کاہ و جَو خُورَد، قرباں شَوَد
ہر کہ نورِ حق خُورَد، قُرآں شَوَد

ترجمہ:

وہ لوگ جو زندگی کی بقا گندم اور جَو ہی میں سمجھتے ہیں، زمانہ شاہد ہے رِزقِ فنا بن جایا کرتے ہیں۔
لیکن وہ ہستیاں جو نورِ حق اپنے وجود کے انگ انگ میں سمو لیتی ہیں وہ قرآن بن جاتی ہیں (یعنی اُنہیں قدرت بقا کی خلعت پہنا دیتی ہے)۔

عظیم قائد، عظیم راہبر، ہمارے ہیں پیشوا

قَلَمُہٗ مُنَوَّرٌ، إِيْمَانُہٗ قَوِي
كَأَنَّہٗ الرَّبِيْع، يُحِبُّہٗ الْجَمِيْع
رَجَاءُ الْمُصْطَفٰى، أَضَاءَہٗ الرَّسُوْل ﷺ

ترجمہ:

آپ کا قلم تجلیاتِ حق کا آفتابِ ضَوفشاں ہے۔ آپ کا دامنِ حیات غایت درجہ مضبوط و مستحکم اِیمان کے جواہرات سے مالامال ہے۔
اِس عہدِ خزاں گزیدہ میں آپ کی ہستی جانِ بہار کی حیثیت رکھتی ہے جس سے سبھی محبت رکھتے ہیں۔
آپ مصطفیٰ ﷺ کی اُمید ہیں اور آپ کا نورانی وجودِ مسعود رسول اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ اور اُسوۂ حسنہ سے روشن و درخشاں ہے۔

عطاءِ ربِ جلیل بے شک، رِداءِ حُبِ رسول بے شک
عصرِ حاضر کی وحشتوں میں، چراغِ حق کو جلا رہا ہے

عظیم قائد، عظیم راہبر، ہمارے ہیں پیشوا

کہ علم و حکمت جہاں شُما رَا، کمالِ علم البیَان شُما را
یگانہ ظرفِ مکاں شُما را، خِرد سے بالا گُماں شُما را

ترجمہ:

آپ کی ذاتِ والاصفات دانش وحکمت اور علم وبصیرت کا ایک جہانِ مجسم ومتنفس ہے۔ آپ کا حسنِ تکلم اور رعنائی بیان جلال و جمال کے آئینہ دار ہیں۔ ایک زمانہ معترف ہے کہ آپ کی فکرِ فلک رسا ہماری عقل سے کہیں بلند وبالا ہے۔

عظیم قائد، عظیم راہبر، ہمارے ہیں پیشوا

شُما مزاجِ قلندری اَست، کہ عہدِ رَفتہ کی آگہی اَست
کہ فکرِ فردا کی روشنی اَست، شُما نصیبِ سکندری است

ترجمہ:

آپ کی قلندری و درویشی کی دہلیز پر اَوجِ سکندری بھی سرنگوں دکھائی دیتی ہے۔ آپ کی فکر گزرے زمانوں کی عظمتِ رفتہ کی امین ہے۔ آپ کی فکر کی ضیاپاشی صدیوں اور قرنوں تک مستقبل کی ہر شاہراہ کو اُجالتی رہے گی۔

عظیم قائد، عظیم راہبر، ہمارے ہیں پیشوا

بدل رہی ہے بَشَر کی قسمت، کہ مل رہی ہے علم کی دولت
دِلوں میں منہاج کی محبّت، کہ محترم آپ کی ہے محنت

عظیم قائد، عظیم راہبر، ہمارے ہیں پیشوا

ہے آپ کا اِحترام لازِم، دُعا بھی لازِم، سلام لازِم
سماعتوں پر پیام لازِم، دِلوں میں تیرا قیام لازم

عظیم قائد، عظیم راہبر، ہمارے ہیں پیشوا

ہمارا قائد رہے سلامت، جو کامیابی کی ہے ضمانت
جو پاک ربّ کی ہے اِک امانت، رہے سلامت یہ تا قیامت

عظیم قائد، عظیم راہبر، ہمارے ہیں پیشوا

دُعا ہماری ہے روزِ محشر، ہمارے قائد، ہمارے راہبَر
کہ تاجِ عزّت ہو آپ کے سَر، کہیں ملائک یہ مسکرا کر

عظیم قائد، عظیم راہبر، ہمارے ہیں پیشوا

اداریہ

دانشِ عصر
سفیرِ امن
داعئ اتحادِ اُمت

دانشِ عصرِ حاضر، سفیرِ امن، داعیِ اتحادِ اُمت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کا ہم سب 74 واں یوم پیدائش منا رہے ہیں۔ اللہ رب العزت ہمارے قائد کو عمرِ خضر عطا فرمائے اور ہم سب کے سروں پر اُن کا علمی سایہ ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری آج کے گھٹن زدہ ماحول میں خوشگوار ہوا کے جھونکے کی مانند ہیں۔ جب بھی اُمت کسی علمی یا فکری مخمصہ سے دوچار ہوتی ہے تو شیخ الاسلام فوراً راہ نمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور سرنگ کے دوسری طرف روشنی دکھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ نے رواں صدی دین کی ہیئتِ اَصلیہ کی حفاظت کے لئے نعلین پاک کے تصدق اور خداداد صلاحیتوں اور محنت شاقہ کے ساتھ تحفظ کیا، آپ کے خطابات ، تصنیف و تالیفات، علم کا مخزن ہیں اور طالبانِ حق اس سے شب و روز اپنی پیاس بجھا رہے ہیں۔ علم کی دولت ہر کس و ناکس کا مقدر نہیں بنتی، خدمتِ دین و علم چنیدہ افراد کے ذمہ ہوتی ہے۔

اس لئے اللہ رب العزت نے سورہ فاتحہ میں یہ دعا عنایت فرمائی کہ اُن بندوں کے راستے پر چلنے کی دعا کرتے رہیں جن پر اللہ نے اپنے انعام و اکرام کی بارش کی، شیخ الاسلام وہ عظیم المرتبت شخصیت ہیں

جنہوں نے لاکھوں انسانوں کے تخیلات کو علمی و روحانی توانائی عطا کرنے کے ساتھ ذہنوں کے بند دریچوں کو کھولا اور لوگوں کو حیات و کائنات کا نیا عرفان عطا کیا۔ امتدادِ زمانہ میں جہاں مادیت کی گرد نے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لیا، وہیں پر آپ کی علمی و نظریاتی خدمات نے لوگوں کو حضور نبی اکرم ﷺ کے درِ اقدس سے منسلک و متصل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ کی گفتگو میں پھولوں کی نکہت، مہتاب کی طلعت، صبح کی نزہت پائی جاتی ہے جو اَحباب و اَغیار کو یکساں متاثر کرتی ہے۔ آپ کے مستودع و مستقر علمی میں اتنی وسعت ہے کہ آپ کئی گھنٹے اہلِ علم کے سامنے خطاب کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں جس کے شواہد آپ کے مختلف خطابات کی سیریز کی صورت میں ملتے ہیں۔

ابھی حال ہی میں 15 دسمبر 2024ء کو آپ نے درسِ ختم بخاری کے دوران ہزارہا سامعین کے روبرو تقریباً 4 گھنٹے بلا کسی تعطّل و توقف خطاب فرمایا، علم اور فن حدیث کی وہ گتھیاں سلجھائیں کہ شرکاء عش عش کر اٹھے، اللہ نے اُنہیں جہاں قلم و قرطاس کی حقیقتوں سے آشنا کیا ہے وہاں اظہار و بیان کا وافر حُسن بھی عطا کیا ہے، شیخ الاسلام اس عہد کی نفرتوں کو ختم کرنے، دلوں کو جوڑنے اور اتحادِ اُمت کی سب سے مضبوط اور توانا صدا ہیں۔ آپ نے ختم صحیح البخاری کے موقع پر فرمایا میں حنفی المذہب ہوں اور رفع یدین نہیں کرتا لیکن میرا یہ عقیدہ ہے کہ جنت میں رفع یدین کرنے والوں کے بھی حلقات ہوں گے۔ اس جملے پر سامعین نے آپ کو کلماتِ تحسین سے نوازا اور تاحال مختلف مکتبِ فکر کے جید علماء اور مخلصین آپ کے ان تاثرات کو پذیرائی بخش رہے ہیں۔ یہ آپ کی علمی وسعت ہے کہ ہر مسلک و مذہب والا آپ کے خطابات کو مسلک و مذہب سے بالاتر ہو کر سُنتا ہے۔

آپ کی تصنیفات و تالیفات اور آپ کے اسلوبِ تحریر نے لوگوں کو دینی و روحانی اَقدار سے شناسائی عطا کی اور اُنہیں اس کا عملی پیکر بنایا۔ جہاں اسلام دشمن ایجنڈے اور پروپیگنڈے نے "اسلامی تعلیمات" کو رِدائے غبارِ تشکیک میں لپیٹنے کی سعی نامشکور کی، وہیں پر آپ نے اُن باطل نظریات کا علمی و فکری دلائل سے قلع قمع کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک عظیم علمی، فکری اور دینی شخصیت ہیں جن کی تحریروں نے عالمی سطح پر مذہبی، سماجی اور سیاسی مسائل پر اثرانداز ہونے والی ایک نئی سوچ کی بنیاد رکھی۔ ان کا اسلوب تحریر نہ صرف علمی لحاظ سے بلند ہے بلکہ اسے عوامی سطح پر بھی بہت پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ شیخ الاسلام کے خطابات اور اُن کی تحریریں نہ صرف اسلامی عقائد اور فقہ کی گہرائیوں کو بیان کرتی ہیں بلکہ معاشرتی، اخلاقی اور سیاسی مسائل پر بھی روشنی ڈالتی ہیں۔ ان کا اسلوبِ تحریر ان کے علمی مقام، فکری بصیرت اور روحانیت کی عکاسی کرتا ہے، جس نے لاکھوں افراد کو دین متین کی طرف راغب کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری حقوق نسواں کے تحفظ کے سب سے بڑے داعی ہیں، انہوں نے ویمن امپاورمنٹ کے لئے فقط بیانات نہیں دیئے بلکہ ایسے عملی اقدامات بھی کئے ہیں جس کی کوئی شخصیت اور معاصر تحریک نظیر پیش نہیں کر سکتی، وہ سمجھتے ہیں کہ خواتین کی حقیقی امپاورمنٹ اُنہیں تعلیم دینا اور سماج کے اندر باوقار مقام دینا اور دلوانا ہے، اس مقصد کے لئے انہوں نے خواتین کے عظیم الشان تعلیمی ادارے قائم کئے اور منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر خدمت دین کے لئے خواتین کو مردوں کے مساوی سہولیات اور مواقع فراہم کئے ہیں۔

شیخ الاسلام اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ خواتین کی ترقی، کسی بھی معاشرے کی کامیابی کی ضمانت ہے اور خواتین کو ترقی کے مرکزی دھارے سے باہر کرنے کا مطلب ملک و قوم کو ترقی کے دھارے سے جُدا کرنا ہے۔ شیخ الاسلام نے خواتین کے سماجی اور معاشی استحکام کے لئے پاکستان کے اندر اور باہر ہر جگہ پر آواز بلند کی ہے، شیخ الاسلام کی فکر کے تحت منہاج القرآن ویمن لیگ نے وائس جیسا ادارہ قائم کیا ہے جو سوسائٹی کی نادار خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے عملی تعاون فراہم کر رہا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیشہ خواتین کے اسلامی کردار کو اجاگر کیا ہے۔ ان کی تصانیف و تالیفات میں اس بات پر خاص زور دیا گیا ہے کہ اسلام نے عورت کو مرد کے برابر حقوق دیے ہیں۔ انہوں نے خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک اور عدم مساوات کی ہمیشہ حوصلہ شکنی کی ہے، سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے خواتین میں دینی تعلیمات کے حصول کا شعور اُجاگر کیا ہے اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی خواتین کو تربیت دے کر علم و عمل کی اس روشنائی کو گھر گھر پہنچانے کا اہتمام کیا ہے۔

شیخ الاسلام کے ویژن کے تحت منہاج القرآن ویمن لیگ الھدایہ، ایگرز، وائس، ایم ایس ایم سسٹرز، دختران اسلام اور سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز سے خدمتِ دین کا فریضہ انجام دے رہی ہے اور آج منہاج القرآن ویمن لیگ ایشیا کی سب سے بڑی خواتین کی منظم اور مستعد تحریک ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے خواتین میں قرآنِ مجید کی تفہیم کے لئے اپنا ذمہ دارانہ دینی و تحریکی کردار ادا کر رہی ہے۔ خواتین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شکر گزار ہیں کہ سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں شیخ الاسلام کی تعلیمات کی وجہ سے اُن کے دلوں میں خدمت دین کا جذبہ جا گزیں ہوا ہے۔

(چیف ایڈیٹر: دختران اسلام)

اوصافِ قیادت..... سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

کسی بھی قوم کے لیے منصبِ قیادت ہر دور میں بڑا ہی اہم رہا ہے۔ قوموں کی تاریخ عروج و زوال اس منصب کے ساتھ جڑی رہی ہے۔ قیادت ہی قوم کی تقدیر خیر اور شر بنتی ہے اور قیادت صالح قوم کو ترقی و عروج کی بلندیوں تک لے جاتی ہے اور قیادت سوء قوم کو تباہی و ہلاکت کے گڑھوں میں پھینک دیتی ہے۔ قیادت کا قوم سے تعلق ایسے ہی ہے جیسا روح اور جسم کا باہم تعلق ہے۔ قیادت قوم میں روح کی طرح کام کرتی ہے۔ اگر یہ قیادت زندہ روح کی مثل ہو جائے تو یہی قوم دیگر اقوام کے لیے مشعلِ راہ ہو جاتی ہے اور اگر یہ مثل مردہ جسم کے ہو جائے تو پھر قوم ہر قدم پر ذلت ورسوائی دیکھتی ہے۔

قیادت اور قوم باہم لازم وملزوم ہیں۔ قیادت کو قوم سے جدا نہیں کیا جا سکتا اور قوم کو قیادت سے الگ نہیں کیا جا سکتا، قوم اور قیادت کی خوبیاں مل کر قوم کا اجتماعی تشخص بنتی ہیں۔ قیادت کا سب اہم وصف اس میں قوم کا درد ہونا ہے اور قوم کے دکھوں کا مداوا کرنا ہے اور قوم کے غموں کو دور کرنا ہے اور قوم کے مسائل کو حل کرنا ہے اور قوم کی اذیتوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ قوم کے لیے راحت و سکون کا ہر اقدام کرنا ہے، قوم کو باعزت جینے کا ہر حق فراہم کرنا ہے۔ قوم کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنا ہے اور حقیقی قیادت وہ ہے جو قوم کے لیے زندہ رہے اور قوم کی خاطر اپنی جان سے بھی گذر جائے۔ اس لیے مثالی قیادت وہ ہے جو اپنی قوم کی ہر حال میں مددگار ہو، قوم کی مصیبت کا نہ صرف اس کے پاس حل ہو

بلکہ وہ اس مصیبت کو قوم سے رفع کرنے کے لیے سب سے آگے آگے ہو۔ وہ قوم کی آنکھوں میں خوشیاں دیکھنے کے لیے بے تاب ہو، وہ قائد قوم، ہر شخص کی حاجات پوری کرنے کے لیے ایسا ہی تڑپتا ہو جیسے اپنے زیرِ کفالت افراد کے لیے فکر مند رہتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا احساسِ امت

قرآن نے قائد الانس اور رہبر ذریت آدم اور قائدِ سید الاولین والآخرین کے اس وصف قیادت کا یوں تذکرہ کیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ۔ (التوبة،۹: ۱۲۸)

" تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔"

رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی انسان کافر اور انسان مومن کو دیکھتے تو اس کے احوال کے مطابق اس کی تکالیف کو محسوس کرتے تھے، عزیز کا معنی ہی مشقت، ہلاکت اور فساد میں پڑنے پر تکلیف محسوس کرنے کے ہیں رسول اللہ ﷺ ہر امتی کی تکلیف کو رب کی اس عطا کردہ شان کے ساتھ محسوس کرتے تھے۔ اس لیے امتی کی تکلیف نبی کی تکلیف بنتی ہے، امتی کی مشقت نبی کی مشقت بنتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی کافر کو دیکھتے تو اس کا کفر اور شرک میں پڑنا آپ پر شاق گزرتا اور ان کا انجام بد آپ کو تکلیف دیتا اور ان کا ہلاکت میں پڑنا رسول اللہ ﷺ کے قلبِ اطہر کو حزیں کرتا، کفر سب سے بڑی لعنت اور انسانی ہلاکت ہے۔ کفر کے مرتکب انسانوں کا یہ عمل رسول اللہ ﷺ پر اتنا شاق گذرتا کہ باری تعالی کو اپنے رسول کو مخاطب کر کے یہ کہنا پڑتا۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ۔ (آل عمران،۳: ۱۷۶)

" (اے غمگسارِ عالم!) جو لوگ کفر (کی مدد کرنے) میں بہت تیزی کرتے ہیں آپ ان کا غم نہ کریں۔"

غزوہ بدر کے قیدیوں کو جب مسجد نبوی کے پاس قید کیا گیا، ان قیدیوں کے کراہنے کی آوازوں کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو رات بھر نیند نہ آئی۔ رسول اللہ ﷺ کا کرب و اضطراب ہر لمحہ بڑھتا رہا، ایک انصاری صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی طبیعت میں کچھ تکلیف کا احساس ہو رہا ہے۔ فرمایا عباس کے کراہنے کی آوازیں کانوں میں پڑ رہی ہے۔ اس لیے میں بے چین ہوں، اس انصاری صحابی نے چپکے سے حضرت عباس کی مشک کو کھول دیا انہیں آرام مل گیا تو وہ آرام کرنے لگے۔ وہ انصاری صحابی اب دوبارہ حاضر خدمت ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اب عباس کی آواز نہیں آرہی ہے۔

انصاری صحابی نے عرض کیا میں نے ان کے بندھن کھول دیئے ہیں۔ فرمایا جاؤ سب قیدیوں کے ساتھ ایسا ہی کرو چنانچہ سب قیدیوں کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے آرام و استراحت کیا، آپ کا کرب و اضطراب دور ہوا اس کے بعد آپ ﷺ خواب شیریں سے استراحت گزیں ہوئے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ وہی قیدی ہیں جنھوں نے 13 سال تک متواتر اہل ایمان کو تڑپایا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو بھی مسلسل ستایا تھا۔ انھوں نے ہی ہر کمزور مسلمان کو آگ پر لٹایا تھا اور کسی مسلمان کو خون میں نہلایا تھا۔ کسی کو بھاری پتھروں کے نیچے دبایا تھا۔ کسی کو سخت اذیتوں کے بعد خاک خون میں سلایا تھا۔ پھر بھی رحمت عالم کی طرف ان کے لیے یہ انتہائی نرمی، بے پناہ کرم نوازی اور یہ سلوک رحمدلی کیوں تھا۔ اس لیے کہ یہ آپ ﷺ کے منصب کا تقاضا تھا اور آپ کے کردار احسن سے مشیت ایزدی کا یہی مطالبہ تھا۔ وما ارسلنك الا رحمة للعالمین۔

قیادت سب کا احساس رکھنے والی ہوتی ہے

رسول اللہ ﷺ کی مہربانی سب کے لیے بلا امتیاز تھی، حضرت عباس کے بندھن کھولے گئے تو فرمایا سب قیدیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے۔ جب سب کے سب قیدیوں کے بندھن کھولے گئے تو آپ کی جان میں جان آئی۔ اس لیے قائد و رہبر وہی ہے جس کو قوم کی تکلیف اپنی ذات کی تکلیف لگتی ہے۔ اس قائد و رہبر کو ہر حال میں چشمہ عزیزٌ علیہ ماعنتم سے فیضیاب ہونا چاہیے۔ اگر قوم کا احساس جدا رہا اور اس کا احساس الگ رہا تو وہ قوم کا سچا رہبر اور مخلص راہنما نہیں ہے۔

قیادت کا وصفِ کمال، دشمن کا بھی احساس ہونا

اہلِ مکہ قحط کا شکار ہوتے ہیں سردار مکہ ابوسفیان مدینہ منورہ حاضر ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ احسان اور صلہ رحمی کی تعلیم دی ہے۔ ہم آپ ﷺ کے قرابتی ہیں اس وقت مکہ میں قحط کی وجہ سے آپ سے ملتجی اور خواستگار مدد و نصرت ہیں، احسان فرمایئے۔ ہمیں کچھ ساز و سامان بھجوایئے۔ رسول اللہ ﷺ نے سردار نجد ثمامہ بن اثال کو جو دولت ایمان سے مشرف ہو چکا تھا اسے پیغام بھجوایا، اہل مکہ کو غلہ بھجوانے کا فوری اہتمام کرے۔ اس کے علاقے میں اناج کثرت سے تھا، اس نے غلے کو روک رکھا تھا۔ اس لیے اہل مکہ دشمن رسول بنے ہوئے تھے۔ اگرچہ اس نے منفعت تجارت کو بھی نظر انداز کر دیا تھا مگر جوں ہی حکمِ رسول ﷺ ملا اہل مکہ کی طرف غلے کی ترسیل کو یقینی بنا دیا۔ یوں ان کی طرف سے غلہ پہنچنے پر اہل مکہ کی قحط کی وجہ سے جسم سے نکلتی ہوئی جان پھر جان بدن ہوئی۔ رسول اللہ کا یہ کردار، قائد الانسان اور الرسول ھو القائد کی

بناپر عزیز علیہ ماعنتم کی روح کا آئینہ دار تھا۔ (قاضی محمد سلیمان، منصور پوری، رحمۃ اللعالمین، مکتبہ اسلامیہ لاہور، ص ۹۶)

وصف قیادت، قوم کی خیر خواہی اور مفادات سے بے نیازی

قوم کا سچا راہنما وہی ہے جو قوم کے لیے اسوہ رسول ﷺ کی پیروی میں حریص علیکم کا پیکر بھی ہو، رسول اللہ ﷺ بحیثیت، قائد اپنی قوم اور سب لوگوں کے لیے نفع رسائی کے شدید طالب تھے، آپ کو سب کی صلاح و فلاح اور رفاہ کی شدید آرزو تھی۔ آپ سب کے دلوں میں ایمان کی شمع جلتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ۔

"اور اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں اگرچہ آپ (کتنی ہی) خواہش کریں۔" (یوسف، ۱۲: ۱۰۳)

یہ آیہ کریمہ اسی حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی منتہائے نظر اور کمال آرزو یہی تھا کہ تمام خلق کی جبینیں مالک حقیقی وحدہ لاشریک کے حضور جھک جائیں، رب واحد کا دین واحد ہی تمام لوگوں کو متحد و متفق کرنے والا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کو اس آرزو اور اس مقصد اور اس نصب العین سے ہٹانے کے لیے سردار قریش عقبہ نے ایک بہت بڑی آفر آپ کے سامنے رکھی اور اس نے کہا اگر آپ کو دنیا کی دولت درکار ہے تو آپ کے پاس سب سے زیادہ مال و زر جمع کر دیں گے۔

اگر آپ ﷺ ریاست کے حاکم بننا چاہتے ہیں تو ہمارے رئیس و حاکم آپ ﷺ ہی ہوں گے، اگر آپ سارے عرب کی سرداری چاہتے ہیں تو آپ ﷺ ہی ہماری طرف سے سارے عرب کے سردار ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آفر کے جواب میں اتنا فرمایا نہ مجھے زر و دولت کی ضرورت ہے نہ ریاست و حکومت کی آرزو ہے میں تو رب العالمین کا پیغام توحید لے کر آیا ہوں۔ اسی پیغام کو ہر سننے والے کان تک پہنچانا میری زندگی کا مقصد وحید ہے۔

قیادت کی کارکنوں کے لیے شفقت و محبت

اس طرح قائد و راہنما وہ ہے جو اپنے لوگوں، اپنے ساتھیوں اپنے کارکنوں کے ساتھ انتہائی پیار کرنے والا ہو اور ان کے لیے نہایت مہربان ہو۔ سب انسانوں کے لیے قابل مثال اور قابل تقلید اور قابل رشک ہو۔ اس کی سیرت و شخصیت سب کے لیے قابل تقلید ہو۔ باری تعالیٰ نے فرمایا:

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (التوبۃ، ۹: ۱۲۸)

”(اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔“

اس آیہ کریمہ میں رسول اللہ ﷺ کا وصف بحیثیت قائد و رہبر رؤف اور وصف رحیم کا ذکر کیا گیا ہے۔ لفظ رؤف، رافت سے، اسم مبالغہ کا صیغہ ہے اور لفظ رحیم، رحم سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ لفظ رؤف اسم مبالغہ کی وجہ سے اپنے معنی رافت میں محبت پیار اور چاہت کی کثرت اور فراوانی کا تقاضا کرتا ہے۔ رؤف انسان کی اس حالت کو بیان کرتا ہے جس میں وہ دوسرے انسانوں سے بہت زیادہ پیار کرنے والا ہو اور دوسروں کو بہت زیادہ چاہنے والا ہو اور دوسروں سے بے پناہ محبت کرنے والا ہو۔ ایسا انسان ہی منصب قیادت کے لائق اور قابل اعتبار ہوتا ہے جبکہ دوسرا لفظ رحیم اپنے معنی میں صفت مشبہ کا صیغہ ہونے کی وجہ سے یہ مفہوم رکھتا ہے کہ وہ ذات جس کی ذات کے ساتھ لفظ رحیم و رحمت لازم و ملزوم ہیں اور وہ ذات جس کے وجود میں رحمت کا حقیقی اور کامل معنی اس طرح پایا جاتا ہے کہ وہ ذات رحمت سے جدا نہیں اور رحمت اس سے الگ نہیں ہے۔

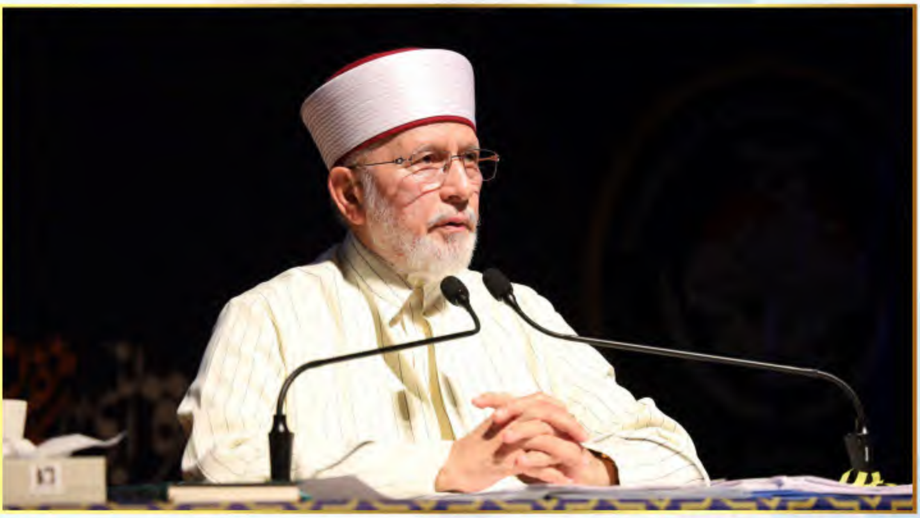

اس لیے باری تعالیٰ نے آپ ﷺ کی سب سے بڑی اور عظیم شان کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (الانبیاء، 21: 107)

”ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

رحیم اس ذات کو کہتے ہیں جو دائم الرحمت ہو، جس کی ذات میں رحمت کا غلبہ ہو، رحمت کا تقاضا ہے۔ ہر امر عام اس طرح بجالایا جائے کہ وہ دوسروں کے لیے زحمت نہ رہے اور وہ امر دوسروں کے لیے اذیت نہ رہے اور وہ مسئلہ دوسروں کے لیے مصیبت اور آفت نہ رہے۔ اس بنا پر رسول اللہ ﷺ

وعظ کو طوالت سے بچایا کرتے تھے تاکہ آپ کا وعظ دوسروں کے لیے تکلیف و اذیت نہ بنے اور نہ ہی دوسروں کی طبیعتوں پر گراں گذرے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں:

کان النبی اللہ یتخولنا بالموعظۃ مخافۃ السامۃ علینا۔

نبی اکرم ﷺ ہمیں گاہے بگاہے وعظ کیا کرتے تھے اس اندیشے سے کہ روز روز کا وعظ سننا ہم پر گراں نہ گزرے۔

قیادت کے لیے وصف رحمت ورافت کا لزوم

رسول اللہ ﷺ کا یہ اصول از راہ شفقت و رافت تھا کہ سامعین جس قدر بھی سنیں وہ نشاط طبع کے ساتھ سنیں اور حضور قلب وذہن کے ساتھ سنیں تاکہ آئندہ کے لیے بھی شوق تمام باقی رہے، اس طرح جب آپ ﷺ حالت نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو مختصر کردیتے تھے تاکہ ماں بچے کی خبر گیری کرلے، اسی طرح آپ خود سوار ہو کر کسی پاپیادہ کو ہم کاب چلنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ اگرچہ صحابہ کرامؓ اس کی پرزور تمنا ہی کرتے رہتے تھے اس کے باوجود ان کو منع کردیتے تھے یا اپنے ساتھ سوار کر لیتے تھے یا واپس لوٹا دیتے تھے۔

اسی طرح عادت مبارکہ یہ تھی جب کوئی مسلمان مقروض فوت ہو جاتا تو اس کا قرض بیت المال سے تدفین سے قبل ادا کردیا کرتے تھے مگر خود کسی مردہ کا مال قبول نہ کیا کرتے تھے۔ کوئی کسی کی غیبت کرتا تو اس کو منع کردیتے تھے۔ فرمایا کرتے میرے سامنے کسی کی غیبت نہ کیا کرو میں نہیں چاہتا کسی کی طرف سے میری صاف دلی میں فرق آئے۔ (قاضی سلیمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین، مکتبہ اسلامیہ لاہور، ص ۱۰۳)

قیادت عصر اور وصف رحمت ورافت کا اظہار

رسول اللہ ﷺ کی یہ شان روف رحیم، ہر منصب قیادت پر فائز ہونے والی شخصیت، قائد ورہبر سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ مخلص و جانثار ساتھیوں اور وفادار و محنت شعار کارکنوں کے ساتھ رحمت و رافت کا سلوک کرے، ان کے ساتھ اس کا یہ برتاؤ مثالی ہو۔ جب ہم قیادت عصر کے پیکر عظیم شیخ الاسلام کو قیادت کے اس معیار پر دیکھتے ہیں تو وہ اپنے کارکنوں کے لیے ہمیشہ ایک سائبان رحمت اور ایک پاسبان رافت بنے ہوئے نظر آتے ہیں، وہ اپنے کارکنوں کو اپنی جان سمجھتے ہیں ان کی ضرورت کا بے پناہ احساس رکھتے ہیں۔ ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف جانتے ہیں۔

پریشانی کی گھڑی میں ان کی خبر گیری کو اپنی اولین ذمہ داری سمجھتے ہیں، ان کے دکھوں اور غموں کو دور کرنا اپنی ترجیح حیات جانتے ہیں، اپنے کارکنوں کی ذہنی، فکری، عملی اور اخلاقی تربیت ہی اس طرح کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذات کے علاوہ دوسروں کے بھی خیر خواہ نظر آتے ہیں۔ مختلف مہمات اور مختلف واقعات اور مختلف حادثات میں متاثر کارکنوں کی دلجوئی، ان کی ہمدردی و خیر خواہی کو اپنا فرض اولین بنا لیتے ہیں۔ اپنے کارکنوں سے ان کا پیار و محبت بھی مثالی ہے۔ جانثار کارکنوں کی قربانیاں ان کو مہ و سال گزرنے کے باوجود بھی بھولنے نہیں پاتیں۔ کارکن سے ان کا رشتہ جسم و روح کی طرح کا ہے۔ ان کی محبت اور ان کی چاہت، کارکنوں کے لیے سرمایہ حیات ہوتی ہے، کارکن ان پر جانثار ہوتے ہیں اور وہ کارکنوں پر فدا ہوتے ہیں۔ (قاضی سلیمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین، مکتبہ اسلامیہ لاہور، ص ۱۰۴)

شیخ الاسلام میں عرفانِ الٰہی کا وصف کمال

اسی طرح قیادت کے لیے اصل خوبی اور ارفع کمال یہ ہے کہ وہ عرفانِ الٰہی کی نعمت سے بھی مالا مال ہو، عرفان و معرفت کا چراغ اس کو شاہراہ حیات پر صحیح سمت مرتکز رکھے، اور وہ صراط مستقیم پر ہی ثابت قدم ہو اور وہی عرفان اسے دنیوی اور اخروی زندگی میں بھی کامیابی سے ہمکنار کرے۔ جب ہم شیخ الاسلام کی ذات میں اس وصف قیادت کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی ذات میں عرفان الٰہی کا چراغ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جل رہا ہے اور اسی عرفان الٰہی کے چراغ سے ان کی ساری منازل طے ہو رہی ہیں اور اس معرفت کے دیے کو جلانے کے لیے انھوں نے بڑی محنت و ریاضت اور عبادت و مجاہدے کیے ہیں اور اپنی ابتدائی حیات کو معرفت کی مضبوط راہوں پر استوار کیا ہے۔ جس میں ثابت قدمی کی وجہ سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ قوت ان میں ناقابل شکست ہو گئی ہے اور اسی قوت عرفان سے ہی وہ تحریکی زندگی کی کٹھن راہوں میں آگے بڑھے ہیں۔

اور اب وہ معرفت کا سلسلہ بحر بے کنار اں کی طرح ان کی حیات میں موجزن ہے۔ معرفت کا یہ چراغ زہد و ورع، تقویٰ وللہیت کے جن اسباب اور مجاہدوں سے روشن ہوتا ہے انھوں نے ان کا خوب اور بے مثال ہر دور میں بے حساب اہتمام کیا ہے۔ اسی عرفان الٰہی کی برکت سے وہ اپنے اندر علم ظاہر اور عالم باطن کی دولت جمع کرتے چلے گئے ہیں۔ علم ظاہر بھی ان میں ایک بہت بڑی قوت کے ساتھ ظاہر ہوا ہے اور علم باطن بھی ان میں زمانے کی ایک بہت بڑی حقیقت کے ساتھ موجزن ہوا ہے۔

انھوں نے اپنے علم سے بہت سے مسائل کو حل کیا ہے اور علم باطن سے بہت عذروں کو واہ کیا ہے۔انھوں نے اپنے علم ظاہر کو علم عصر کی ہر صنف سے مزین اور مستنیر کیا ہے اور اپنے علم باطن کے ذریعے معاشرے میں زندہ کردار پیدا کیے ہیں۔انھوں نے معرفت کو جزوی نہیں بلکہ کلی حیثیت سے دیکھا ہے۔ان کے عرفان الٰہی کے چراغ نے اپنے ہر ہمنشین کی تمام تر طبعی مقتضیات کو مکمل کیا ہے۔کسی کو تشنہ نہیں رہنے دیا۔ان کی منزل عرفان نے ان کو دنیاداروں کے سامنے مرعوب نہیں ہونے دیا بلکہ ان کے اندر جلنے والا عرفان الٰہی کا چراغ ہمیشہ نصرت بالرعب سے مستنیر رہا ہے۔اسی چراغ معرفت نے انہیں فضلت علی الناس میں ایسا منفرد بنایا ہے کہ وہ بڑے سے بڑے مجمع کو ایک ہی آواز کے ساتھ جامد و سکت کر دیتے ہیں۔

کلھم علی یدہ واحد علی من سواھم کی قوت وحدت بن جاتے ہیں۔اتحاد و یگانگت کی ایک مثال زندہ بن جاتے ہیں،انھوں نے اپنے علم باطن کو ذریعہ رشد و ہدایت بنایا ہے۔ہزاروں لوگوں کو بذریعہ رویا و منام راہ حق پر گامزن کیا ہے۔یہ سبب ظاہری نہیں ہے بلکہ سبب باطن ہے۔یہ منام ہر کسی کے لیے حجت نہیں ہے مگر جس پر اس رویت و منام کا ورود ہوا ہے یہ اس کے یقین واعتماد کا لازوال ذریعہ ہے اور اس کے اعتقاد واعتماد کو زمانہ آج تک نہ شکست دے سکا ہے اور نہ اس میں معمولی سا بھی تغیر کر سکا ہے۔رویا و منام کے سلسلہ ہدایت نے ہی اس کو وہ یقین عطا کیا ہے جس کے سامنے علم ظاہر اتنی زیادہ طاقت و قوت نہیں رکھتا ہے۔

میں نے خود ایسے بے شمار نوجوانوں سے ان کے احوال حیات سنے ہیں جن کی رات، شراب اور کباب میں بسر ہوتی تھی۔ ان کی زندگی میں شیخ الاسلام کی روحانی راہنمائی سے وہ تغیر آیا کہ ان کا چہرہ یورپ کے نائٹ کلب سے نہ ہٹنے والا سجدے کی معرفت اور لذت سے آشنا ہو گیا۔ جن نوجوانوں کو اپنے بھٹکنے پر یقین تھا وہ راہ راست اور صراط مستقیم پر آگئے جو اجڑ چکے تھے وہ پھر سے آباد ہو گئے۔ زمانے کا حقیقی لیڈر وہی ہے جو علم ظاہر میں بھی طاق ہو اور مستند بھی ہو اور مسلم بھی ہو۔ خود اس کا وجود علم کی دنیا میں بھی حجت و دلیل ہو جائے اور اس کا نام خود ایک حوالہ بن جائے۔ باری تعالیٰ نے یہ ساری صفات قیادت شیخ الاسلام کی ذات بابرکات میں بدرجہ اتم رکھی ہیں اور اس طرح آپ علم باطن میں بھی اپنے اسلاف کی زندہ تصویر ہیں اور آپ کی صحبت کیمیا سے زندہ کردار تشکیل پاتے ہیں اور زمانے نے اس منظر پر بھی اب تک شہادتوں کے انبار لگا دیئے ہیں۔ علم معرفت کے اس بہتے ہوئے بے کنار سمندر کے لیے اتنا ہی کہا جا سکتا ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ (الجمعة، 62: 4)

”یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔“

ہر مسئلے کا عرفان قیادت کا وصف برہان ہے

قیادت میں عرفان الٰہی کا چشمہ جب جاری ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں اس نور معرفت کی وجہ سے برسات نما ہو جاتی ہیں۔ ان سے سوز و گداز کی وجہ سے آنسوؤں کی ایک جڑی شروع ہو جاتی ہے اور ان کی پہچان

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ ۔ (المائدۃ، ۵: ۸۳)

”ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔“

اسی عرفان الٰہی کی منزل کو پا کر وہ ہستی بندوں کو بھی حقیقی عرفان اور اس کی ظاہری صورتوں سے ہمکنار کرتی ہے۔ اس وجہ سے کہ

مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ۔ (المائدۃ، ۵: ۸۳)

”کیونکہ انہوں نے حق کو پالیا ہے۔“

معرفت کسی شے کی ذاتی شناخت ہے۔ علم اُس شے کے اندر کے احوال کو پالینا ہے۔ معرفت محض تصور ہے جبکہ علم اس کی تصدیق ہے۔ معرفت میں بندے کا راس مال یہی ہے کہ وہ اپنے مقام بندگی سے آشنا ہوتا ہے اور اپنے خالق و مالک کا عرفان پاتا ہے۔ یہی احساس اور یہی شناخت ہی بندے کے لیے

رہبر و راہنما بن جاتی ہے۔ معرفت ہی ہے جو بندے کے لیے لون و الوان عبدیت بنتی ہے۔ کبھی بندے میں صبر کا رنگ پایا جاتا ہے اور کبھی بندے میں نعمت الٰہیہ پر شکر گزاری پائی جاتی ہے۔ کبھی بندہ وعدہ صدق کی بنا پر اپنے قلب میں بشارت کی نوید سنتا ہے۔ کبھی وہ وعدہ الٰہی کی تکمیل پر عاجزی و انکساری کا اظہار کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ معرفت قیادت کے منصب پر فائز ذات و شخصیت کے لیے ایک نور عرفان بن جاتی ہے جس سے ہر خاص و عام قیادت کا شناسا بن جاتا ہے۔

قیادت کا مقام عرفانِ تام ہے

قیادت کی سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ اپنے چاہنے والوں کی چاہت سے باخبر ہو اور ان کی تمناؤں سے آشنا ہو اور وہ قیادت اپنے کارکنوں کی آرزوؤں کا حاصل ہو۔ قیادت کو عرفان کارکن یا عرفان ہو اور کارکن کو عرفان قائد ہو۔ جب ہم اس وصف عرفان کو شیخ الاسلام کی قیادت میں ان کے کارکنوں کے حوالے سے دیکھتے ہیں تو یہ وصف بڑا ہی منفرد اور ممتاز نظر آتا ہے۔ وہ اپنے کارکنوں، عہدیداروں اور اپنے جانثاروں کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے قریبی لوگوں کو جانتے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ جڑی یادوں کو وہ ایسے بیان کرتے ہیں جیسے ان کے خاندانی فرد کی کوئی یاد ہو۔ اس لیے کہ وہ مشن کے لوگوں کو اپنا خاندان ہی سمجھتے ہیں۔ قیادت کا یہ عمل انتہائی قابل رشک ہے۔ قیادت اور کارکن کا یہ تعلق ان کے باہمی روابط کو اور انسانی زندگیوں کو بھی مختلف جہتوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

قیادت عقل و حکمت کی آئینہ دار ہو

اسی طرح سچی، سُچی، قابل اور باصلاحیت قیادت وہ ہے جو عقل سے بھرپور ہو اور جس کا ہر قول اور ہر فعل اور ہر خلق عقل سے معمور ہو اور اس کی عقل قدم قدم پر حکمت سے پر نور ہو۔ اس کا ہر فیصلہ عقل و بینش سے مزین ہو، اس کا ہر اقدام عقل کی بلندیوں کو چھونے والا ہو۔ اس کا ہر تعارف عقل و حکمت کا جامع ہو۔ اس کا کوئی بھی فعل عقل سے عاری نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عقل کو اپنے دین کی اصل اور جڑ قرار دیا ہے۔ گویا دین کی ساری بنیادیں عقل پر کھڑی ہیں، دین کا ہر حکم عقل کو اپنی اساس رکھتا ہے۔ دین کے ہر امر کو عقل کے میزان پر تولا اور پرکھا جاتا ہے۔ عقل انسان کا شرف امتیاز ہے اور دین اسلام کا سبب افتخار بھی عقل ہی ہے۔ ہر حکم کی علت انسانی عقل کو اپیل کرتی ہے۔ دین کی ہر حکمت عقل پر استوار ہے۔ قرآن تو واضح اعلان کرتا ہے کہ اس کی ہر آیت کی کامل تفہیم، کامل عقل والوں کے لیے ہی ممکن ہے۔ اس لیے ارشاد فرمایا:

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔

" اس طرح ہم جاننے والوں کے لیے آیتیں تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔" (الاعراف،۷: ۳۲)

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا ہم نے روشن نشانات ان کے لیے چھوڑے ہیں جو عقل والے ہیں ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًم بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۔

" اور بے شک ہم نے اس بستی سے (ویران مکانوں کو) ایک واضح نشانی کے طور پر عقلمند لوگوں کے لیے برقرار رکھا۔" (العنکبوت،۲۹: ۳۵)

عقل اور علم باہم لازم وملزوم ہیں، اسلام کا ہر حکم علم اور عقل کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس لیے ارشاد فرمایا:

وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعَالِمُوْنَ۔ (العنکبوت،۲۹: ۴۳)

" اور انہیں اہلِ علم کے سوا کوئی نہیں سمجھتا۔"

دین کا ہر امر انسان کو عقل کی گہرائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور دین کی معرفت انسانی عقل کو تیز سے تیز تر کرتی ہے۔ دین کا گہرا فہم انسانی عقل پر بھی منحصر ہے۔ جس قدر انسانی عقل کامل ہو گئی اس قدر دین کی بصیرت وفراست میں بھی اضافہ ہو گا۔

شیخ الاسلام کا وصف قیادت اور عقل انسانی کا بھرپور استعمال

اسی بنا پر قیادت پھر وہ ہے جو اپنے زمانے کی انسانی عقل پر حاوی ہو، اس کا ہر فعل اور ہر اقدام انسانی عقل کو روشن و تاباں کرتا جائے۔ جب ہم شیخ الاسلام کی شخصیت اور ان کی قیادت کو انسانی عقل کے تناظر میں دیکھتے اور پرکھتے ہیں تو انھوں نے اپنی تحریک کو اہل زمانہ کے سامنے پیش کرنے کے حوالے ایک لازمی عنصر The Rational and scientific presentation of islam سائنٹفک انداز سے اسلام کا فروغ کیا ہے۔

یہی وجہ ہے ان کی تقریر ہو یا تحریر ہو، ان کا کوئی بھی قول ہو یا فعل ہو۔ تحریک کے لیے ان کا کوئی جلسہ ہو یا مرحلہ ہو۔ ہر ہر چیز عقل سے معمور اور بھرپور دکھائی دیتی ہے۔ وہ اپنی ہر بات عقل کے میزان پر تول کر بولتے ہیں وہ اپنا ہر جملہ عقل کے پیمانے پر پرکھ کر تحریر کرتے ہیں۔ وہ اپنی ہر تقریر کو عقل کا آئینہ دار بناتے ہیں۔ وہ اپنی دعوت کی اساس اور بنیاد ہمیشہ عقل پر استوار کرتے ہیں۔ وہ خود کو عقل سے جدا نہیں کرتے اور عقل اس بنا پر ان کو خود سے جدا نہیں کرتی۔ انھوں نے اپنوں اور غیروں کو عقل کی قوت کے ساتھ تسخیر کیا ہے۔ عقل والوں کے ذہنوں پر ان کی دستک ہمیشہ کامیاب ہوئی ہے۔ عقل کی بات شیخ الاسلام کو

A Tribute to ***Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri*** on his ***historic Initiatives*** of 2024

Feb 2024 — Historic Launch of **"The Manifest Quran"**

April 2024 — **Shehr-e-I'tikaf** A Spiritual Gathering of Thousands

May–September 2024 — **Landmark Tours Across 4 Continents**

- UK Tour
- Europe Tour
- Australia Tour
- Southeast Asia Tour
- America Tour

Sept 2024 — **Almi Milad Conference** A Grand Celebration of the Birth of the Prophet ﷺ

Dec 2024 — ختم صحیح البخاری

Shaykh-ul-Islam's Latest Published Books of 2024

- The Manifest Qur'an (A Contemporary English Translation)
- A Practical Guide to Spiritual Wayfaring
- Exposing Yazid (A Theological and Historical Examination of His Disbelief)
- وِراثت اور وصیت (اَحکام و مسائل)
- تصوف کا لغوی اِشتقاق اور معنوی اِستحقاق
- فنِ نعت نگاری (دینی، تاریخی، علمی اور لسانی پہلو)
- پردہ کے اَحکام و مسائل

Global Impact, And Spiritual Revival

THE MANIFEST QURAN کی برطانیہ میں تاریخی تقریب رونمائی

مخزنِ علم وعرفان	ہمہ جہت شخصیت	مجددِ عصر

A Year Of Enlightenment,

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیرِ اہتمام شہرِ اعتکاف 2024ء

جہدِ مسلسل کی لازوال داستان | عصری رہنماؤں کا رہنما | داعیِ اتحادِ اُمت

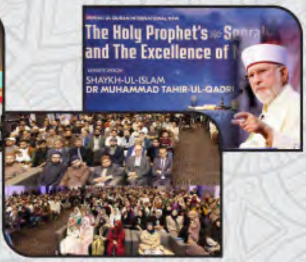

Landmark Tours Across 4 Continents

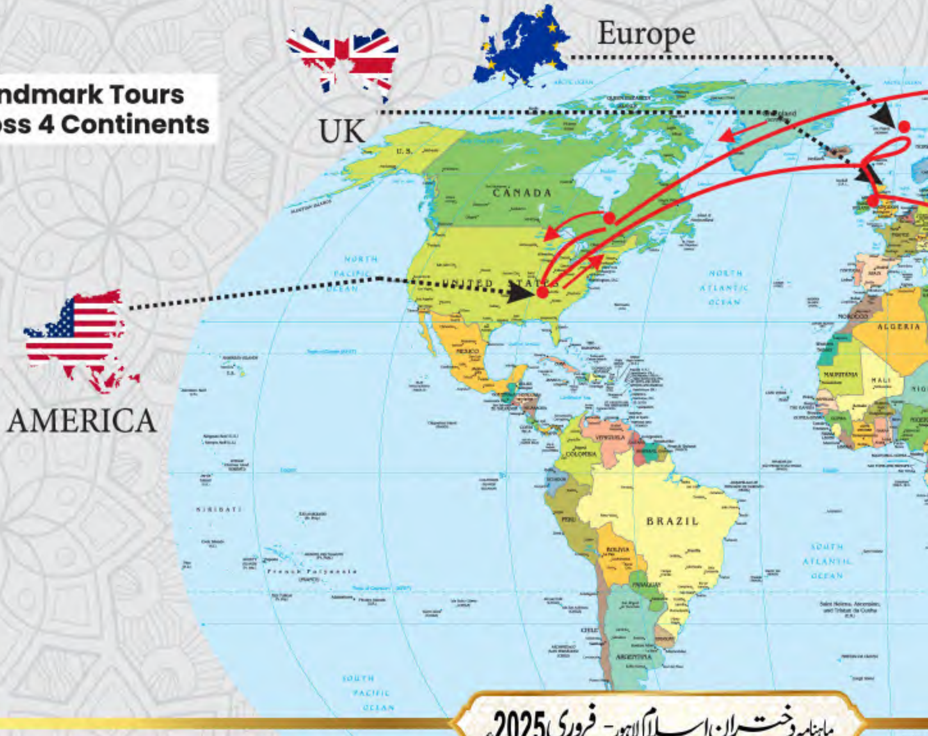

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام 41 ویں عالمی میلاد کانفرنس 2024ء

ختم صحیح البخاری

ملک بھر سے ہزاروں علماء، مشائخ، شیوخ الحدیث، اسلامک سکالرز اور طلبہ و طالبات کی خصوصی شرکت

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں اتحادِ اُمت کی عالمگیر جدوجہد پر داعیِ اتحادِ اُمت، حجۃ المحدثین، مجددِ عصر، پیامبرِ بین المذاہب رواداری و بین المسالک ہم آہنگی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو سرزمین پاکستان سے دخترانِ اسلام کا سلام

ماہنامہ دخترانِ اسلام آن لائن پڑھنے کے لیے دیے گئے QR کوڈ سکین کریں

کہنے کا بڑا فن ہے۔ انھوں نے عقل کی قوت سے اپنے زمانے کی بڑی بڑی عقل والوں کو حیران کیا ہے۔

ہر انسان کا دوسرے انسان سے مایہ الامتیاز فکری پہلو عقل ہی ہے۔ اگر عقل سے روشنی لی جائے اور عقل کو اپنا قول کا لازمی جامہ بنایا جائے تو پھر عقل بے شمار معاملات میں کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔ شیخ الاسلام نے عصر حاضر میں عقل انسانی سے خوب سے خوب کام لے کر عقل اور اسلام کو اپنی تحریر اور تقریر میں باہم لازم وملزوم کیا ہے۔ یہی وجہ ہے انھوں نے اپنے ناقد فکر کو بھی اپنا عاقد نظر بنایا ہے۔ تنقید پسند کو بھی عقیدت مند بنایا ہے۔ معترض کو بھی محب بنایا ہے۔ منکر کو بھی معترف کیا ہے۔ ہر ناممکن عمل و تعلق کو بھی ممکن بنایا ہے۔ مشکل کو بھی آسان بنایا ہے۔ جامد کو بھی متحرک بنایا ہے۔ غیر متغیر کو بھی متغیر بنایا ہے۔ بے شعور کو باشعور بنایا ہے۔ انھوں نے انسانی عقل سے عقل انسانی کو فنزوں تر کیا ہے۔ بداعتماد کو بے پناہ اعتماد دیا ہے، بے بس کو طاقتور بنایا ہے۔

شیخ الاسلام کی دعوت دین اور انسانی عقل

انسانی عقل بہت بڑی قوت ہے اور یہ انسانی زندگی میں ایک ناقل تسخیر قوت بھی ہے اور یہ ہمیشہ سے انسانوں کے پاس ایک زندہ قوت رہی ہے۔ شیخ الاسلام نے اس زندہ قوت کو استعمال کر کے اپنی تحریک کو ایک نئی شان اور ایک نئی آن عطا کی ہے۔ اس لیے وہ اطاعت واتباع رسول ﷺ میں یہی کہتے پھرتے ہیں۔

العقل اصل دینی، میرے دین کی اصل عقل ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے اکتساب فیض کرتے ہوئے انھوں نے لوگوں کو باور کرایا ہے۔ میری دعوت دین اور میری تحریک دین اسلام کے فروغ واشاعت کے لیے عقل کی مضبوط بنیادوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انھوں نے دعوت دین کو عقل کے تناظر میں لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے تاکہ عقلی سطح پر لوگوں کے لیے اس دعوت کو قبول کرنا آسان ہو اور اس دعوت کی عقلی توجیہات تک رسائی ممکن ہو اور اس دعوت کو عقل کے تقاضوں اور عقل کے پیمانوں پر پرکھنا ہر عاقل کے لیے ممکن ہو، وہ فرد کسی بھی معاشرے کا عقل پرور کیوں نہ ہو۔ اس کو بھی عصر جدید میں عقل کی روشنی میں بھی دین اسلام کی تعلیمات کو سمجھنا اور جاننا ممکن ہو۔

عصر حاضر میں عقل کو انسان نے بہت زیادہ ترجیح دی ہے اور اس زمانے کی ساری اختراعات اسی انسانی عقل کے کرشمے ہیں اور آج کا انسان اس عقل کی حکمرانی کو بہت زیادہ آئے روز تسلیم کرتا رہتا ہے اور ہر نئی چیز اس کی عقل پر دستک دیتی ہے اور جو چیز اس کی عقل میں آتی ہے۔ یہ اس کو مان لیتا ہے اور

اس کو دل و جان سے تسلیم کر لیتا ہے اور وہی چیز اس کی سمجھ میں جا گزیں ہو جاتی ہے۔ اس لیے وہ اس کا قائل ہو جاتا ہے اور اسی کی طرف دل و جان سے مائل ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام کی دعوت اور نوجوانوں پر اس کے اثرات

آج دوسرے انسان کی قوت اختیار اور اس کی قوت رضا اور اس کی قوت ارادہ اور اس کی قوت عمل کو عقل کے ذریعے ہی تسخیر کیا جا سکتا ہے۔ شیخ الاسلام کی دعوت نے بڑی تعداد میں نوجوانوں کو متاثر کیا ہے۔ عموماً نوجوان اپنی جوانی کے نشے میں دین دعوت کی طرف زیادہ سرعت کے ساتھ مائل نہیں ہوتے ہیں مگر ان کی دعوت کے اسلوب تعقل کی وجہ سے Rational presentation of Islam نوجوان ان کی آواز کے دلدادہ ہیں اور وہ ان سے بے پناہ محبت و عقیدت ان کے اسلوب دعوت کی بنا پر کرتے ہیں ان کا اسلوب دعوت ان کے دلوں اور ذہنوں کو بیک وقت متاثر کرتا ہے۔ وہ احکام اسلام کو عقلی توجیہات اور عقلی مقتضیات کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام کے دعوتی اسلوب کی بے پناہ مقبولیت

شیخ الاسلام کا دعوتی اسلوب آج کے تمام نوجوان دینی سکالرز کو بھی اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اور وہ اسلام کو معاشرے کی ایک زندہ قوت بنا رہے ہیں اور وہ آپ کے اسلوب دعوت کو اختیار کر رہے ہیں اُن کا یہ اسلوب ہی معاشرے میں بڑا ہی موثر ہے اور نتیجہ خیز ہے۔

عقل انسانی فطرت کی آواز ہے عقل ہی انسانی زندگی میں دلیل اور برہان کی قوت کو تسلیم کرتی ہے۔ اس لیے صدق کے ثبوت کے لیے برہان اور دلیل پیش کی جاتی ہے۔ اس برہان و دلیل کو ماننے اور نہ ماننے، قبول کرنے اور قبول نہ کرنے کا فیصلہ انسانی عقل ہی کرتی ہے۔ اس لیے قرآن نے صدق کے اثبات کے لیے دلیل عقل کا تقاضا کیا ہے:

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ (البقرہ، ۲: ۱۱۱)

”آپ فرما دیں کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی (اس خواہش پر) سند لاؤ۔“

اس دعوت دین کے معاملے میں ایک طرف زور و زبردستی ہو اور جبر و اکراہ ہو اور دوسری طرف عقل و دانش ہو۔ اسلام قبولیت حق کے لیے اور اپنی دعوت کی قبولیت کے لیے، عقل و دانش کو ترجیح دیتا ہے اور اسلام اپنے ماننے والوں پر زور دیتا ہے۔ ظاہری و مادی قوت و طاقت سے زیادہ عقل و دانش کی قوت و طاقت کو متحرک کرو۔ عقل انسانی ذہن کو فتح کرتی ہے۔ ذہن کی فتح ہی دوسرے شخص کی سوچ

کی فتح ہے اور اس سوچ کو ہی اپنی سوچ کے تابع کرنا ہے۔ سوچ کی تابعیت ارادے اور عزم کی تابعیت اور اطاعت کی یکسانیت میں بدلتی ہے۔

اس لیے کہ عقل کی قوت انسانوں کے لیے عموماً ناقابل تسخیر رہی ہے۔ عام انسان کے پاس عقل کی قوت ہے اور عارف باللہ لوگوں کے پاس دل کی قوت ہے۔ عام انسان انسانی عقل کے دروازے پر دستک دیتا ہے۔ کسی کو اپنا ہمنوا بناتا ہے اور کسی کو اپنا ہمسفر بناتا ہے۔ کسی کو اپنا ہم جلیس بناتا ہے جب اہل اللہ انسانی دلوں پر دستک دے کر ان کے دلوں میں اللہ کی محبت ڈالتے ہیں اور ان دلوں کو اللہ کی معرفت سے آشنا کرتے ہیں اور ان دلوں کو ان کی اصل سے آباد کرتے ہیں اور پھر جہاں انسانی دل جھک جائے۔ وہاں اس کا پورا انسانی وجود اور اس کی ساری انسانی سوچ و فکر جھک جاتی ہے۔ اور اس کا عمل حیات اسی سوچ و فکر پر استوار ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام کا مابہ الامتیاز وصف

شیخ الاسلام کی قیادت کا وصف امتیاز یہ ہے کہ انھوں نے عصر حاضر میں وقت انسانی عقول کو اپنی طرف بڑے پیمانے پر مائل کیا ہے اور جن لوگوں کے لیے عقل کی بات موثر تھی۔ ان کو اپنا بنایا ہے جو عقل کی بات ماننے سے آگے گذر گئے تھے۔ ان کے دلوں پر دستک دی ہے اور وہ ان کے دلوں میں اپنی سوچ، اپنی فکر، اپنی دعوت کے ساتھ ایسے اترا ہے کہ ان کو اس تحریک کا جانثار، مخلص، محب، مخلص ورکر اور لیڈر بنا دیا ہے۔ گویا انہوں نے طریق عقل کے ذریعے اپنی دعوت کو بڑا ہی موثر اور نتیجہ خیز بنایا ہے اور اپنے زمانے کے نوجوان کو اپنی دعوت کی طرف بہت زیادہ متوجہ کیا ہے۔

میں ایسے بے شمار نوجوانوں کو جانتا ہوں اور جو بذریعہ عقل ان کے قافلے میں جانثار ورکر کے طور پر شامل ہوئے ہیں اور ان لاتعداد نوجوانوں سے بھی واقف ہوں جو بذریعہ دل ان کے کاروان میں نامور ورکر اور عہدیدار ہوئے ہیں۔ اس لیے کہ شیخ الاسلام نے ان کو بذریعہ عقل اور بذریعہ دل قائل کیا ہے اور بلاشبہ ہر دور میں اچھی بات اور عمدہ نصیحت کو ماننے کا کم از کم معیار عقل ہے۔ جہاں عقل ہے وہاں ہی بہترین عمل ہے۔ جہاں عقل نہیں وہاں اعلیٰ عمل بھی نہیں ہے۔ اس لیے قرآن کہتا ہے:

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ (البقرہ، ۲: ۲۶۹)

”اور صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحبِ عقل و دانش ہیں۔“

جب نصیحت عقل کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور نصیحت عقل کے بغَیر دل میں اترتی نہیں۔ اور نصیحت عقل کی صلاحیت کے بغیر بے حیثیت رہتی ہے تو دین تو سب سے بڑی نصیحت کا نام ہے۔ اس

لیے ارشاد الذین النصیحة۔

دین تو سراسر نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے۔

اس لیے وہ دعوت دین جس میں لوگوں کی اصلاح و فلاح ہو اجس میں لوگوں کی خیر و بہتری ہو، وہی کار گر ہے۔ وہی موثر ہے، اگر دین کی دعوت میں خیر و فلاح نہ ہو۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ دعوت دین لوگوں کے ذہنوں اور دلوں میں اتر جائے اور پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ دین کا داعی اپنے اندر خیر و بھلائی اور اصلاح و فلاح کے احساسات، جذبات اور افکار نہ رکھتا ہو۔ اس کے باوجود وہ لوگوں کی عقلوں میں سما جائے اور وہ لوگوں کے دلوں میں اتر جائے۔ بلاشبہ دعوت دین کی حقیقت کو ممکن اور ناممکن، مشکل اور آسان، قابل عمل اور ناقابل عمل خود داعی کا کردار ہی بناتا ہے۔ قابل اور اہل داعی زمانے کا قائد و رہبر ہوتا ہے۔

قیادت کا لازمی وصف محبت ہے

اس طرح قیادت کی زمین کا خمیر اور اس کا ضمیر محبت کا ہے، قیادت کا خمیر محبت سے اٹھتا ہے، قیادت کا سفر محبت سے تہہ ہوتا ہے۔ قیادت کا کارواں محبت سے تشکیل پاتا ہے۔ قیادت کے ورکر اور عہدیدار کی غذا محبت ہوتی ہے۔ قیادت کا زاد راہ محبت ہوتا ہے اور کارکنوں اور عہدیداروں کا سامان تحریک محبت ہوتا ہے۔ تحریکی لوگوں کے جسم میں روح، محبت کی قوت سے تقویت پاتی ہے، روح انسانی کو جب تک محبت کے چشمے سے پانی ملتا رہتا ہے وہ تروتازہ، خوشنما اور متحرک و فعال رہتی ہے۔ جوں ہی محبت کے خوشگوار جھونکے اور محبت کی ہوائیں کم ہوتی ہیں۔ وہ روح تحریک ذرا ذرا سی مرجھا جاتی ہے۔ جوں ہی محبت کے چھینٹے اور محبت کی رم جھم اور محبت کی بارش روح کی زمین پر برستی ہے۔ اس میں پھر سے تروتازگی اور خوشحالی آجاتی ہے۔

اسلامی تہذیب و تمدن میں قائد وہ ہے جو اپنے اندر اللہ کی بے پناہ و بے حساب محبت رکھتا ہو اور جو رسول اللہ ﷺ کی محبت میں فنا ہو۔ اس لیے کہ محبت کا اصل مصدر اور مخزن، محبت الٰہی ہے اور محبت رسول ﷺ ہے۔ قیادت کا اصل کمال یہ ہے کہ وہ محبت الٰہیہ اور محبت رسول ﷺ سے ہمیشہ خود کو مکتب پائے اور خود کو ہمیشہ مخلوق خدا کے لیے فیض رساں بنائے۔ محبت اپنے اصل معنی میں روشن اور صاف کرنے والی ہے۔ یہ انسان کے تعلق کو صاف اور روشن کر دیتی ہے۔ یہ انسان کے تعلق کی حقیقت کو اوروں میں عیاں کر دیتی ہے۔ یہ محبت ہر قسم کے ابہام اور وہم کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ یہ حب الاسنان سے مشتق ہے جیسے دانت روشن اور صاف نظر آتے ہیں۔ ایسے ہی محبت والے کا تعلق خاطر ہر

کسی کو صاف اور روشن دکھائی دینے لگتا ہے۔(قاضی سلیمان منصوری پوری، رحمۃ للعالمین، مکتبہ اسلامیہ لاہور، ص ۲۵۷)

لفظ محبت کے معانی کا اطلاق کامل، خود انسان ہے

اسی طرح یہ لفظ محبت حب الماء سے بھی مشتق ہے۔ جس کا معنی ہے پاک صاف و شفاف اور شفاف و ستھرا پانی ہے۔ جس پانی کو ہر قسم کے میل، کچیل اور گند و غلاظت اور ضرر رساں چیزوں سے پاک کرلیا گیا ہو۔ اس پانی میں بے انتہا صفائی و ستھرائی ہو تو اس کو حب الماء کہتے ہیں۔ اسی طرح محبت بھی تعلق خاطر اور تعلق قلب کی اس کیفیت کا نام ہے جو انسانی تعلق پر آنے والے ہر غبار، ہر گرد اور ہر بوجھ اور ہر وزن اور ہر میل و کچیل کو دور کر دیتی ہے۔ کسی کے لیے کسی کے دل کو انتہائی اجلا و ستھرا اور صاف و شفاف بنا دیتی ہے۔

انسان کے دل میں اگنے والا اور اس کے دل میں لگنے والا اور اس کے دل کی زمین میں ظاہر ہونے والا وہ تخم بھی ہے اور وہ دانہ بھی ہے اور اس کے دل کا وہ اصل بھی ہے جس سے دل کو حیات نو ملتی ہے۔ جس سے دل کو تقویت میسر آتی ہے۔ جس سے دل کی زندگی کو تسلسل ملتا ہے۔ اسے حبۃ القلب کہتے ہیں۔ اسی طرح حب کا لفظ حب الماء سے بھی مشتق ہے، وہ جوہڑ اور وہ تالاب ہے جہاں پانی ٹھہر جاتا ہے جہاں محبت کا پانی بھی محفوظ ہو جاتا ہے جہاں پر اس پانی کی حفاظت و نگہداشت ہوتی ہے۔

غرضیکہ لفظ حُبَّ میں معنی صفاو بہا بھی ہے اور اس میں معنی علو وارتقا بھی ہے اور اس میں معنی لزوم و ثبات بھی ہے اور لفظ حُبّ ہی جملہ فضائل کا اصل الاصول ہے اور لفظ حُبَّ ہی میں حفظ الماء بھی ہے۔ اسی لفظ حُبّ میں ہی حیاۃ القلوب کا راز بھی مضمر ہے۔ اللہ کی محبت کا مرکز بھی انسان کے وجود میں قلب ہی ہے۔ یہ قلب ہی انوار و تجلیات الٰہیہ کا مھبط ہے اور یہی قلب ہی مسکن الٰہی ہے اور یہی قلب ہی آمد رب جلیل ہے۔

ہر کسی سے محبت، کل دین کی شناخت ہے

اللہ کی محبت انسانی دلوں میں کیسے قرار، کیسے ثبوت اور کیسے اثبات کی منزلیں طے کرتی ہے۔ قرآن اہل محبت کا تذکرہ یوں کرتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

”اور ان سے ’اللہ سے محبت‘ جیسی محبت کرتے ہیں، اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (ہر ایک سے بڑھ کر) اللہ سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔“ (البقرہ،2: 165)

محبت اپنے کامل معنی و مفہوم میں ہمیشہ دو طرفہ ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کا آغاز یک طرفہ ہو سکتا ہے مگر جب یہ اپنے کمال کو پہنچتی ہے تو اس کے اثرات سے یہ دو طرفہ ہو جاتی ہے۔ اسی حقیقت کا اظہار قرآن یوں کرتا ہے:

فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ یُّحِبُّہُمۡ وَیُحِبُّوۡنَہٗۤ۔

"تو عنقریب اللہ (ان کی جگہ) ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہو گا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔" (المائدۃ، ۵: ۵۴)

محبت اپنے اظہار میں یحبھم اور یحبونہ کے عوامل سے فروغ پاتی ہے۔ یہ دو طرفہ اور دونوں جوانب سے اپنے عروج اور کمال کو پہنچتی ہے۔ اتنا ضرور ہے۔ محبت کا اصل مرکز محبوب ہی ہوتا ہے اور وہی محبت کا ذریعہ اور سبب بنتا ہے، محبت اسی محبوب کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ وہ محبوب ہی انسان کی محبت کا مرکز و محور ہوتا ہے۔ محبت کا بیج بھی محبوب کی وجہ سے دل میں لگتا ہے اور محبوب کی وجہ سے وہ محبت کونپل و شاخ اور تنا اور درخت کی صورت میں ڈھلتی ہے۔

اسی بنا پر قرآن محبوب کی محبت کو محب کا کل سرمایہ محبت قرار دیتا ہے۔ اس محبت کو محبت کے تمام ذرائع و عوامل پر فائق و برتر تسلیم کرتا ہے۔ اس لیے ارشاد فرمایا:

قُلۡ اِنۡ کَانَ اٰبَآؤُکُمۡ وَاَبۡنَآؤُکُمۡ وَاِخۡوَانُکُمۡ وَاَزۡوَاجُکُمۡ وَعَشِیۡرَتُکُمۡ وَاَمۡوَالُ نِ اقۡتَرَفۡتُمُوۡہَا وَتِجَارَۃٌ تَخۡشَوۡنَ کَسَادَہَا وَمَسٰکِنُ تَرۡضَوۡنَہَاۤ اَحَبَّ اِلَیۡکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَجِہَادٍ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰہُ بِاَمۡرِہٖ۔ (التوبۃ، ۹: ۲۴)

"(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے۔"

اس آیہ کریمہ نے تمام دنیوی محبتوں کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ ساری محبتیں بجا ہیں مگر یہ سب محبتیں مل کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے پست رہیں۔ ان سے زیادہ نہ ہوں۔ اگر یہ زیادہ ہو جائیں تو پھر یہ قابل گرفت ہیں اور قابل عتاب ہیں۔

محبت ہی قیادت کا اصل خمیر ہے

محبت الٰہی کا عملی اظہار صورت عبدیت ہے، یہ عبدیت احکام الٰہی کی اطاعت میں ہر لمحہ اور ہر لحظہ متشکل ہو تو یہ کل محاسن انسانیت کا مظہر بنتی ہے اور جملہ اعلیٰ اعمال کا سر چشمہ ثابت ہوتی ہے۔ یہ محبت الٰہیہ ہی انسان کو انابت الٰہیہ کے مقام پر فائز کرتی ہے۔ یہ محبت الٰہیہ ہی ہمارے ایمان میں خوف ورجا کا معدن بنتی ہے اور یہ محبت الٰہیہ ہی انسان کو کبھی مقام رضا پر فائز کرتی ہے اور یہ محبت الٰہیہ ہی کبھی انسان کو مقام شکر پر متمکن کرتی ہے۔

انسان کا صبر وہی قابل شمار صبر ہے جو محبت الٰہیہ کی وجہ سے ظہور پذیر ہو۔ وگرنہ یہ صبر نہیں ہے بلکہ بے چارگی ہے اور انسان کا زہد بھی وہی ہے جس کا منشا محبت الٰہیہ ہو، وگرنہ یہ عدم دسترس ہے اور اسی طرح حیاء بھی وہ قابل مثال ہے۔ جو ادب و تعظیم میں ڈھلا ہو وگرنہ یہ حیاء صرف طبع انفعال ہے۔ فقر بھی وہی فقر ہے جو محب کو بجانب محبوب ملتفت کرے وگرنہ یہ نام بھی تنگ دستی ہے۔ محبت اپنی حقیقت میں قوت القلوب ہے، محبت اپنی اصلیت میں غذاالارواح ہے۔ محبت اپنی فیض رسانی میں قرۃ العیون ہے۔ محبت اپنی اساس میں حیوۃ الابدان ہے۔ محبت اپنے وجود میں حیاۃ القلوب ہے۔ محبت اپنے حصول میں فوز و فلاح ہے۔ محبت کا کمال، دوام و بقامیں ہے، محبت کا سفر، بقاء کو درجہ ارتقاء پر فائز کرتا ہے۔

دل کی چاہت کا نام محبت ہے

محبت کو جب ہم اس کے ارتقائی مدارج کے اعتبار سے دیکھتے ہیں تو کسی سے بھی محبت کی ابتدا ایک علاقہ قلب سے ہوتی ہے۔ دل کسی جگہ اپنا ٹھکانہ طلب کرنے لگتا ہے۔ دل کسی کی جانب جھک جاتا ہے۔ جب یہ تعلق قلب پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر اس تعلق کو ارادے کی قوت شامل ہو جاتی ہے جو اس تعلق کو قوی کر دیتی ہے۔ بعد ازاں اس ارادہ دل میں کشش پیدا ہو جاتی ہے جس طرح پانی نشیب کی طرف خود بخود جاتا ہے۔ اسی طرح محب محبوب کی کشش کے باعث اس کی جانب چلنے لگتا ہے۔ اس کی خیال کی کشمکش اور اس کی یاد کی کشش، اس کو تڑپانے لگتی ہے اور اس کی یاد ہی اس کی یادوں اور اس کے خیالوں میں مچلنے لگتی ہے۔ یہ کشش، سوزش میں بدل جاتی ہے۔ دل میں ہر وقت اپنے محبوب کی ایک امنگ سی بیدار رہتی ہے اور دل ہر وقت اس کی یاد کی سوزش سے جلتا رہتا ہے۔ محبت کا اگلا درجہ اس سوزش دل سے محبوب کی نسبت، انسان کے قلب میں پیار نمودار ہوتا ہے اور انسان صفت وداد سے آشنا ہو جاتا ہے۔ اس میں مزید ترقی ہوتی

ہے تو دل پر مشغولیت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور محبت کا اثر دل کی گہرائیوں میں پہنچ جاتا ہے۔ پھر انسان مصائب کو بآسانی برداشت کرنے لگتا ہے اور موانعات کا بھی سامنا کرنے لگتا ہے اور اس کے ساتھ تدابیر قرب کو تلاش کرنے لگتا ہے اور مواصلات وصل کی ہر سبیل کو ڈھونڈتا ہے۔ رفتہ رفتہ وہ اس منزل پر پہنچتا ہے کہ تفکر محبوب کے سواء ہر تفکر سے منقطع ہو جاتا ہے۔ محبوب کا تصور جسم وروح پر حکمران بن جاتا ہے۔ یہی منزل محبت خالص کی ہے۔

قیادت کا اپنے مقصد اور اپنی منزل سے محبت و عشق

عشق کی منزل تو محبت سے بھی آگے کی ہے۔ لفظ عشق، عشقہ سے بنا ہے۔ ایک زرد پھولوں کی بیل ہوتی ہے یہ جس درخت پر چڑھ جاتی ہے اس کو زرد کر دیتی ہے اور اسے خشک کر دیتی ہے۔ یہی حال مریض عشق کا بھی ہوتا ہے۔ وہ ہجر محبوب میں تڑپتا رہتا ہے اور اسی میں بھڑکتا رہتا ہے۔ عشق بڑھتا بڑھتا انسان کا خیال بن جاتا ہے انسان اپنے ہی خیالوں کا غلام ہو جاتا ہے۔ اس سے رہائی پانا اس کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے۔

اگر یہ محبت اور یہ عشق جب وادی عبدیت میں انسان کو اپنے کامل تصورات کے ساتھ داخل کر دیں تو انسان کی عبدیت اسے رشک ملائک بنا دیتی ہے۔ مقام عبدیت میں بندہ ہر غیر اللہ کی محبت سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ دنیا کی ہر محبت سے بندہ کٹ جاتا ہے۔ دنیا کی کوئی ہستی اس کی نہیں رہتی، جب اس کا جسم، اس کا دل، اس کی روح اس کی تمنا، اس کی مراد اپنے لیے نہیں رہ جاتی اور وہ ان سب چیزوں کو خوشی بخوشی چھوڑ کر محبوب حقیقی کی طرف اپنا سفر شروع کر دیتا ہے تو تب وہ حقیقی معنی میں عبد بن جاتا ہے اور اس کا سفر عبدیت شروع ہو جاتا ہے۔ (قاضی سلیمان منصور پوری، رحمۃ للعالمین، مکتبہ اسلامیہ لاہور، ص ۲۶۳)

محبت و عشق کا شیخ الاسلام کا تصور

شیخ الاسلام نے اپنی تحریک کی پہچان محبت و عشق کے ان ہی تصورات پر رکھی ہے۔ وہ محبت و عشق الٰہی کو تحریک کی روح قرار دیتے ہیں اور محبت و عشق رسول کو تحریک کی جان قرار دیتے ہیں۔ انھوں نے امت کے سب سے بڑے افرادی اثاثے، نوجوانوں کو اپنی تحریک کا ہراول دستہ بنایا ہے۔ انھوں نے نوجوانوں کی نفسیات کا گہرا مطالعہ کرتے ہوئے ان میں موجود جذبات محبت و عشق کو محبت الٰہی اور عشق رسول ﷺ کی راہ دکھائی ہے۔ بلاشبہ ہر ایک نوجوان کی نوجوانی کا طرہ امتیاز اس میں قوت و طاقت کا ہونا ہے اور اس میں محبت و عشق کے احساس کا پایا جانا ہے اور اس میں خود کی تلاش و جستجو اور کسی مقصد

کے ساتھ وابستہ ہو کر منزل حیات پر پہنچتا ہے۔ وہ اپنی نوجوانی کو اپنی کامیابی کے طرح طرح کے خوابوں میں سموتا ہے اور اپنی آرزوؤں کو تکمیل دینے اور اپنے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے اپنی ساری توانائیاں صرف کر دیتا ہے اور وہ اپنی تمناؤں کے حصول کے لیے اپنے وجود میں موجود طاقت کو قربان کر دیتا ہے۔ وہ خدشات اور خطرات کے کوہ ہمالیہ کے سامنے ڈٹ جاتا ہے۔ وہ اپنی جان سے اور اپنی قوت سے کل جہاں کو بدلنا چاہتا ہے۔ وہ اپنی آواز کو کل عالم کی آواز بنانا چاہتا ہے۔ وہ اپنی سوچ کو کل عوام کی سوچ بنانا چاہتا ہے۔

شیخ الاسلام کی دعوت کا مخاطب اولین، نوجوان عصر

نوجوان اپنی ذات میں تنہا ہو کر ہر دور میں ایک کارواں، ایک لشکر، ایک قوم بننا چاہتا ہے۔ ایسے نوجوان کو اگر مقصد کا صحیح شعور اور منزل کی صائب فکر اور صراط مستقیم دکھا دیا جائے تو وہ صحیح معنوں میں قوم کا معمار بن جاتا ہے۔ شیخ الاسلام نے اپنے تحریکی کارواں کے ماتھے کا جھومر نوجوانوں کو بنایا ہے اور ان کو محبت و عشق الٰہی اور محبت و عشق رسول ﷺ اور اطاعت و اتباع رسول ﷺ کے تصور کے ساتھ، راہ حق کا ایسا مسافر بنایا ہے جن کا جینا و مرنا، دین اسلام ہو گیا ہے اور جن کی آنکھوں سے آنسو محبت و خشیت الٰہی کے برستے ہیں جن کے وجود میں کل توانائی کا مرکز اللہ کی بندگی اور رسول اللہ ﷺ کی نسبت اطاعت ہے جو رسول اللہ ﷺ کی محبت و عشق کے تصورات میں مچلتے ہیں، ان کی آنکھوں میں اگر کوئی حسن سماجاتا ہے تو وہ حسن محبوب خدا ہے۔ ان کی نگاہیں اسی حسن مصطفی کی ہر وقت متلاشی رہتی ہیں۔ اس لیے وہ حضرت براء کے اس بیان حسن پر ایمان رکھتے ہیں کہ

کان رسول اللہ احسن الناس وجهاً واحسنهم خلقاً۔

(بخاری، الصحیح، کتاب المناقب، ۳: ۱۳۳۰، رقم ۳۳۵۶)

رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس سب سے زیادہ حسین تھا اور آپ کے اخلاق سب سے اعلیٰ تھے۔

حضرت سیدنا ابوہریرہؓ اس چہرہ مصطفی ﷺ کے حسن و جمال اور اس چہرہ کی ضیاء پاشیوں کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ کان الشمس تجری فی وجهه۔

(احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۸۰، رقم ۸۹۳۰)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر حسین و جمیل کسی اور کس نہیں پایا۔ آپ ﷺ کے رخ انور کی زیارت کر کے یوں محسوس ہوتا تھا کہ آفتاب روشن محو خرام ہے۔

شیخ الاسلام کی رہبری اور نوجوانوں کی منزل آشنائی

شیخ الاسلام کی مجلس و صحبت میں ایسے نوجوانوں کو کثرت سے دیکھا گیا ہے جو اس مادی دنیا کی رنگینیوں اور اس کی خود فریبیوں میں بری طرح سے کھو چکے تھے۔ شیخ الاسلام نے ان کے دل کے تار اس طرح چھیڑے کہ ان کو گنبد خضریٰ کے مکین کے ساتھ بے پناہ قلبی و حبی تعلق کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ اب کوئی دنیوی حسن بھی ان کو اپنی طرف نہ راغب کر سکا اور نہ ہی اپنی چکا چوند سے ان کو راہ حق سے ڈگمگا سکا۔ اس لیے کہ

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

شیخ الاسلام نے نوجوانوں کے جذبہ محبت و عشق کو محبت الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ کی سمت دی ہے۔ انھوں نے نوجوانوں کے اس نا قابل تسخیر جذبے کو تعمیر ملت کی جانب پھیر دیا ہے۔ انھوں نے اس جذبہ محبت کے ذریعے نوجوانوں کی خودی کو مضبوط کیا ہے اور انہیں احیائے اسلام اور غلبہ دین حق کی بحالی کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کی طرف گامزن کیا ہے۔ ان کی نوجوانی کو ہی صراط مستقیم پر کاربند کر کے اپنی تحریک کی بہت بڑی قوت اور بہت بڑی پہچان بنایا ہے اور ان کی زندگیوں کو دوسرے نوجوانوں کے لیے مشعل راہ بنایا ہے۔ ان کی قوت عشق سے زمانے کے بگاڑ کو سنوارا ہے۔

شیخ الاسلام نے نوجوانوں کے کردار کی احسن طریق سے اصلاح کی ہے، ان کی ہستی کو زمانے کی آنکھ کا تارا بنایا ہے۔ ان کے قول و فعل کو قول احسن اور فعل صالح میں بدلہ ہے۔ ان کو مقصد حیات کی تڑپ میں جینا سکھایا ہے اور ان کو معاشرے کی تمام فرسودہ اور باطل رسومات کے خاتمے کا شعور دیا ہے اور ان کو امت اور قوم کو جوڑنے اور اکٹھا، یکجا کرنے کا درس حیات دیا ہے۔ ان کو ساری قوم کا خیر خواہ اور ہمدرد بنایا ہے، ان کو یہ فکر بزبان اقبال دی ہے کہ

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

منہاج القرآن سے وابستگی کیوں ضروری ہے؟

مسز فریدہ سجاد انچارج ویمن سیکشن (FMRi)

حسبِ سابق امسال بھی قائد ڈے کے موقع پر اپنی بساط کے مطابق مذکورہ عنوان اپنے قارئین کی نذر کر رہی ہوں۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ انسان کی سب سے قیمتی متاعِ حیات اس کی نسل ہوتی ہے۔ آئندہ نسل کی جسمانی پرورش کے ساتھ ساتھ اُس کی دینی، اخلاقی، روحانی اور معاشرتی تعلیم و تربیت بھی انتہائی ضروری ہے۔ فی زمانہ اولاد کی تربیت کے باب میں والدین کو درپیش مسائل میں دین سے دوری اور بے راہ روی کا مسئلہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ میری دانست میں یہ وہ فریضہ ہے جو دورِ حاضر میں والدین تنہا سرانجام نہیں دے سکتے، جب تک کہ وہ کسی دینی و روحانی تعلیم و تربیت کا جدید اُسلوب و نظام رکھنے والی کسی شخصیت یا جماعت کے ساتھ منسلک نہ ہو جائیں۔ اس دورِ پُر فتن میں آئندہ نسلوں کے ایمان و عقائد کی حفاظت اور بقا کے لیے منہاج القرآن سے وابستگی کیوں اختیار کی جائے۔ اس سوال کا جواب تلاش کرنے سے قبل ہمیں نسلوں کی دین سے دوری اور بے راہ روی کے اسباب تلاش کرنا ہوں گے۔ اس لیے کہ کسی بھی مرض کی تشخیص کے بغیر اس کا علاج ممکن نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک اس کے بہت سے اسباب ہیں، جن میں سے دو اسباب بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان میں سے ایک والدین اور دوسرا معاشرے کا کردار ہے۔

شریعت مطہرہ کی رو سے والدین پر اولاد کے سلسلہ میں جو حقوق عائد ہوتے ہیں، ان میں سب سے اہم اور مقدم حق اُن کی دینی تعلیم و تربیت ہے اور اسلامی افکار کی بنیاد پر اولاد کی تعلیم و تربیت کرنا ہر والدین کا بنیادی فریضہ ہے۔ اسلام عصری تعلیم کا ہر گز مخالف نہیں؛ لیکن دین کی بنیادی تعلیم کا حُصول اور اسلام کے مبادیات وارکان کا جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اسی پر اُخروی فلاح وکامیابی کا دار و مدار ہے۔ یہاں یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ نسلوں کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی آخرت میں مؤاخذہ کا سبب بن سکتی ہے۔ جیسا کہ ذیل میں بیان کردہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۔ (التحریم، 6/66)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جس پر سخت مزاج طاقتور فرشتے (مقرر) ہیں جو کسی بھی امر میں جس کا وہ انہیں حکم دیتا ہے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کام انجام دیتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ امام (امیر المؤمنین) لوگوں پر نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا، کسی شخص کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پُرسش ہوگی۔ (البخاری، الصحیح، کتاب الاحکام، باب قول اللہ تعالیٰ (أطیعوا الله وأطیعوا الرسول وأولي الأمر منكم) ،2611/6، الرقم/6719)

دورِ حاضر میں نسلوں کی تعلیم و تربیت ایک چیلنج بن کر رہ گئی ہے۔ صاحبِ علم کہتے ہیں کہ اولاد کے حقوق والدین کے فرائض ہوتے ہیں مگر کچھ حساس معاملات میں والدین اپنے فرائض میں غفلت برتتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ہماری اولاد دین سے دور اور

بے راہ روی کا شکار نظر آتی ہے۔ مثلاً:

• ہماری نسلیں قرآنی تعلیمات سے دور ہیں۔ انہیں بچپن سے شعور ہی نہیں دیا جاتا کہ قرآن حکیم کتابِ انقلاب ہے۔ یہ عصر حاضر کے چیلنجوں کا نہ صرف مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتی ہے بلکہ قیامت تک آنے والے تمام مسائل کا حل بھی فراہم کرتی ہے۔

• ہماری نسلیں دین سے بھی دور ہیں۔ اولاً وہ اسلام کے بارے میں بہ طریق احسن آگاہی نہیں رکھتیں اور اگر رکھیں تو وہ بھی ناقص اور کم علمی پر مبنی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے وہ دین سے دور اور شکوک و شبہات میں مبتلا رہتی ہیں۔

• اولاد کی بے راہ روی کا ایک سبب اسلامی تاریخ اور علمی ورثہ سے بے خبری ہے۔ اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ، خلفائے راشدین کے کارناموں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی انتھک جد و جہد سے ناآشنا ہیں۔

• بے راہ روی کا ایک اہم سبب صحبت صلحاء سے دوری ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ انسان جس طرح کی صحبت اختیار کرتا ہے؛ اسی طرح کے مزاج، طبیعت اور رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: اچھے اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے اور لوہار جیسی ہے کہ مشک سے کوئی فائدہ حاصل کر کے ہی واپس لوٹو گے یا تو اسے خریدو گے ورنہ خوشبو تو پاؤ گے اور لوہار کی بھٹی تمہارے جسم پر کپڑے کو جلائے گی ورنہ اس کی بدبو تو تمہیں پہنچے گی۔ (البخاری، الصحیح، کتاب البیوع، باب في العطار وبیع المسک، 741/2، الرقم/1995)

عصرِ حاضر میں اگر معاشرہ کا جائزہ لیا جائے تو یہ آشکار ہوتا ہے کہ گزشتہ ادوار اور آج کے دور میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہماری روایتی اقدار آہستہ آہستہ ناپید ہوتی جا رہی ہیں۔ معاشرے میں ناگزیر وجوہات کی وجہ سے مایوسی انتہا پر ہے۔ اچھے بُرے کی تمیز ختم ہوتی جا رہی ہے۔ شیطانی اور طاغوتی طاقتیں ہمارے اور ہماری نوجوان نسل کے عقائد و ایمان پر حملہ آور ہو رہی ہیں۔ تعمیری سوچ کا فقدان ہے، تعلیمی مواقع کم ہیں، نوجوانوں کو ان کی تعلیمی اور معاشی ناکامیاں مایوس اور ناامید کر رہی ہیں۔ الغرض! کوئی ایسی بُرائی نہیں ہے جس نے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لیا ہو۔ لڑائی جھگڑا، گالم گلوچ، قتل و غارت گری، مفاد پرستی، دھوکہ دہی، رشوت خوری، زناکاری، شراب نوشی اور جوا کھیلنا جیسی غیر اخلاقی بیماریاں ہر طرف عام ہو چکی ہیں۔ جن کے اثرات ان کی فکر و نظر اور قلوب

و اذہان پر مرتب ہو رہے ہیں۔ ہماری نسلیں نہ صرف ان برائیوں کی زد میں آ چکی ہیں بلکہ بدعقیدگی، بداعمالی اور بداخلاقی کی وجہ سے اخلاقی، روحانی اور معاشرتی تربیت سے بھی محروم ہو رہی ہیں۔ ایسے ناگزیر حالات میں قرآن حکیم شیطان کے مکر و فریب اور اس کے بہکاوے سے بچنے کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ۔ [البقرۃ:208/۲]

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اس طرزِ عمل سے نجات کے لیے ایک انقلابی سوچ درکار ہے۔ جس کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے آج سے کم و بیش 1400 برس قبل آگاہ کر دیا تھا کہ جب انسانی سوچ اور عمل طاغوت کے زیر اثر آ جائیں تو دور فتن شروع ہو جائے گا۔ پھر اس دور میں اگر کوئی شخص چاہے کہ وہ اپنے اور اپنی اولاد کے ایمان کو بچائے تو اُسے قیامِ حق کی اجتماعی کاوشوں کا حصہ بننا ہو گا۔ کیونکہ یہی وہ واحد صورت ہے جس پر ایمان کو قائم رکھنا ممکن ہو گا اور اگر کوئی فرد انفرادی کوشش کرتا رہے اور اجتماعیت کا حصہ نہ بنے تو وہ جان لے کہ اس کا ایمان آہستہ آہستہ کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا جائے گا۔ ایمان کی اس حالت کو دل کی مثال سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ جب انسان ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے اور جب وہ مسلسل گناہ کرتا چلا جاتا ہے تو اس کا پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور اسے خبر ہی نہیں ہوتی۔ اگرچہ یہ ایک تلخ حقیقت ہے، جس سے دردِ دل رکھنے والا کوئی بھی شخص نگاہیں نہیں چرا سکتا۔ ایسے موقع پر دعا سے بڑھ کر دوا کی ضرورت ہوتی ہے اور دوا یہی ہے کہ اپنی ذات اور اولاد کو کسی ایسی تنظیم اور دین کے مرکزی دھارے کے ساتھ وابستہ کیا جائے، جو اس ماحول میں ایمان اور حق کی حفاظت کا علمِ تھام کر نکلی ہو۔ جیسا کہ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ (آل عمران، 104/3)

اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور وہی لوگ بامراد ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اس حوالے سے فرماتے ہیں:

ہمیشہ یاد رکھیں کہ
نسلوں کی تعلیم
وتربیت میں کوتاہی
آخرت میں مواخذہ کا
سبب بن سکتی ہے

میری عمر بھر کی سوچ، فہم، مطالعہ، مشاہدہ، تجربہ، حکمت اور بصیرت کا نچوڑ ہے کہ ایسے دورِ فتن میں محض اِنفرادی جدوجہد سے اپنا اور اپنی نسلوں کا دین اور ایمان بچانا ناممکن ہے جب تک کہ پاکیزہ اجتماعیت کا حصہ نہ بنا جائے۔ کیونکہ ایمان پر اجتماعی طور پر جتنی شدت کے ساتھ شیطانی حملے ہو رہے ہیں، اس کے بچاؤ کے لیے اجتماعی کوشش بھی اتنی ہی شدت کی ہونا ضروری ہے۔

یاد رکھیں! اکیلا شخص ہمیشہ خطرے کی زد میں رہتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ایک قافلے کو لوٹنا مشکل ہوتا ہے۔ جب کہ تنہا انسان کو چور ڈاکو باآسانی لوٹ سکتے ہیں۔ لہٰذا جب تک ہم کسی دینی جماعت سے منسلک ہو کر مستقل طور پر اس کے ساتھ جُڑ نہیں جاتے اور تنہا رہتے ہیں تو شیطانی قوتوں کے حملوں کا دفاع کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس وقت تنہا شخص کی حالت ریوڑ سے بچھڑے ہوئے اس میمنے کی سی ہوتی ہے جسے بھیڑیا کسی وقت بھی جھپٹ کر اُچک لے۔

دورِ فتن میں اجتماعیت کے ساتھ جڑے رہنے سے ایمان کی بھی حفاظت ہو گی اور عمل کی بھی حفاظت ہو گی۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ.

شیطان انسانوں کے لیے بھیڑیا کی مانند ہے اسی طرح جیسے بکریوں کے ریوڑ کے لیے بھیڑیا ہوتا ہے۔

پھر فرمایا:

يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ. فَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ وَالْمَسْجِدِ.

(احمد بن حنبل، المسند، 233/5، الرقم/21928)

وہ بھیڑیا ریوڑ سے دور اور الگ تھلگ بھیڑ کو پکڑتا ہے۔ پس، تم ٹکڑوں اور گروہوں میں بٹ جانے سے بھی بچو، تمہارے اوپر جماعت، عوام اور مسجد کے ساتھ جڑ جانا لازم ہے۔

جس طرح بھیڑیئے کو تنہا تنہا بکریاں مل جائیں تو انہیں بھیڑیا اچک کر لے جاتا ہے، اسی طرح شیطان اجتماعیت سے الگ ہو کر تنہا رہنے والے مسلمان کو پکڑ کر گمراہ کر دیتا ہے۔ لہٰذا تم پر لازم ہے کہ

اس بکری کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے ریوڑ سے جدا ہو کر دور کنارے پر کھڑی ہوتی ہے اور پھر اسے بھیڑیئے سے کوئی بچا نہیں سکتا۔

مسلمان اگر اجتماعیت سے جدا ہو کر تنہا ہو جائے گا تو شیطان کے حملے سے اسے کوئی نہیں بچا سکتا۔

> منہاج القرآن ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں ہماری نسلیں اسلام کے پیغام کو اپنے قلب و روح میں راسخ کر رہی ہیں

موجودہ دور میں کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ پوری دنیا سمٹ کر ایک Global Village بن چکی ہے اور تمام انسان ایک عالمی برادری (Global Community) کی مانند ہیں۔ یہاں ہر انفرادی جد و جہد بھی کسی نظام کے تحت اجتماعی جد و جہد کا حصہ ہوتی ہے۔ مثل مشہور ہے ایک اور ایک گیارہ یعنی جب ایک سے زائد افراد مل جاتے ہیں تو ان کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ جب دو افراد جمع ہو جائیں تو فرداً فرداً نماز پڑھنے کے بجائے باجماعت نماز ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے خیر اور بھلائی کے کام کو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر انجام دینے کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ (المائدۃ، 2/5)

اور نیکی اور پرہیز گاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔

اجتماعیت کے فیض سے نہ صرف ثابت قدمی اور صحیح سمت کا تعین ہوتا ہے بلکہ استقلال اور مستقل مزاجی بھی پیدا ہوتی ہے۔ اسے ذیل میں بیان کردہ مثالوں سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے:

- شہد کی مکھیوں میں ہمیں باہمی ربط اور اجتماعیت کی عمدہ مثال ملتی ہے۔ جس کا نتیجہ شہد کی صورت میں نکلتا ہے۔
- چیونٹیاں آپس میں مل کر قطار در قطار اپنے سے کئی گنا وزن اٹھا کر لے جاتی ہیں اور اپنے بلوں میں خوراک کا ذخیرہ کر لیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مسلمانوں کی وحدت و اجتماعیت کو ایک عمارت کی مانند قرار دیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے۔ جس طرح مکان کی ایک اینٹ

دوسری اینٹ کے لیے مضبوطی اور قوت کا باعث ہوتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے ملا کر سمجھایا۔(البخاری، الصحیح، کتاب المساجد، باب باب تشبیک الأصابع في المسجد وغیرہ، 182/1، الرقم/467)

دین کی صحیح تعلیمات کے حصول کے لیے کسی ایسی تحریک کا چناؤ کرنا ضروری ہے کہ جس کا مقصدِ اولیں رضائے الٰہی اور رضائے رسول ﷺ کے حصول کے ساتھ عصرِ حاضر کے فتنوں سے بچاؤ بھی ہو۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ کسی بھی جماعت کی تلاش کا جب ارادہ کیا جاتا ہے تو اس دوران مختلف چیلنجیز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ارد گرد لاتعداد تنظیمیں، جماعتیں نظر تو آتی ہیں لیکن ان کی دینی سوچ اور نقطۂ نظر بالکل محدود نظر آتا ہے، ان کے قول و فعل میں تضاد نظر آتا ہے، ان کی منزل واضح نہیں ہوتی اور ان میں مقصدیت کا بھی فقدان نظر آتا ہے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جماعت کے اِنتخاب کے سلسلہ میں کیا پیمانہ ہونا چاہیے؟ کسی بھی جماعت کے ساتھ وابستہ ہونے سے قبل کم از کم کچھ معیارات اور requirements کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت اور اس کے قائد کو جانچا اور پرکھا جائے کہ اس کا قائد کیسا ہے؟ اس کا نظریہ، اس کی فکر، اس کا مشن اور اس کا نصب العین کیا ہے؟

شیخ الاسلام خواتین کو
نیکی، تقویٰ، طہارت
اور پاکیزگی کا پیکر بننے
اور اس کی محافظت
کا شعور دے رہے ہیں

معزز قارئین! قائد وہ ہوتا ہے جو:۔

- اپنے ویژن اور بصیرت کی بنیاد پر لوگوں کو کسی اہم مقصد پر مجتمع کر کے نہ صرف ان میں تحرک پیدا کرتا ہے بلکہ انہیں سوئے منزل بھی گامزن کرتا ہے۔
- وہ زمانہ شناس ہوتا ہے۔
- علم و حکمت کا خوگر ہوتا ہے۔
- قدیم و جدید علوم پر دسترس رکھتا ہے۔
- حق و باطل میں تمیز رکھنے والا ہوتا ہے۔
- ذاتی مفادات پر قومی مفادات کو فوقیت دیتا ہے۔

- اقتدار کے لالچ سے پاک اپنی قوم کے مستقبل کی بہتری کے لیے فکر مند رہتا ہے۔
- وسیع سوچ کا مالک ہونے کے ساتھ حقیقت پسندی سے کام لیتا ہے۔
- تاریخ ثابت کرتی ہے کہ قائد ہمیشہ متاثر کن مبلغ ہوتا ہے۔اس کی زبان سے نکلنے والا ایک ایک لفظ اپنی قوم کے لیے قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے بکھرے ہوئے افرادِ ملت اس کی ایک آواز پر متحد ہو جاتے ہیں۔

قائد کی مذکورہ خصوصیات کو جاننے کے بعد جماعت اور تنظیم کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے کہ جس تنظیم اور جماعت کا انتخاب کیا جا رہا ہے، وہ اپنی فکر و نظر کے اعتبار سے درست اور اس کی اہل بھی ہے یا نہیں؟اس مقصد کے لیے ذیل میں بیان کردہ پہلوؤں کا جائزہ لینا ضروری ہے:

- اس جماعت کے قیام کے اَہداف اور مقاصد کیا ہیں؟
- اس کی دعوت کا دائرہ کار کیا ہے؟
- دینی و اخلاقی اقدار اور عقائد دینیہ کے تحفظ میں اس کی خدمات کس درجہ کی ہیں؟
- اس جماعت کے ساتھ معاشرے کا کوئی مخصوص طبقہ منسلک ہے یا بلا تخصیص و تفریق ہر طبقہ ہائے فکر اس سے استفادہ کر رہا ہے؟
- وہ جماعت فردِ واحد کی ذاتی اصلاح سے اجتماعی اصلاح تک انسانی معاشرے کے کس کس گوشے میں فلاحی اور رفاہی کام کر رہی ہے؟
- دینِ اسلام کے آفاقی پیغام کو عالمی سطح تک پھیلانے میں اس کی کاوشیں کتنی ہیں؟
- عصرِ حاضر میں اسلام کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے وہ کس حد تک اپنا کردار ادا کر رہی ہے؟
- اسلام کے تصورِ امن کو فروغ دینے اور تجدید و احیائے دین میں اس جماعت کی خدمات کیا ہیں؟

جہاں آپ کو اپنے سوالات کے تسلی بخش جوابات مل جائیں اور شرح صدر حاصل ہو جائے تو اس جماعت یا تنظیم کے ساتھ وابستہ ہونے میں تاخیر نہ کریں تاکہ اس کے ساتھ وابستہ ہو کر آپ اپنے ایمان کو مضبوط تر کرنے اور دین کا اصل تصور اگلی نسلوں میں منتقل کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

معزز قارئین!

اس دورِ فتن کے فتنوں سے محفوظ رہنے اور ایمان و عقائد کے بچاؤ کے لیے تحریک منہاج القرآن کی صورت میں ہمیں امید کی ایک روشن کرن نظر آتی ہے۔ یہ ایک ایسی تحریک ہے جو اسلام کی ہمہ گیریت اور آفاقیت کی علامت ہے۔ جس کے ساتھ وابستہ و منسلک ہو کر حفاظتِ ایمان کا فریضہ سر انجام دیا جا سکتا ہے۔اس لیے کہ اس تحریک نے نہ صرف اُمت مسلمہ کے ہر طبقہ ہائے فکر کو انفرادی و اجتماعی

طور پر اُمتِ محمدی ﷺ کی خدمت کا شعور عطا کیا ہے۔ بلکہ یہ تحریک نیکی اور خیر کے فروغ کے لیے بہت منظم انداز میں ملک اور بیرون ممالک ہر سطح پر بھرپور جدوجہد کر رہی ہے۔ اس تحریک کے بانی اور قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہیں۔ جن کی حیات پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کثیر الاوصاف شخصیت ہمہ وقت تمام میادین میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منواتے ہوئے اس طرح نظر آتے ہیں کہ:

- 80ء کی دہائی سے لے کر آج تک شیخ الاسلام دنیائے اسلام میں ہی نہیں بلکہ کرۂ اَرض کے اکثر براعظموں میں اس تحریک کو اپنی دُور رَس بصیرت، معتدل سوچ اور جدید و قدیم علوم کے حسین امتزاج کی بدولت متعارف کروا چکے ہیں۔
- شیخ الاسلام دنیا بھر میں جہاں بھی جاتے ہیں، وہاں فرقہ وارانہ تعصبات کے خاتمے کا باعث بنتے ہیں۔
- جب دہشت گردی اور انتہا پسندی کی لہر نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تو اس وقت پوری دنیا میں اگر کسی نے جرأت اور دلیل کی قوت کے ساتھ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف counter narrative پیش کیا تو وہ شیخ الاسلام ہیں۔ آپ نے قیامِ اَمن اور انتہا پسندی و دہشت گردی کے خاتمے کے لیے اُردو، انگریزی اور عربی زبان میں 46 کتب پر مشتمل 'فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب (Islamic Curriculum on Peace and Counter-Terrorism) تشکیل دیا ہے۔
- دنیا کے سامنے اسلام کا Moderate vision اگر کسی نے دیا تو وہ شیخ الاسلام ہیں۔
- شیخ الاسلام سیکڑوں موضوعات پر ایک ہزار سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ جن میں سے 650 سے زائد کتب اردو، عربی اور انگریزی زبان میں شائع ہو چکی ہیں۔ قدیم و جدید ہر طرح کے سیکڑوں موضوعات پر 10 ہزار سے زائد آپ کے خطابات اور دروس ہیں۔ سیکڑوں کی تعداد میں PhD ڈاکٹرز آپ کے شاگرد ہیں۔ اور آپ کی شخصیت پر PhDs کی جا رہی ہیں۔
- شیخ الاسلام نے عصرِ حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق ایک ایک موضوع اور اس کی جزئیات کو قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ سے ثابت کر کے قرآن وسنت کا ایک compendium اُمتِ مسلمہ کے سامنے پیش کیا جو بلاشبہ آپ کی ایک انفرادی اور تجدیدی خدمت ہے۔ جس کو آپ نے نصف صدی سے بھی کم عرصہ میں میدان علمیہ و فکریہ اور ذہنیہ کا احاطہ کرتے ہوئے احیائے اسلام اور تجدیدِ دین کا حق ادا کر دیا ہے۔

• دنیا کے 90 سے زائد ممالک میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کی تنظیمات اور بیشتر میں مراکز قائم ہو چکے ہیں جو اسلام کا آفاقی پیغامِ امن و سلامتی عام کرنے اور نسلِ نو کی دینی، اور اخلاقی و روحانی تعلیم و تربیت میں مصروفِ عمل ہیں۔

• بیرونی دنیا میں مساجد، اسلامک سینٹرز اور دینی تعلیم کے مراکز قائم کیے گئے ہیں، جہاں بچوں اور ان کے والدین کے لیے روزانہ، ہفتہ وار حلقہ درود و فکر، ماہانہ اجتماعات، محافل میلاد، الہدایہ تربیتی کیمپس، سیمینارز اور تربیتی و اصلاحی پروگراموں کے انعقاد کا ایسا مربوط نظام قائم کیا گیا ہے کہ وہاں پر موجود نوجوان نسل کو دینی اور اخلاقی تربیت کے لیے مکمل ماحول میسر آ چکا ہے۔

• خواتین کو فکری و نظریاتی اور علمی و عملی تعلیم و تربیت کے لیے شیخ الاسلام کی زیر سرپرستی منہاج القرآن ویمن لیگ کا ایک مکمل فورم کام کر رہا ہے، جس کے ذریعے خواتین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کیا گیا۔اس فورم کے تحت دنیا بھر میں خواتین ہر شعبہ زندگی بالخصوص تعلیم و تربیت، قیام امن اور اصلاح معاشرہ میں اپنا متحرک کردار ادا کر رہی ہیں۔ یہ اعزاز بھی شیخ الاسلام اور تحریک منہاج القرآن کو ہی حاصل ہے کہ انہوں نے اسلامی تہذیب کی درخشندہ روایات کے مطابق خواتین کو مردوں کے شانہ بشانہ سماجی، معاشی، قانونی اور سیاسی کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کیا۔

• شیخ الاسلام خواتینِ اسلام کو نیکی، تقویٰ، طہارت اور پاکیزگی کا پیکر بننے اور اس کی محافظت کا شعور دے رہے ہیں۔ خواتین کے اعمال و احوال اور عقائد اسلامی کی اصلاح کے لیے خصوصی تربیتی پروگرامز مثلاً حلقہ جاتِ عرفان القرآن، دروسِ قرآن، محافل ذکر و نعت، تربیتی ورکشاپس، الہدایہ کیمپس، سالانہ اعتکاف، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنسز، محرم الحرام کے اجتماعات کا انعقاد آپ کی زیرِ سرپرستی ہر سطح پر کیا جا رہا ہے۔

گویا تحریکِ منہاج القرآن ایک ایسا شجرۂ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین پر ہیں اور اس کی شاخیں فضائے بسیط میں پھیل چکی ہیں۔

اس دور پُر فتن میں منہاج القرآن اور اس کے قائد کی خصوصیات کو سامنے رکھتے ہوئے منہاج القرآن سے وابستگی اختیار کر لینا بلاشک و شبہ نہ صرف ہمارے لیے بلکہ ہماری آئندہ

نسلوں کے ایمان و عقائد کی بقاء کے لیے بھی ضروری ہے۔اس تحریک سے وابستہ ہونے والا شخص نہ صرف اپنے ایمان اور عقائد صحیحہ کا محافظ بننے کے قابل ہو جاتا ہے بلکہ وہ دوسروں کے عقائد و ایمان کو بھی بچانے میں اپنا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ تحریک کے رفقاء کو جہاں ایمان اور عقیدے کی سلامتی میسر آ رہی ہے وہیں یہ وابستگی ہم سے وفاداری کا بھی تقاضا کرتی ہے اور وفادار اسی کو کہا جاتا ہے جو اپنا کام پورا کرے اور اسے انجام تک پہنچائے۔ جب کہ درمیان میں راستہ بدلنے والے کو بے وفا کا ٹائٹل دیا جاتا ہے۔

راقمہ تحریک کے ساتھ وفاداری کی وضاحت بھگت کبیر کی بیان کردہ ایک حکایت سے کرنا چاہتی ہے۔ بھگت کبیر داس کا شمار برصغیر کے قدیم شعراء میں ہوتا ہے۔ جن کے کلام میں ایسا فلسفہ ہے جو ان سے ایک صدی پہلے قونیہ ترکی میں گزرے ہوئے مسلمان شاعر مولانا جلال الدین رومی کے ہاں تصوف کی صورت میں ملتا ہے۔ وفا کے عنوان سے بھگت کبیر ایک حکایت بیان کرتے ہیں۔ جس میں جلتے ہوئے درخت کی شاخ پر بیٹھے پرندے کے ساتھ ان کا مکالمہ ہے۔ جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

> تحریکِ منہاج القرآن ایک ایسا شجرہ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین پر ہیں اور شاخیں فضائے بسیط میں پھیل چکی ہیں

میں ایک درخت کے پاس سے گزرا، جسے آگ لگی ہوئی تھی۔ درخت کا تنا جل رہا تھا اور آگ شاخوں کو چھو رہی تھی جب کہ ایک پرندہ شاخ پر بیٹھا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ میں نے پرندے سے کہا: درخت جل رہا ہے اور شاخیں بھی جلنے والی ہیں۔ تم اُڑ کیوں نہیں جاتے، خود کو جلاتے کیوں ہو۔ پرندے نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے کبھی کسی سے وفا کی ہے؟ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پرندے نے کہا: اگر تم نے وفا کی ہوتی تو تم مجھ سے یہ سوال ہر گز نہ پوچھتے۔ میں نے کہا: وفا سے اس کا کیا تعلق ہے؟ پرندے نے کہا: تم نہیں سمجھو گے۔ جلنے کا تعلق عشق و وفا ہی سے ہے۔ مجھے اس درخت سے عشق ہے، پیار ہے اور محبت ہے۔ میں اسے جلتا ہوا چھوڑ کر اُڑ جانے کے بجائے اس کی شاخوں کے ساتھ جل کر خاکستر ہونا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: یہ بات خلافِ عقل ہے۔ پرندے نے کہا: وفا میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ پرندہ مزید بولا: یہ وہ درخت ہے جس کی شاخوں نے میرے ماں باپ کو گھونسلے کی جگہ دی۔ یہ وہ درخت ہے جس کی شاخ پر بنے ہوئے گھونسلے

میں میرے ماں باپ نے مجھے اُس وقت پالا، جب میرے پَر نہیں آئے تھے اور میں اُڑنے کے قابل نہیں تھا۔ یہ وہ درخت ہے جس کی شاخوں پر بسیرا کر کے میری عمر گزری ہے۔اس کے ساتھ مجھے عشق ہے۔ یہ میرا محبوب ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اسے جلتا ہوا دیکھوں اور اپنی ننھی جان بچا کر دوسرے درخت کی شاخ پر جا بیٹھوں۔ نہیں !ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ بھگت کبیر داس نے اس حکایت کے ذریعے وفاداری کا یہ سبق سکھایا کہ وفاداری بشرطِ استواری اصل ایمان ہے۔

معزز قارئین! جو وابستہ ہونے کے بعد بے وفا ہو کر جماعت چھوڑ دے تو اس کی مثال اس مسافر کی سی ہے جو ایک مسافر کی حیثیت سے ٹرین میں سوار ہو کر سفر تو کرتا ہے اور منزل پر پہنچنے کے بجائے راستے میں ہی کسی اسٹیشن پر اتر جاتا ہے۔ مگر ٹرین منزل پر پہنچے بغیر کبھی نہیں رکتی بلکہ وہ مسلسل آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسافر کے اترنے سے ٹرین کی رفتار پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ مسلسل منزل کی جانب گامزن رہتی ہے۔ اگر کچھ مسافر ٹرین سے اتر بھی جائیں تو کئی دوسرے مسافر چڑھ جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے، سوچنے اور اپنا رویہ تبدیل کرنے کی ضرورت ہے کہ تحریک کسی کی بھی محتاج نہیں ہے اور کسی کی وابستگی چھوڑنے سے تحریک کو کوئی فرق نہیں پڑے گا بلکہ کئی نعم البدل بن کر اور نئے افراد شمولیت اختیار کرتے ہوئے اپنی کارکردگی بہتر انداز میں پیش کرتے نظر آئیں گے۔

معزز قارئین!

اللہ تعالیٰ نے ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سنگت و صحبت عطا کرتے ہوئے ان کی تحریک سے وابستہ و منسلک کیا ہے۔ لہٰذا منہاج القرآن کے ساتھ ہمیں وابستگی اور وفاداری رسماً نہیں بلکہ حقیقی طور پر نبھانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں ہماری نسلیں نہ صرف اسلام کے پیغام کو اپنے قلب و روح اور معمولاتِ زندگی میں راسخ کر رہی ہیں بلکہ اپنی فرصت کے لمحات بھی صالح سنگتوں، پاکیزہ کتب اور حسنات بھری محافل میں گزار رہی ہیں۔

امسال قائد ڈے کے موقع پر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ تحریک منہاج القرآن کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ قائدِ تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ کو صحت، سلامتی اور تندرستی عطا فرمائے، آپ کا سایۂ عاطفت تادیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے اور آخرت میں بھی ہمیں آپ کی سنگت نصیب فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)۔

شیخ الاسلام سیریز

نظریہ اور اسلوبِ دعوت و فکر

ترتیب وتدوین: ثناء وحید - معاونت: جویریہ ابراہیم، عائشہ رشید

مفکر وہ ہوتا ہے جو زمانے کی نبض پر ہاتھ رکھ کر مرض کی تشخیص کرنا جانتا ہو۔ تشخیص کے بعد مرض کے جاننے کے لیے کامیاب نسخہ تجویز کر سکتا ہو۔ شیخ الاسلام اس صدی کے وہ مسلم مفکر ہیں جنھوں نے نہ صرف اس اُمت کے مرض کی تشخیص کی بلکہ نسخہ تجویز کر کے خود اپنے ہاتھوں سے مریض کو استعمال کروا کر اس کی تجرباتی توثیق کر دی۔ ان کے نزدیک آج کا مسلمان، بالخصوص مسلم نوجوان نسل اسلام کی تعلیمات کے حوالے سے ذہناً ، عملاً اور قلباً عدم اطمینان اور تذبذب کا شکار ہے اس لیے اس کو تینوں پہلوؤں سے اسلام کی حقانیت کا یقین دلانا ضروری ہے اور ان تینوں پہلوؤں سے اسلام کی نمائندگی وقت کی پیکار ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ پاکستان نے امسال بھی اپنے قائد شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو منفرد اور دلچسپ انداز میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک پینل ڈسکشن

بعنوان: شیخ الاسلام سیریز: نظریہ اور اسلوبِ دعوت و فکر

کا اہتمام کیا جس میں معاشروں میں تحریکیں کیوں جنم لیتی ہیں۔ شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کون ہیں؟ امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے قیادت کی کیا خصوصیات ہونی چاہیے ؟

تحریک منہاج القرآن کی رفاقت سے کیا مراد ہے؟ نوجوان نسل کی منہاج القرآن سے وابستگی کیوں ضروری ہے؟ جیسے اہم موضوعات کو شامل بحث کیا گیا ہے۔

مذکورہ پینل ڈسکشن کے 5 سیشنز کو قارئین کے لیے پیش کیا جارہا ہے:

سیشن: 1 ہوسٹ: عائشہ مبشر

عنوان: تحریک منہاج القرآن کا فکر و نظریہ

مہمان: بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان (نائب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل)

ڈاکٹر فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

عائشہ مبشر: تحریکیں کیوں جنم لیتی ہیں؟

بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان: تحریک ''تحرک'' سے ہے۔ تحرک اور جمود کو جو چیز توڑتی ہے وہ

اس پیرائے میں آتی ہے کہ جو آگے کی طرف بڑھنے کا ایک اشارہ ہے۔ کسی جگہ پہ آپ کو محسوس ہو کہ جمود آگیا ہے چیزیں رک گئی ہیں، گلنا سڑنا شروع ہوگئی ہیں اور خاص طور پر جب معاشرے اپنی سمت کھو دیتے ہیں تو اس صورت میں ایک فکر جنم لیتی ہے۔ اس کے اندر ایسے باکردار اور حوصلہ مند لوگ شامل ہوتے ہیں جو قوم اور ملت کا درد رکھتے ہیں۔ وہ اس پر سوچ بچار کرتے ہیں کہ اس جمود سے نکلا کیسے جائے۔ اس جمود سے نکلنے کے لیے تحریک بنائی جاتی ہے اور یوں تحریکیں جنم لیتی ہیں۔ اور ایسا کرنے کے قابل وہ لوگ ہی ہو سکتے ہیں جن کے اندر اچھی سوجھ بوجھ اور علم و بصیرت ہو اور ان کو اللہ تعالیٰ نے خاص مقصد کے لیے پیدا کیا ہوتا ہے۔ ہر انسان کوئی سوچ سوچنے کے بعد اس پر عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔

مثال کے طور پر قائداعظم محمد علی جناح جو ایک اعلیٰ سوچ کے مالک تھے اور اپنی زندگی کو اچھے سے گزار رہے تھے۔ اپنے شعبے میں شہرت رکھتے مگر اللہ تعالیٰ نے ان سے ایک مملکت کا قیام کروانا تھا تو ان کی سوچ اور بصیرت کو اس مقصد کی طرف پھیر دیا۔ یہ جو سوچ کا سفر شروع ہوتا ہے یہاں سے کسی بھی حرکت کا آغاز ہوتا ہے تو انسانی دماغ جب سوچتا ہے اور اس سوچ سے تھوڑا آگے بڑھتا ہے تو فقط اپنی ذات کے لیے سوچ رہا ہے اور جیسے ہی وہ اپنی ذات سے نکل کر دوسروں کے لیے سوچتا ہے تو بنیادی طور پر کسی بھی تحریک کا ابتدائی مرحلہ یہاں سے جنم لیتا ہے۔

ڈاکٹر فرح ناز: تحریک کے معنی حرکت کے ہیں۔ یہ بات سمجھنی ضروری ہے کہ کسی تحریک کی اہمیت کیوں ہوتی ہے؟ اس کی ابتدا کیوں ہوتی ہے؟ انسانی دماغ سوچنے کی ایک مشین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی جو تخلیق کی ہے اس کی فطرت اور اس کے دماغ کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ انسان ہر وقت سوچتا رہتا ہے۔ اسی طرح انسانی فطرت ہمیشہ سے کوشش اور محنت میں مصروف ہے۔ انسانی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں تو انسان ہمیشہ بہتر سے بہتری کی تلاش میں ہے۔ یہ اس کی کاوش اپنی بقا کے لیے بھی ہو سکتی ہے، اپنی بھوک مٹانے کے لیے بھی ہو سکتی ہے، یہ علم کے حصول کے لیے ہو سکتی ہے۔ یہ انسان کی اپنے کردار کی تعمیر کے لیے بھی ہو سکتی ہے۔ محنت اور ہر وقت سوچنے کا ماڈل انسان کو بنایا۔

عائشہ مبشر: تحریک پاکستان اور تحریک منہاج القرآن کا تسلسل کیا ہے؟

بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان: اگر ہم نظر دوڑائیں ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے والد ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ نے تحریک پاکستان کے اندر بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ وہ قائداعظمؒ سے ملے اور ان کے ساتھ کام بھی کیا۔ ڈاکٹر فرید الدین نے جو کاوشیں پاکستان کی بنیاد بنانے میں کیں تو جب وطن پر زوال آیا اور قوم و امت زبوں حالی کا شکار ہوئی تو ان کے فرزند نے قوم کو جھنجھوڑنے اور جگانے کے لیے ایک بہترین لیڈر کا کردار ادا کرتے ہوئے ایک تحریک کی بنیاد رکھی جس کے مقاصد یہ تھے کہ ایک عام آدمی کو اپنی ہستی

سے روشناس کروایا جائے اور اس کا مقصد حیات اسے یاد کروایا جائے اور ان کی زندگیوں کو ایسے خطوط پر استوار کیا جائے جس میں وہ اپنی اور قوم وامت کی فلاح کی طرف گامزن ہوں۔

ڈاکٹر فرح ناز: تحریک منہاج القرآن کا بہت گہرا تعلق ہے تحریک پاکستان کے ساتھ کیونکہ تحریک پاکستان ایک خاص نظریئے کی بنیاد پر قائم کی گئی اور اس نظریہ اور مقصد میں ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کا اہم کردار ہے جس کو تسلیم بھی کیا جارہا ہے تو ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے جب یہ دیکھا کہ ایک ایسا خطہ جو ایک خاص مقصد کے لیے حاصل کیا گیا ہے۔ جس کا قانون اللہ کی حاکمیت کے مطابق بنایا گیا ہے۔ جب انھوں نے اپنی آنکھوں سے اس خطہ میں جو ایک مقصد کے لیے حاصل کیا گیا تھا۔ اس کا نفاذ ہوتے ہوئے نہ پایا اور جو قوانین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کے مطابق بنائے گئے ان کے نافذ العمل نہ ہونے کی تکلیف ہی منہاج القرآن کے آغاز کا باعث بنی تو اس صورت میں تحریک منہاج القرآن تحریک پاکستان کی ایک کڑی ہے۔

عائشہ مبشر: تحریک منہاج القرآن کیا ہے؟ اور اس کو قائم کرنے کے پیچھے کون سے محرکات شامل ہیں؟

ڈاکٹر فرح ناز: آپ کے سوال کے بنیادی طور پر دو حصے ہیں۔ پہلا سوال کہ منہاج القرآن کیا ہے؟ اور دوسرا تحریک منہاج القرآن کے محرکات کیا ہیں۔ پہلا سوال تحریک منہاج القرآن کیا

ہے اس کے تین اصول ہیں۔ پہلا اصول نہ تو مذہبی فقہ ہے اور نہ ہی کوئی گروہ ہے نہ ہی کوئی پیشہ ہے اور نہ ہی کوئی سیاسی، حمایتی یا کوئی عمومی جماعت ہے۔ دوسرا اصول منہاج القرآن کی فکر اور نظریہ کسی خاص خطے یا جغرافیائی علاقے کے لیے نہیں ہے اور نہ ہی کسی خاص رنگ و نسل کے لیے ہے بلکہ منہاج القرآن کی فکر ایک عالمگیر فکر ہے۔ تیسرا اصول منہاج القرآن کی سمت اور گول بالکل واضح ہے یہ نہ تو فلاحی کام ہے اور نہ ہی تصنیفی کام ہے۔ محض تحقیقی بھی نہیں ہے اور نہ ہی سماجی ہے۔

بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان: میری نظر میں تحریک منہاج القرآن ایک نظریاتی، فکری اور فلاحی آرگنائزیشن ہے جس کے اندر بلا تفریق ہر دین و مذہب کے لوگوں کے لیے فلاح ہے اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے راستہ نجات ہے اور آخرت کی تیاری کا ذریعہ ہے۔ اگر کوئی اس تحریک سے مستفید ہونا چاہے تو یہ زندگی کے ہر مرحلے میں معاون ثابت ہوگی۔ نیز ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی تصانیف بھی زندگی کے ہر مرحلے میں مسائل کا حل پیش کرتی نظر آتی ہیں۔

ڈاکٹر فرح ناز: لغت کے اعتبار سے منہاج القرآن کا معنی ہے قرآن کا راستہ تحریک منہاج القرآن کی بنیاد شیخ الاسلام نے 17 اکتوبر 1980ء میں قرآن مجید کے اس انقلابی نظریہ پر رکھی جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہے اور انسانیت کو عروجِ کمال تک پہنچانے کا واضح راستہ ہے۔ منہاج القرآن کی تعریف منہاج القرآن قرآن مجید کا دیا گیا وہ راستہ ہے جس میں زادِ راہِ عشق رسول ﷺ ہے اور اس کی منزل رضائے الٰہی اور اخروی فلاح ہے اور اس کا ذریعہ افراد کی اور انسانوں کی سیرت سازی ہے۔ یہ تمام مسلمانوں کے لیے ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں قرآن مجید کے دیئے گئے اصولوں کے مطابق پروگرام اور منصوبہ جات تیار کیے جاتے ہیں اور زندگی کے ہر شعبے میں دین کو اپنا معیار بنانے کی فہرست تیار کی جاتی ہے

مصطفوی معاشرے کی تشکیل، قرآن وسُنت کی تعلیمات کا فروغ، ملی وحدت کا استحکام، اخوت و رواداری کی مصطفوی فکر کا احیاء، تعلیم وتربیت، اتفاق واتحاد اور قومی یکجہتی جیسے عظیم مقاصد تحریک منہاج القرآن کی دعوتی مساعی میں سرفہرست موضوعات ہیں۔ میں نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ کہوں گا کہ تحریک کے مذکورہ مقاصد و اہداف کے حصول کے لئے منہاج القرآن ویمن لیگ کی بہنیں اور بیٹیاں شاندار اور مثالی خدمات انجام دے رہی ہیں، شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے ویمن امپاورمنٹ اور حقوقِ نسواں کے باب میں جس قرآنی فکر کا پرچار کیا ہماری ویمن لیگ کی بہنیں اُس پر صدق دل سے عمل پیرا اور اطاعتِ امیر کا عملی پرتو ہیں۔ میں منہاج القرآن ویمن لیگ، اس کے ذیلی ڈیپارٹمنٹس اور جملہ تنظیمات کو شیخ الاسلام کی 74 ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد دیتا ہوں۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری

چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل

منہاج القرآن ویمن لیگ اس پُرفتن دور میں مصطفوی تعلیمات وفکر کے فروغ کیلئے رول ماڈل ہے۔ ویمن لیگ کی بہنیں اور بیٹیاں قرآنی فلسفۂ استقامت اور جُہدِ مسلسل کا پرتو ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری
صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل

اِس پُرفتن دور میں کسی کی جان، مال، ناموس محفوظ نہیں ہے، اس دور میں بھی منہاج القرآن ویمن لیگ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تعلیم و تربیت کے مطابق رجوع الی القرآن، رجوع الی الرسول ﷺ کا پرچم ہاتھ میں تھامے پاکستان بھر میں شہر شہر، گاؤں گاؤں سفر اختیار کر رہی ہیں اور شعور و آگہی کے فروغ کے لئے سخت محنت کر رہی ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ تحریک منہاج القرآن کا ایک موثر دعوتی فورم اور شیخ الاسلام کی قابلِ فخر بیٹیاں ہیں۔ میں انہیں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی 74 ویں سالگرہ پر مبارکباد دیتا ہوں، اللہ رب العزت ہماری ان بیٹیوں اور بہنوں کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

اسلام خدمتِ خلق، احترام انسانیت، جذبہ ایثار، امانت و دیانت، انسانی مساوات اور عدل و انصاف کے ساتھ ساتھ صلہ رحمی، عفو و درگزر، صبر و استقامت اور برداشت و رواداری کی اعلیٰ انسانی اقدار کے ذریعے پھیلا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں مذکورہ بالا اخلاقی اصول اپنی اصل شکل وصورت کے ساتھ نافذ العمل تھے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل، برداشت اور رواداری جیسے اوصاف خواہشات کے تابع گرد آلود ہوتے چلے گئے، رواں صدی میں شیخ الاسلام کی علمی تحقیقی مساعی اور نعلین پاک کے تصدق سے اسلام کے مذکورہ بالا زریں اصولوں کا احیاء ہوا ہے، اس خدمتِ دین اور مصطفوی تعلیمات کے فروغ میں منہاج القرآن ویمن لیگ ہراول دستہ ہے۔ میں 74 ویں سالگرہ کے موقع پر شیخ الاسلام کی صحت وتندرستی اور لمبی عمر کے لئے دعا گو ہوں اور ویمن لیگ کو فکرِ شیخ کے فروغ کیلئے محنت کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔

بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان
نائب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل

خواتین کو تعلیم و تربیت کے قومی دھارے کا حصہ بنائے بغیر کوئی ملک اور معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا، شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کو اس بات کا کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے شاندار تعلیمی ادارے قائم کئے جہاں سے ہزارہا خواتین زیورِ علم سے آراستہ ہو کر عملی زندگی میں ملک و ملت کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہی ہیں۔ شیخ الاسلام کے ''ویمن امپاورمنٹ بذریعہ تعلیم'' کے خواب کو منہاج القرآن ویمن لیگ نے عملی تعبیر دی ہے۔ ویمن لیگ کے ذیلی ڈیپارٹمنٹس ''وائس''، ''ایگرز''، ''الہدایہ''، ''دختران اسلام''، ''ایم ایس ایم سسٹرز'' اور دیگر تنظیمی و دعوتی فورمز مصطفوی معاشرہ کی تشکیل و تعمیر کے حوالے سے فکرِ شیخ کے تحت قابل فخر کردار ادا کر رہے ہیں۔ میں شیخ الاسلام کی 74 ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔

خرم نواز گنڈاپور

ناظم اعلیٰ منہاج القرآن انٹرنیشنل

تحریک منہاج القرآن کی اندرون و بیرون ملک جملہ تنظیمات و کارکنان، وابستگان اور محبان، شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی 74 ویں سالگرہ کے موقع پر اُنہیں تہنیتی پیغامات ارسال کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کی صحت و تندرستی کیلئے دعاؤں کے تحفے بھجوا رہے ہیں۔ بلاشبہ فی زمانہ شیخ الاسلام کی صورت میں اللہ رب العزت نے ایک ایسی نابغہ روزگار ہستی عطا کی ہے جو قرآن و سُنت کی تعلیمات کی روشنی میں نوجوان خواتین و حضرات، طلبا و طالبات اور ہر طبقہ عمر کے افراد کے دلوں میں عشقِ مصطفی ﷺ کی شمعیں روشن کر رہی ہے۔ تجدید احیائے دین اور اخلاق و کردار سازی کی اس عالمگیر مہم میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی جدوجہد ہر اعتبار سے مثالی اور قابلِ تقلید ہے۔ میں شیخ الاسلام کی 74 ویں سالگرہ کے موقع پر اپنی بہنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ شیخ الاسلام کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رہے۔

شیخ حماد مصطفی المدنی القادری

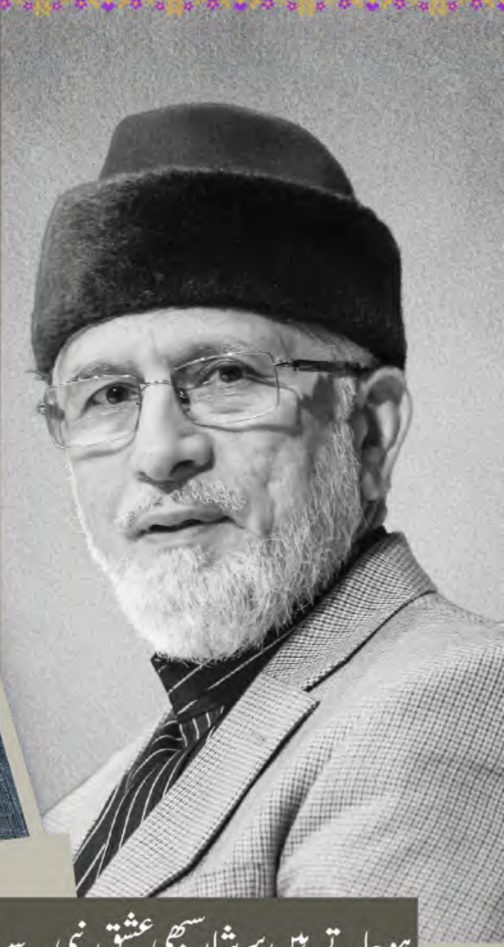

74 ویں سالگرہ مبارک

ہو جاتے ہیں سرشار سبھی عشق نبی سے — جب دیتا ہے وجدان کا جرعہ مرا قائد
بھٹکی ہوئی ملت کو یہ منزل کا نشاں دے — ہے رشد و ہدایت میں یگانہ مرا قائد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری انسانی تاریخ میں افقِ عالم پر اسلام کا معتبر حوالہ ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیمات اور اسلام کے پرامن چہرے کو اقوامِ عالم کے سامنے لائے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ اینڈ منہاج سسٹرز یورپ

یاد رکھئے کہ اسلام تنہا زندگی گزارنے کا درس نہیں دیتا بلکہ اسلام Socialization کے تصور پر کھڑا ہے اور اسلام کے اسی تصور کو بنیاد بناتے ہوئے تحریک منہاج القرآن نے پوری دنیا میں اسلام کو پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ منہاج القرآن کی منزل غلبہ دین حق ہے۔

سیشن: 2 ہوسٹ: عائشہ مبشر

عنوان: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کون ہیں؟

مہمانانِ قدر: محترم خرم نواز گنڈاپور (ناظم اعلیٰ منہاج القرآن انٹرنیشنل)

محترمہ ڈاکٹر فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

عائشہ مبشر: کسی بھی تحریک کے لیڈر / رہنما کے ذاتی اوصاف کیا ہو سکتے ہیں؟

خرم نواز گنڈاپور: مسلم امہ کے لیڈر کے بنیادی اوصاف کی عکاسی علامہ اقبال کا یہ شعر کرتا ہے:

نگاہ بلند، سخن دلنواز جاں پر سوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لیے

یہاں نگاہ کی بلندی سے مراد ایک لیڈر کی صفت بصیرت ہے یعنی وہ قوم کی حالت دیکھ کر اس کی منزل کا تعین کرتا ہے اور غور کریں تو یہی صفت قائد محترم کی زندگی میں نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ نے اوائل عمری میں ہی ایک مکمل ضابطہ حیات اور ایک منزل کا تعین کر کے اس کے راستے کا خاکہ دے دیا۔ سخن دلنواز ہونا اہم صفت ہے اور اگر دیکھا جائے حضور سیدی شیخ الاسلام نے تحریک شروع کرنے سے قبل ہی اپنے سخن دلنواز سے تمام لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا اور وہ ایک پورا دور تھا جب اتفاق مسجد میں محض آپ کو سننے کے لیے دور دراز سے لوگ آتے تھے۔ جاں پر سوز کے تین درجات ہیں:

۱۔ایک رہنما دردِامت رکھتا ہو۔ ۲۔ایک رہنما اپنے کارکنان کا درد رکھتا ہو۔

۳۔اپنی اولاد کا درد رکھتا ہو۔

دیکھا جائے تو اولاد کا درد ہر ایک کے سینہ میں ہے لیکن میں جو سمجھتا ہوں کہ درد وہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو نہ صرف اس قابل بنائیں کہ وہ اپنے پاؤں پہ کھڑا ہو سکیں بلکہ اس قابل بھی بنائیں کہ وہ ایک اچھے شہری بھی ہوں اور بہترین مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے اندر بصیرت بھی پیدا کی جائے۔ اگر ایک میر کارواں کے لیے یہ اوصاف ہوں تو تب ہی وہ اپنی تحریک کے لیے میر کارواں بن سکتا ہے۔

ڈاکٹر فرح ناز: لیڈر بنیادی طور پر ایک کرشماتی فرد ہوتا ہے اور اس کی کرشمہ سازی یہ ہے کہ وہ اپنی فکر، سوچ اور درد کو بیان کرنے کی صلاحیت اور بہت سارے لوگوں کو ایک مقصد کے لیے متحرک رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ میری نظر میں ایک لیڈر میں دو خوبیاں بہت اہم ہیں۔ ۱۔ تخلیقی صلاحیت

۲۔ نظم وضبط

جس لیڈر میں یہ دو خوبیاں پائی جائیں وہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ Creativity کا لفظ جب ہم بچوں کے لیے استعمال کرتے ہیں تو اس کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے لیکن جب ہم ایک لیڈر کو Creative کہہ رہے ہوتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ لیڈر بند راستوں کو کھولنے کی کنجی کا مالک ہو۔ اگر اس کے راستے میں کوئی بند راستہ آجائے تو وہ رکنے کی بجائے اپنے قافلہ کو ساتھ لے کر چلنے اور بند راستے کو کھولنے کا ملکہ رکھتا ہو۔ خود بھی متحرک رہے، منزل اس کے سامنے واضح ہو اور راستے میں آنے والے مسائل اور چیلنجز کا حل جانتا ہو اور ان سے نبرد آزما ہونے کی حکمت بھی جانتا ہو اور ساتھ چلنے والے قافلے کو اسی یقین کے ساتھ متحرک اور مجتمع رکھے۔

بہت سے لوگ تخلیقی صلاحیت کے مالک تو ہوتے ہیں مگر وہ کچھ حاصل نہیں کر پاتے اگر آپ کی شخصیت میں Creativity کے ساتھ نظم وضبط ہو تو وہ کبھی بھی منزل پر پہنچنے میں اور کوشش کے بعد نتیجہ خیزی میں ناکام نہیں ہو سکتا۔

عائشہ مبشر: امت مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ کے لیے ایک قیادت کی خصوصیات کیا ہونی چاہئیں؟

خرم نواز گنڈاپور: اگر نشاۃِ ثانیہ کے حوالے سے دیکھا جائے تو یہ ایک مسلمان رہنما کے ساتھ خاص ہو جاتی ہیں کہ ایک مسلمان رہنما میں اس کی بنیادی خصوصیات کے علاوہ کون سی خصوصیات ہونی چاہیے۔

سب سے پہلے جو فکر اور سوچ دوسروں میں منتقل کرنی ہے اس پر خود عمل کرنا ضروری ہے۔ حضور ﷺ قبل از نبوت بھی اپنی امانتداری اور صداقت جیسی صفات میں کامل ترین تھے کہ

کفار مکہ کوئی سوال نہ کر سکتے تھے۔ اس لحاظ سے ایک قائد کے لیے ایک اچھے اور باعمل مسلمان کی خوبیاں ہونا ضروری ہیں۔ اس کے بعد اسلام کی مکمل تاریخ کا علم ہونا اور اس میں پیش آنے والے معاملات مدو جزر کے ساتھ معلوم ہوں اور اس میں آنے والی کامیابی اور ناکامی کی کیا وجوہات تھیں؟ اگر یہ ایک قائد کو معلوم ہوں تو وہ لامحالہ اپنے قافلہ کو ماضی کے حالات کے مطابق لے کر چل سکتا ہے۔ دوسری چیز علم ہے جب تک امت مسلمہ کے قائد کو اسلامی علم پر عبور حاصل نہیں ہو گا تو وہ ملت اسلامیہ کو لیڈ کرنے کے قابل نہیں ہو گا۔ تیسری چیز کردار کی پختگی ہے۔ ان کی پوری زندگی شفاف کتاب کی طرح ہونی چاہیے۔

ڈاکٹر فرح ناز: بنیادی طور پر نشاۃ ثانیہ کی اصطلاح اس وقت استعمال کی جاسکتی ہے جب کوئی چیز مٹ چکی ہو اور نشاۃ ثانیہ کے لیے ایک لیڈر دین کا علم اور اس کا استعمال اور حالات کے تقاضوں کو جانتا ہو اور دور حاضر کے جدید تقاضوں کے مطابق دین کو ڈھالنے والا ہو یعنی وہ لیڈر تجدیدی صلاحیتوں کا مالک ہو اور دین کا انطباق دنیا کے ساتھ کرنے کے قابل ہو تو ہم نشاۃ ثانیہ کی امید رکھ سکتے ہیں۔

عائشہ مبشر: آپ کی نظر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی انتظامی وسیاسی شخصیت کیسی ہے؟

خرم نواز گنڈاپور: تحریک منہاج القرآن کے اوائل دور میں شیخ الاسلام نے سارے انتظامات و معاملات خود سنبھالے یہاں تک کہ تحریک منہاج القرآن کا آئین آپ نے اپنے ہاتھ سے خود تحریر کیا لیکن آہستہ آہستہ تحریک کے مختلف فارمز بننے کے ساتھ ساتھ آپ نے انتظامی معاملات متعلقہ افراد کے سپرد کر دیے یہ فارمز مثلاً ویمن لیگ، منہاج یوتھ لیگ وغیرہ اپنے فارم کا انتظام خود سنبھالے ہوئے ہیں۔ اور یہ ٹیمز آپ کی سرپرستی اور مشاورت سے چلتی ہیں۔

سیاسی پہلو آپ کی شخصیت کا یہ ہے کہ آپ کسی ایک مسلک کے حق میں نہیں شروع سے آپ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اس کے علاوہ پاکستان کے لیے آپ کی فکر، سوچ جو بھی ہے وہ قومی پسندیدگی

(National Interest) پر مبنی ہے۔ آپ کا 35 صوبوں کا وژن یہ ہے کہ لوگ بآسانی اپنے متعلقہ اداروں سے رابطہ کر سکیں گے اور آپ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو ایسا ہونا چاہیے جو کہ امت مسلمہ کا لیڈر بننے کے قابل ہو جائے۔ یہ وژن آپ کی انتظامی و سیاسی بصیرت کا عکاس ہے۔

عائشہ مبشر: شیخ الاسلام کی شخصیت کا تحقیقی پہلو کیا ہے؟

ڈاکٹر فرح ناز: شیخ الاسلام امت مسلمہ کی امید ہیں اور نظریہ تبدیلی نظام پاکستان کے بانی ہیں۔ آپ نے تحقیق کی نت نئی جہتیں متعارف کروائیں۔ آپ امت کی علمی و تاریخی وراثت کے درہِ سنام ہیں۔ آپ نے ایک کمزور قدم کے اندر طاقت پیدا کی اور بے سمت امت کو عظیم اور بلند نصب العین عطا کیا ہے۔

آپ کے سیاسی نقطہ نظر کی بنیاد بے لوث خدمت ہے، مفاد پرستی والی سیاست نہیں ہے اور دوسرا اہم عنصر ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ہے۔ آپ کا پورا تصور انقلاب کا بنیادی نقطہ اجتماعی نظام عدل سیاست پر ہے۔ آپ کے نزدیک شخصی پہلوؤں میں نمایاں صادق اور امین ہیں۔ آپ ہی کی وہ شخصیت ہے جس نے پاکستان میں ان دو پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے اور زیرِ بحث لائے۔

عائشہ مبشر: شیخ الاسلام کی عائلی زندگی کیسی ہے؟ اور معاشرے کو کیا معیار دیتی ہے؟

ڈاکٹر فرح ناز: ایسی عظیم ہستیوں کا پیدا ہونا اور پروان چڑھنا تقدیر کا فیصلہ بھی ہوتا ہے اور انسان کی تدبیر بھی ہے۔ شیخ الاسلام کی عائلی زندگی ایک بہت بڑا معیار دیتی ہے۔ آپ کی حیات کا جائزہ لیں تو آپ ایک شوہر، ایک بھائی، ایک باپ، ایک سسر، ایک دادا کی حیثیت سے اپنے حقوق و فرائض کو نہایت ہی احسن اور عمدہ طریقے سے نبھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ کی زندگی میں نہایت اہم عنصر قربانی کا ہے۔ خواہ وہ مشن کے لیے یا زندگی کے کسی دوسرے پہلو میں دوسری اہم چیز ان کے خاندان میں ایک دوسرے کی عزت کرنا بہت ہی خوبصورت عنصر ہے اور اسی طرح مشاورت ہے۔

عائشہ مبشر: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا اپنے کارکنان کے ساتھ جو تعلق ہے اسے آپ کیسا دیکھتے ہے؟

خرم نواز گنڈاپور: کسی بھی تحریک کے اوائل دور میں لیڈر کا اپنے کارکنان کے ساتھ بہت ملنا جلنا ہوتا ہے لیکن آہستہ آہستہ مصروفیات میں ضم ہو جاتا ہے۔ لیڈر شپ کا کمال ہوتا ہے کہ آپ کا رابطہ اپنے کارکنان سے نہ ٹوٹے۔ شیخ الاسلام کی زندگی میں کارکنان سے ملنا جلنا ابھی تک قائم ہے جبکہ تحریک منہاج القرآن باکمال عروج پر ہے۔

آپ کا شہداء انقلاب کے خاندانوں سے ملنا گاہے بگاہے دیکھا جا سکتا ہے۔ کسی کی بھی علالت یا وفات پر حتی الوسع آپ خود ان سے گفتگو فرماتے ہیں۔ یہ سیدی شیخ الاسلام کی یادداشت اور توجہ کا کمال ہے کہ آپ کے تحریک کے وسیع معاملات، اسفار اور کتابت و خطابت کے دوران بھی آپ اپنے کارکنان کو ہمیشہ یاد رکھے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر فرح ناز: آپ کا اپنے کارکن کے ساتھ تعلق محبت اور اعتماد والا ہے اور یہ محبت و اعتماد ان کے تعلق کی خصوصیات ہیں۔ آپ کے قلم کے اپنے شاہکار ہیں، آپ کے تکلم کی اپنی داستان ہے اور آپ کے مضمون میں ایک نئی دنیا ہے پھر بھی آپ کی کارکنان کے لیے محبت، آپ کا وقت نکالنا اور خصوصاً بیٹیوں کے ساتھ آپ کی محبت و شفقت کا پہلو حضور ﷺ کی سیرت کا عکس دکھاتا ہے۔ آپ کے ہر تعلق میں نظم ہے۔ بے تکلفی ہے بے لحاظی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ایک قائد ہوتے ہوئے آپ فکر مندی اور خصوصی توجہ کے ساتھ بچیوں کی تربیت اور ازدواجی زندگی کے تعلق کو بہتر بنانے کی کاوش کا فریضہ بھی ایک باپ کی طرح نبھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

سیشن: 3 ہوسٹ: عائشہ مبشر

عنوان: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کون ہیں؟

مہمانان: خرم نواز گنڈا پور (ناظم اعلیٰ منہاج القرآن انٹرنیشنل)، ڈاکٹر فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

عائشہ مبشر: شیخ الاسلام کی زندگی کا سماجی پہلو پر ہمیں کچھ بتائیں؟

خرم نواز گنڈا پور: ہمارے آج کے دور میں بد قسمتی سے سماج اور اخلاقیات کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور کیا جا چکا ہے، تعلیمی اداروں میں اخلاقیات کی کوئی ایک کتاب موجود نہیں، والدین اپنے بچوں کو

اخلاقیات نہیں سکھاتے مگر شیخ الاسلام کی شخصیت کا امتیاز یہ ہے کہ آپ نے اخلاقیات میں سے سب سے پہلے طرز تکلم پر زور دیا۔ یہ صرف آپ کے خاندان میں یا آپ کی اپنی زندگی میں نہیں تھا بلکہ آپ کارکنان کو بھی اچھی گفتگو کی تلقین فرماتے ہیں۔ منہاج القرآن کے افراد جب بھی کسی محفل میں بیٹھے ہوں گے تو ان کا انداز گفتگو سب سے مختلف ہوگا اور یہی شیخ الاسلام کی چھاپ ہے جو انھوں نے اپنے کارکنان اور خصوصاً طلبہ و طالبات خواہ وہ شریعہ کالج آف سائنسز ہو یا منہاج کالج برائے خواتین ہو سب میں پائی جاتی ہے۔

سماجی ذمہ داریوں کے بارے آپ نے آگہی دی کہ بطور انسان اور بطور مسلمان آپ اپنے اور اپنے خاندان کے ذمہ دار ہی نہیں بلکہ اپنی پوری Society کے ذمہ دار ہیں۔ تحریک منہاج القرآن کی جب بھی آپ بات کرتے ہیں تو فقط ایک مذہب، ایک تحریک یا ایک مسلک کی نہیں بلکہ پوری انسانیت اور امت مسلمہ کے سماج کی بات کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام Inter faith dialogue کے بانیان میں سے ہیں۔ آپ ہمیشہ پوری دنیا کو امن کے ساتھ اور یکجہتی کی زندگی گزارنے کا پیغام سناتے ہیں۔ ہم وہ پہلا وفاق ہوں گے جو اخلاقیات کو اپنے تعلیمی نصاب میں شامل کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر فرح ناز: کسی بھی شخصیت کا اللہ کے ہاں مقرب ہونا اس کی سماجی زندگی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ جتنی بڑی شخصیات کو دیکھا اور پڑھا جائے تو دیکھنے میں آتا ہے کہ جیسے جیسے وہ درجہ بدرجہ ترقی حاصل کرتے ہیں ان کی سماجی زندگی اتنی ہی محدود ہوتی چلی جاتی ہے لیکن شیخ الاسلام کی شخصیت کو دیکھا جائے تو آپ کی پوری زندگی سماج پر بھی چھائی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور پوری سماجی زندگی کے اصول بھی دیتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ایک قول اس ضمن میں بہت اہم ہے آپؓ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو اپنے دین کے لیے دنیا کو چھوڑ دے۔

شیخ الاسلام کی سماجی زندگی کے چند ایک پہلو یہ ہیں کہ: آپ فرماتے ہیں کہ گناہ سے نفرت کرو، گناہگار سے نہیں۔ آپ کو ان کی محفل اور حلقہ میں ہر طرح کے لوگ ملیں گے۔ اس کے علاوہ در گزر،

محبت، شفقت، آپ کی زندگی ایک سمندر کی مانند ہے اور ہر کوئی اس سے مستفید ہو رہا ہے۔ آپ کی سماجی زندگی اخلاقیات پر بنیاد رکھے ہوئے ہے۔

عائشہ مبشر: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زندگی کا روحانی پہلو کیسا ہے؟

ڈاکٹر فرح ناز: انسان کی زندگی میں روحانی پہلو بہت نمایاں کردار ادا کرتا ہے اور دین سے جوڑتا ہے۔ جیسا کہ اگر دیکھا جائے تو امام غزالیؒ نے دین کی تعبیر میں روح کو بنیادی موضوع بنایا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اس کی سیاسی تعبیر کی۔ شیخ الاسلام کو اس اعتبار سے دیکھیں تو آپ نے دین کی روحانی تعبیر بھی کی اور سیاسی تعبیر بھی کی۔ آپ کے روحانی نظریہ میں انسانی جسم یا شخصیت کا مرکزی مقام اس کی روح ہے اور اس تعبیر میں آپ نے قلب کو بنیادی موضوع بنایا۔ آپ نے قلبی اصلاح، نیت کی اصلاح پر خاص توجہ دلائی۔ قلب کی تربیت میں آپ نے محبت و اخلاص کا فلسفہ اپنایا۔

عائشہ مبشر: شیخ الاسلام کی علمی و تحقیقی کاوشوں کی نوعیت کیا ہے؟

ڈاکٹر فرح ناز: کسی بھی شخصیت کی دین کے لیے کاوشوں کو دیکھنا ہو تو اس کی علمی و تجدیدی کاوشیں اس کی عکاسی کرتی ہیں۔ شیخ الاسلام کے تحقیقی کام کا خاصہ یہ ہے کہ آپ نے دین کل اور شریعت محمدی ﷺ کو آسان کر کے لوگوں تک پہنچایا۔ آپ نے تجدید دین کو دور حاضر کے مسائل کے ساتھ منطبق کر کے پیش کیا۔ آپ کے بارے میں اگر کہا جائے کہ آپ مجمع البحور ہیں تو یہ غلط نہ ہو گا۔ آپ نے علم کی روایت قائم کرنے کے ساتھ ساتھ قاری کو علم کی اصل سے بھی جوڑ دیا ہے۔ آپ کی تحقیق میں موضوع کی ترجیح دور حاضر کے فتنہ کے مطابق ہوتی ہے اور باطل عقائد کا قلع قمع پختہ دلائل سے کرتے ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں قدیم اور جدید دونوں روایات کا ایک حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔

عائشہ مبشر: ایک فرد سے تحریک اور اُس تحریک سے ہمہ جہت عالمگیر تحریک کیسے بن سکتی ہے؟

خرم نواز گنڈاپور: جو لوگ تاریخ رقم کرتے ہیں یا تاریخ میں یاد رکھے جاتے ہیں وہ اپنے اندر اتنا کچھ لیے ہوئے ہوتے ہیں کہ جو ان کے اندر سما نہیں سکتا اور پھر باہر لوگوں تک اچھل اچھل کر آجاتا ہے۔ اب یہ اثر شر بھی ہو سکتا ہے یا خیر بھی یہ اپنے نصیب اور اپنی سوچ کی بات ہے۔ لیکن جب آپ کسی خیر کے کام کے لیے سرگرداں ہوتے ہیں تو اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے اور وہ دوسروں تک پھیلتا ہے۔ اسی طرح قائد محترم نے ایک کمرہ سے یہ تحریک شروع کی اور پھر یہ ایک عالمگیر تحریک بن گئی جو لوگ اپنے

مشن کے لیے اور لوگ تیار نہیں کرتے ان کی بنائی گئی تحریکیں فرد کے ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹر فرح ناز: جو تحریک دور حاضر کے مسائل وابحاث کو مد نظر رکھے ہوئے ہوتی ہے وہ اتنی ہی عالمگیر ہوتی چلی جاتی ہے۔ جو تحریک بند راستوں اور انسانی ضروریات کوAddress کرے گی وہ اتنی ہی ہمہ جہت ہو گی۔ اگر دینی تحریک کے حوالے سے دیکھا جائے تو جو تحریک دنیا میں دین کو فائدہ مند، نفع بخش ثابت کرے گی وہ قیامت تک چلتی رہے گی۔ شیخ الاسلام وہ شخصیت ہیں کہ جنہیں ان کی اپنی زندگی میں ان کی خدمات کا اعتراف اور آگے بڑھتی ہوئی تحریک ملی ہے۔

عائشہ مبشر: شیخ الاسلام نے تحریک منہاج القرآن کی نسلوں میں منتقلی کا کیا لائحہ عمل دیا ہے؟

خرم نواز گنڈا پور: آپ کے اس بہترین سوال کا جواب یہ ہے کہ اس امر کے دو پہلو ہیں۔ اخلاقی پہلو اور علمی پہلو۔ قائد محترم نے اپنی تحریک کے لیے ایک مشاورتی لیڈر شپ کا نظریہ دیا ہے۔ لوگ اپنی تربیت کا مرکز و محور اپنی اولاد کو بناتے ہیں لیکن شیخ الاسلام نے جہاں منہاجینز کی شکل میں ایک کثیر التعداد کی ٹریننگ کی بلکہ تمام امت مسلمہ اور اپنی اولاد پر اتنی توجہ دی کہ انہیں اگلی لیڈر شپ کے لیے تیار کیا اور خود اپنی تحریک کی وراثت کے لیے ساری دنیا اور معاشرتی تعلقات سے تھوڑا دور ہو کر دین کی خدمت کے لیے وقف ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر فرح ناز: یہ جو تحریک ہے یہ اگلی کئی نسلوں تک شیخ الاسلام کی فکر کو لیڈ کرے گی۔ وہ فکر جس میں بھی پائی جائے گی خواہ وہ آپ کے بیٹے ہوں یا کوئی رفیق کار، وہ اسے آگے لیڈ کر سکے گا۔ آپکی مستقبل کی لیڈر شپ کو خاص Macanism اور چند اصولوں کی بنیاد پر پرکھا جائے گا۔ اصولوں میں تین چیزیں واضح ہیں دینی وعصری تعلیم، اخلاقی وجود اور روحانی تربیت۔ اس کے علاوہ قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کسی بھی تحریک کی لیڈر شپ کی سطحیں اور صلاحیتوں پر ایک آئین لکھ کر اپنے کارکنان اور مستقبل میں تحریک کے آنے والے لیڈرز کے ہاتھوں میں تھما دیا ہے۔ جس سے راہنمائی حاصل

کرتے ہوئے آنے والے لیڈرز اور قائدین باآسانی تحریک کو لے کر چل سکتے ہیں۔

سیشن: 4 ہوسٹ: عائشہ مبشر

عنوان: منہاج القرآن کی رفاقت ہی کیوں؟

مہمانان گرامی قدر: عائشہ شبیر (ڈائریکٹر منہاجینز) علامہ رانا محمد ادریس (نائب ناظم اعلیٰ سنٹرل پنجاب)

عائشہ مبشر: رفاقت کیا ہوتی ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے؟

رانا محمد ادریس: رفاقت کا لفظی معنی سنگت اور ساتھ ہے۔ بنیادی طور پر انسان ایک معاشرتی حیوان ہے جو تنہا نہیں رہ سکتا۔ جب اس دنیا میں آئے گا تو کوئی نہ کوئی صحبت اور سنگت اختیار کرے گا اور وہ صحبت اچھی بھی ہو سکتی ہے اور بری بھی اور اچھی سنگت دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنتی ہے۔ اللہ رب العزت چونکہ ہمارا خالق و مالک ہے وہ جانتا ہے کہ ہماری کامیابی کا راز کس میں ہے اور اللہ نے جابجا قرآن میں صحبت اور سنگت کی طرف متوجہ کیا ہے۔" اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔" (النساء: ٦٩) یہاں لفظ رفیق سے رفاقت کا لفظ اخذ کیا گیا ہے رفیق ساتھی اور رفاقت، سنگت ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ نے رفاقت اور سنگت کی طرف متوجہ کیا ہے فرماتا ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اسی طرح پوری سورۃ کہف صحبت اور سنگت کی عکاسی کرتی دکھائی دیتی ہے۔

عائشہ شبیر: اللہ رب العزت نے ہمیں اجتماعیت کے ساتھ پیدا کیا ایک طرف خیر کی صحبت و سنگت رکھی اور دوسری طرف شر کی۔ اس لیے ہمیں کوئی ایک گروہ مخصوص کرنا ہے جس کے

لیے اللہ نے ہمیں خود ایک دعا سکھادی۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اس میں اللہ رب العزت نے رفاقت کے بغیر کامیابی کو ناممکن بنادیا اور ہمارے سامنے صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ لَا عَلَيْهِمْ کہہ کر دو راستے دے دیئے اور پھر شعور کے ذریعے ہمارے لیے صحیح راستے کا انتخاب ممکن بنایا۔

عائشہ مبشر: تحریک منہاج القرآن کی رفاقت کیا ہے؟ اور اس رفاقت کا انتخاب ہی کیوں؟

رانا محمد ادریس: دنیا میں دوسری مختلف تحریکات کی طرح منہاج القرآن بھی نیکی کے کام کرتا ہے لیکن اس کا امتیاز اور خاصہ یہ ہے کہ اس صدی میں جب دین محمدی اور امتِ مصطفی ﷺ زوال کا شکار ہے تو واحد تحریک، تحریک منہاج القرآن ہے جو غلبہ دین کی فکر میں مبتلا ہے اور یہ ایسا کام ہے جو ساری نیکیوں پر حاوی ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ (التوبہ: ۳۳)

"وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس (رسول ﷺ) کو ہر دین (والے) پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو برا لگے۔"

یہ آیت کریمہ بتاتی ہے کہ اللہ کا منشاء یہ ہے کہ اللہ نے جو دین حق عطا کیا اسے باطل قوتوں پر غالب کیا جائے اور اس میں سب سے پہلا کردار حضور ﷺ نے ادا کیا۔ آپ ﷺ نے ہزارہا مصائب و مشکلات کے بعد آخر کار دین حق کو غالب کر کے ہمیں اسوہ عطا فرمادیا۔ اب جب ہم اللہ کی رضا کی خاطر اس کے دین کی سربلندی کے لیے حضور ﷺ کے نقش قدم پر چل کر اس کی اطاعت کو بجالائیں گے تو یہ بہترین عبادت ہے اور کروڑ نفلی عبادتیں بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اور یہ اتنے پر عزم اور پروقار انداز میں رضائے الٰہی کی خاطر کیا جانا فقط تحریک منہاج القرآن سے ہی نظر آتا ہے۔

اور اگر دیکھا جائے تو اس کام کے لیے آپ کو دین کا فہم اور آپ کی زندگی میں دین پر باعمل ہونا بہت ضروری ہے بہت سے غلبہ دین کا نام لینے والے حادثاتی لیڈر بن جاتے ہیں مگر شیخ الاسلام وہ ہستی ہیں جنہیں اللہ نے اس صدی میں پیدا ہی اس لیے کیا ہے کہ دین اور امت پر آنے والے زوال کو ان کے

ذریعے عروج میں بدلا جائے۔ آپ کوئی حادثاتی لیڈر نہیں بلکہ آپ وہ ہستی ہیں جن کی ولادت سے قبل مقام ملتزم پر ان کی ولادت کی دعا کو دین کی سربلندی کے ساتھ خاص کر دیا گیا تھا۔ اللہ نے انہیں خاص مقصد کے تحت پیدا کیا۔ جو لوگ اس تحریک سے وابستہ ہو جاتے ہیں وہ لوگ عظیم مقصد کے ساتھ عظیم رفاقت پاتے ہیں۔

عائشہ مبشر: تحریک منہاج القرآن نوجوان نسل کے لیے کس طرح فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے؟

عائشہ شبیر: اس دور پر فتن میں ہر کوئی نیکی کر سکتا ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ نیکی کا حکم بھی دو اور باطل کو رد بھی کرو، باطل کے خلاف تلوار بھی بنو، تو یہ وہ اہم کام ہے جو تحریک منہاج القرآن کرتی ہے اور دنیا کی کامیابی اور سربلندی کی دوڑ میں نوجوان نسل کو فکر آخرت دینا تحریک منہاج القرآن کے علاوہ کسی دوسری تحریک کا طرہ امتیاز نہیں۔

عائشہ مبشر: تحریک منہاج القراان کی رفاقت کو زرِ تعاون کے ساتھ متصل کیوں کیا گیا ہے؟

رانا محمد ادریس: رفاقت کو زرِ تعاون کے ساتھ متصل کرنے کے کئی پہلو ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ رب العزت فرماتا ہے:" اور نیکی اور پرہیز گاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔" (المائدۃ:۲)

جب ہم زرِ رفاقت دیتے ہیں تو ایک بہت بڑے کام میں ہمارا تعاون ہوتا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً۔ (البقرہ، ۲: ۲۴۵)

" کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے پھر وہ اس کے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا۔"

یہ قرض حسنہ ہے اللہ کے لیے کہ اس کے دین کی سربلندی کے لیے خرچ کیا جائے خواہ وہ وقت ہے، صلاحیت ہے یا علم۔ اور اس قرض حسنہ پر اللہ دوگنا چوگنا عطا کرے گا۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ۔ (البقرہ، ۲: ۲۶۱)

" جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال (اس) دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں (اور پھر) ہر بالی میں سو دانے ہوں (یعنی سات سو گنا اجر پاتے ہیں)۔"

۲۔ دوسرا پہلو جب ہم زرِ تعاون دیتے ہیں تو یہ خود ہی اس شخص پر خرچ ہو جاتا ہے مجلہ منہاج

القرآن یاد ختران اسلام کی شکل میں اور جب کوئی شخص خرچ کرتا ہے تو اس کے اندر سے کنجوسی بھی ختم ہوتی ہے اور وہ سخاوت کی طرف نکل جاتا ہے یوں اس کے کردار کی تشکیل ہوتی ہے۔ یہ پہلو، یا زر رفاقت یا تعاون سیرت النبی ﷺ میں بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ جب بھی غزوہ پر تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو اعلان کرواتے کہ خدا کی راہ میں جو چاہے جتنا چاہے پیش کرے۔

عائشہ مبشر: عہد نامہ رفاقت میں کس طرح دنیاوی واخروی فوائد مجتمع ہیں؟

رانا محمد ادریس: رفاقت فارم پر عہد نامہ ایک قرآنی آیت کی شکل میں لکھا ہوا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (الانعام: ۱۶۲)

"فرما دیجیے کہ بے شک میری نماز اور میرا حج اور قربانی (سمیت سب بندگی) اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔"

یہ اسی طرح ہے جیسا کہ کوئی شخص کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس عہد نامے میں بھی تمام رفیق اللہ اللہ کے ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔

اس رفاقت کے بہت فوائد ہیں: اس میں ہمارے لیے بہت سستا سودا ہے جس کے لیے شیخ الاسلام نے خود فرمایا کہ قبر کی پہلی رات تم سمجھ جاؤ گے کہ یہ رفاقت کیا ہے؟ دنیوی فوائد کے ساتھ اُخروی فوائد بھی ہیں۔ ہمارا عقیدہ اور ایمان اس رفاقت اور صحبت و سنگت نے ہی پر فتن دور میں بچا رکھا ہے۔ بقول شیخ الاسلام اس رفاقت سے ہم حضور غوث اعظمؒ کے مرید بن جاتے ہیں اور حضور غوث پاک نے فرما رکھا ہے کہ جو میرا مرید ہو گا اللہ رب العزت اسے مرنے سے قبل توبہ کی توفیق ضرور دے گا۔

سیشن: 5 **ہوسٹ: عائشہ مبشر**

موضوع: شیخ الاسلام کا نظریہ تربیت

مہمان: ڈاکٹر فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)   علامہ غلام مرتضیٰ علوی (ناظم تربیت)

عائشہ مبشر: نسلِ انسانی اور تاریخ انسانی کی روشنی میں تربیت کی ضرورت اور اہمیت امر ربی ہے اور اللہ رب العزت نے جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کو رکھ کے ان کی تربیت فرمائی اور پھر دنیا میں ان کو بھیج دیا پھر دنیا میں اس تسلسل اور رابطہ کو آپ کس طرح دیکھتی ہیں؟

ڈاکٹر فرح ناز: تربیت انسان کے وجود کے لیے اور اس کائنات کی بقا کے لیے ایک لازمی امر

ہے کہ کسی بھی سطح پر تربیت یافتہ لوگ جب معاشرے میں انٹریکٹ کرتے ہیں وہ گھر کی سطح ہو، وہ قومی سطح ہو، وہ سیاسی سطح ہو وہ دینی سطح ہو کوئی بھی شعبہ ہو کوئی بھی سطح ہو وہ باہم فائدہ پہنچاتے ہیں جبکہ غیر تربیت یافتہ افراد ایک ایسے بادل کی مانند ہوتے ہیں کہ جو جہاں جہاں انٹریکٹ کرتے ہیں وہ وہاں وہاں اپنا منفی اثر چھوڑتے ہیں اور پولیوشن کا باعث بنتے ہیں تربیت یافتہ افراد دنیا میں جہاں جہاں انٹریکٹ کرتے ہیں جہاں پر بھی ان کا وجود پایا جاتا ہے وہ وہاں پر مختلف انداز سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ اس دنیا میں اس کائنات میں تربیت کی ضرورت اور اہمیت کیا ہے؟ تو ہمیں سب سے پہلے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اللہ تبارک و تعالی کا اُس تربیت یافتہ انسان سے مطالبہ کیا ہے؟ اللہ تعالی اور پورے دین کا تقاضا انسان سے پاکیزہ زندگی اور تہذیب نفس ہے کیونکہ دین اور شریعت انسان کی خواہشات اور رغبتوں کو کلیتاً ختم کرنے کی بات نہیں کرتی وہ اس کو آرگنائز کرنے، ترتیب دینے اور اس کی حدود کو قائم کرنے کی بات کرتی ہے تو انسان سے سب سے بڑا مطالبہ اور تقاضا تہذیب نفس اور پاکیزہ زندگی ہے۔

علامہ غلام مرتضی علوی: اگر آپ پوری تاریخ انسانی کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے انبیاء علیہ السلام کی تربیت فرمائی اور انبیاء نے قوموں کی تربیت کی۔ جب انبیاء کی تربیت کی باری آئی تو اللہ تبارک و تعالی نے موسی علیہ السلام کو 30 دن پھر دس دن بڑھا کے 40 دن کوہِ طور پر اپنی قربتوں میں رکھا وہ بھی ایک تربیت کا مرحلہ تھا۔ کہیں یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں رکھ کر تربیت کے مرحلے سے گزارا۔ انبیاء علیہ السلام میں سے سیدنا یوسف علیہ السلام کو قید خانے میں رکھ کر انہیں تربیت سے گزارا اور آپ نے ان قیدیوں کی تربیت کی۔ یوسف علیہ السلام کو جتنی افرادی قوت ملی اور ٹیم ورک ملا وہ سارا اس جیل کے قیدیوں سے ملا تو اللہ تبارک و تعالی اپنی نگرانی میں انبیاء کی اور انبیاء کی قوموں کی تربیت فرماتا رہا ہے۔ اعلان نبوت سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ غار حرا میں ہفتوں اللہ کی قربت اور معیت میں گزارتے اور پھر وہاں سے نکل کر انسانیت کی تربیت کا فریضہ سر انجام دیتے۔ تو سمجھ یہ آئی کہ انسانی زندگی میں تربیت ایک لازمی عنصر ہے۔

عائشہ مبشر: حضور سیدی شیخ الاسلام امت مسلمہ کی اقامت کا اور دین کے احیاء کا کام کر رہے ہیں تو یقیناً آپ کا نظریہ تربیت منفرد و خاص اور آقا کریم ﷺ کے نظریہ تربیت سے متصل ہوگا تو اس حوالے سے حضور سیدی شیخ الاسلام کا نظریہ تربیت کیا ہے؟

علامہ غلام مرتضی علوی: اگر ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی زندگی کو دیکھیں تو 40 سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے کہ آپ نے تحریک منہاج القرآن کی شکل میں ایک عملی جدوجہد اور اس کے پیچھے ان کی اپنی زندگی کے طویل مراحل ہیں جس میں آپ اپنے والد گرامی کی تربیت میں رہے۔ شیخ الاسلام کی تربیت ہمہ جہتی تربیت ہے اور ہر دور کے مصلح کا فریضہ وذمہ داری ہوتی ہے کہ ان کی صدی میں جس جس پہلو پر تربیت کی ضرورت ہوتی ہے وہ ان سارے پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم بڑی جہات کو دیکھیں تو سب سے پہلی جہت فکری تربیت کی ہے۔ انہوں نے امت مسلمہ بلکہ انسانیت کی فکری تربیت کرنے کا اہم کردار ادا کیا ہے۔ دوسری جہت علمی تربیت کی ہے، شیخ الاسلام کی علمی تربیت کی کئی جہات ہیں۔ علم دو طرح کا ہے ایک توجیہی ہے اور ایک تخلیقی ہے۔ اس کی سادہ تعریف یہی ہوتی ہے کہ توجیہی علم یہ ہے کہ آپ کسی شے کا مرض یا علت بیان کر دیں اور اس کا حل دیں۔ ایسا علم دیں کہ اس کے مطابق کوئی عمل کرے۔ تخلیقی علم سے مراد ہے کہ مطلوبہ نتیجہ حاصل ہو اور نتیجہ خیزی بھی یقینی ہو۔ ہمارے معاشرے میں علم توجیہی رہ گیا تھا اور تخلیقی علم ختم ہو گیا تھا۔ شیخ الاسلام نے جو علمی تربیت کی ہے، ان علوم کو تخلیقی سانچے میں ڈھالا ہے کہ اس سے معاشرے کو حقیقی حل میسر آیا ہے۔ اسی طرح اعتقادی واخلاقی اور روحانی تربیت کا پورا ایک میدان ہے تو یہ سات آٹھ بڑے بڑے گوشے ہیں گویا ہر ہر پہلو پر شیخ الاسلام ڈاکٹر صاحب نے تربیت کا اس امت اور قوم کا بلکہ انسانیت کی تربیت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اب اگر ان کی وضاحت کر لیں تو فکری تربیت سب سے پہلے ہے۔ اگر ہم گذشتہ 15، 20، 30 سال کا جائزہ لیں تو صرف امت مسلمہ کا نہیں بلکہ انسانیت کا سب سے بڑا مسئلہ، فکری انتشار، تنگ نظری اور انتہا پسندی ہے۔ جس نے صرف پاکستان کو نہیں بلکہ پوری انسانیت کو پریشان کر رکھا ہے۔ کوئی ایک فرد ایسا ہو کہ جو اس مسئلے کو سمجھے، نہ صرف سمجھے بلکہ اس کی بنیادی وجہ کو سمجھے، سمجھنے کے بعد پھر فکری اعتبار سے پوری انسانیت کی تربیت کرے۔ تو ہم نے دیکھا کہ شیخ الاسلام نے سب سے پہلے اس مسئلے کو سمجھا کہ یہ دہشت گردی کا ایک نتیجہ ہے۔ صرف اس کے اسباب تشخیص نہیں کیے بلکہ گراؤنڈ لیول سے اس کو حل کرنے کے لیے 45، 50 کتابوں پر مشتمل نصاب بھی ترتیب دیا۔ اپنا عملی کردار تو 40 سال پہلے سے ہمارے سامنے ہے کہ آپ نے اپنی دعوت و تبلیغ میں تکفیر

کو شامل نہیں ہونے دیا۔ عملی طور پہ بھی اس کا اظہار کیا اور 40 سالوں میں تحریک منہاج القرآن کے رفقاء میں جو ان سے منسلک ہیں ان میں انتہا پسندی اور تنگ نظری کو نکال کر پرامن اخلاقی کردار عطا کیا ۔تو دیکھے اپنی جدوجہد سے شیخ الاسلام نے امت کو اہم سوالات کے جوابات مہیا کیے کہ اس کا فکری مسئلہ کیا ہے ؟اس کے اسباب کیا ہیں ؟اس کا حل کیا ہے ؟اور پھر حل کرنے میں 40 سالوں میں ان کا اپنا کردار کیا ہے ؟ شیخ الاسلام کے کردار اور جدوجہد سے تمام سوالات کے تسلی بخش جوابات ملتے ہیں۔ دیکھا جائے تو امت مسلمہ پر سب سے بڑا حملہ مایوسی اور شکست خوردگی کا ہے۔ علامہ اقبال رحمت اللہ علیہ بھی اسی فلسفے کو سمجھانے کی جدوجہد کرتے رہے کہ

گر عثمانیوں پہ کوئی غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

حضور شیخ الاسلام نے فکری طور پر ایک تغیر اور تبدیلی کی سوچ پیدا کی اور لاکھوں کروڑوں لوگوں میں تبدیلی اور نتیجہ خیزی کا یقین پیدا کیا۔ مایوس کن ماحول میں فکر کو یقین تک لے کے جانا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ دوسرا اخلاقی وروحانی پہلو ہے ، اس کا مختصر تعارف یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا انسان محفوظ رہے۔(صحیح البخاری: ۱۰، متفق علیہ)

شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے افراد کی جو اخلاقی روحانی تربیت کی ہے، ہم یہ تو دعوی نہیں کرتے کہ اولیاء پیدا کیے ہیں لیکن لاکھوں سچے اور دردِ دل رکھنے والے مسلمان پیدا کیے ہیں، یہ دعوی ہم کر سکتے ہیں۔ شیخ الاسلام نے اپنے کارکنان کی اخلاقی روحانی تربیت اس انداز سے کی ہے کہ 40 سالہ سفر میں لوگ ان کے مختلف نظریات پر انہیں گالیاں دیتے رہے لیکن انہوں نے کسی گالی کا جواب نہیں دیا۔ لوگ انہیں برا بھلا کہتے رہے انہوں نے کسی کو جواباً برا نہیں کہا۔ یہاں شیخ الاسلام کی بات نہیں کی جارہی بلکہ ان کے تربیت یافتہ رفقاء کی بات کی جارہی ہے کہ انہوں نے بھی کسی کو گالی کا جواب گالی میں نہیں دیا۔ یہ اخلاقی وروحانی تربیت کا ایک ایسا معیار ہے کہ دو چار سو نہیں لاکھوں افراد کو اس سطح پہ لے جائیں کہ ان کا اخلاقی معیار معاشرے کے اخلاقی معیار سے بلند تر نظر آئے گا۔ یہ ان کی اخلاقی وروحانی تربیت کا ایک پہلو بیان کیا ہے۔ اعتقادی تربیت کو لے لیں تو یہ وہ دور تھا کہ عقیدے کے اعتبار سے تنگ نظری اور انتہا پسندی نے ہر شے تباہ و برباد کر دی تھی اور فرقہ پرستی اسی کا نتیجہ تھا۔ ان سارے اسباب کا حل آپ نے دیا کہ اپنے دعوت و تبلیغ میں تکفیری فکر کو نکال دیا ۔ ہر ہر عقیدے پر پہلے قرآن و حدیث سے پھر عقلی دلائل کے ساتھ ایسی اصلاح کی کہ اس کی وسعت کو دیکھنا

چاہیں تو شرق سے غرب تک بڑی بڑی جماعتوں کے مسالک اور گروہوں کے عقیدے انتہا پسندی سے نکلے اور امن ورواداری میں حقیقت پسندی کے قریب آئے۔ وہ طبقہ یا وہ علاقہ یا جہاں سے عقیدے کا بگاڑ پیدا ہوتا تھا اب وہاں سے صحیح عقیدے کی اصلاح اور اس کا پیغام آگے بڑھ رہا ہے تو اس عمل میں شیخ الاسلام نے پوری امت مسلمہ کے عقائد کی اصلاح و تربیت میں پورا اپنا کردار ادا کیا ہے۔

ڈاکٹر فرح ناز: شیخ الاسلام کا نظریہ تربیت، فکر قرآن اور عشق رسول ﷺ پر بنیاد کرتا ہے۔ آپ جس چیز کو بہت زیادہ فوکس کرتے ہیں وہ رسول ﷺ کی محبت ہے۔ کیونکہ محبت ایک بہت بڑی طاقت ہے اور انسان کا رجوع متعین کرتی ہے۔ منہاج القرآن کے نظریہ تربیت کی بنیاد عشق رسول ﷺ اور قران مجید ہیں اور اس کے بعد جس چیز کو آپ نے لازم امر قرار دیا وہ انسان کے نفس کی اصلاح ہے۔ نفس کی اصلاح کا بہت گہرا تعلق قلب کی اصلاح سے ہے۔ حضور سیدی شیخ الاسلام نے روحانی تربیت اور قلب کی اصلاح کا اہتمام کیا جس کے بارے میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ درست ہو جائے تو پورے کا پورا وجود درست ہو جاتا ہے اور اگر اس میں بگاڑ ہے تو آپ کے پورے کے پورے وجود میں بگاڑ ہے۔ آپ نے ایک ایک فرد کو بیٹھا کر اصلاح نہیں کی لیکن آپ نے منہاج القرآن کا ماڈل مجموعی تربیت اور اجتماعات کے ذریعے آپ نے بہت بڑی سطح پہ تربیت کا اہتمام فرمایا۔ پوری کی پوری تحریک منہاج القرآن ایک تربیت گاہ ہے۔ جو عام فرد بھی، تحریک کا رفیق بن رہا ہے جو اس سے اگے جتنا سفر طے کر رہا ہے وہ ایک بہت بڑی تربیت گاہ میں داخل ہو رہا ہے اور وہ اپنا ہر دن ہر لمحہ پہلے سے بہترین اور زیادہ خوبصورت بنا رہا ہے بے شک یہ ایک تربیت گاہ ہے۔

عائشہ مبشر: شیخ الاسلام کی تربیت کا انداز واسلوب کن طبقات زندگی کو مخاطب کرتا ہے اور کس طرح سے منفرد ہے؟

علامہ غلام مرتضی علوی: شیخ الاسلام کی جدوجہد کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ آپ کی جدوجہد سارے طبقات کے لیے ہے۔ عمر کے اعتبار سے دیکھیں تو بچوں سے لے کر بزرگوں تک، اگر آپ معاشرے کے طبقات دیکھیں تو سیاسی طبقے کے لیے جتنی سیاسی وآئینی شعور کی بیداری کی کاوش معاشرے کی تربیت کے لیے شیخ الاسلام نے کی وہ ایک الگ پورا میدان ہے۔ مذہبی طبقہ کو لے لیں تو اس کے لیے آپ نے تربیت کا جو سامان فراہم کیا، عقیدے، عمل اور اخلاق کے اعتبار سے تو وہ اپنی مثال آپ ہے۔ معاشرے کے عام انسان کے لیے آپ نے جو اصلاح اور تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا سب اظہر من الشمس ہے۔ معاشرے کا کون سا طبقہ آپ نے چھوڑا ہے؟ 40 سالوں میں جس قدر خواتین

معاشرہ کے لیے نظام تربیت فراہم کیا ، جس قدر ان کو ایمپاور کیا ، جس قدر ان کو خدمت دین کے ہر کام میں شریک کیا یہ الگ پورا باب ہے۔ شعوری تربیت کے طبقات لے لیں یا عمر کے اعتبار سے لے لیں ، ہر اعتبار سے ہر طبقے کو آپ نے تربیتی نظام سے گزارا ہے۔

ڈاکٹر فرح ناز: منہاج القران کا نظام تربیت منفرد کیوں ہے؟ جب بھی کوئی دینی جماعت اٹھتی ہیں تو لوگوں کی تربیت کرنے کا اس کا اپنا کوئی نہ کوئی ایک طریقہ اور ایک پیٹرن ہوتا ہے۔ منہاج القرآن اور شیخ الاسلام کے تربیتی نظام کی بنیادی اور منفرد چیز نرمی ہے ان کا شفیق ہونا ہے۔ وہ بڑی نرمی کے ساتھ بڑے شفیق بن کر تربیت فرماتے ہیں اور ہم باقی مذہبی اور تنظیمی جماعتوں اور اداروں کو دیکھیں تو وہاں پر تربیت کے بڑے سخت پہلو جھلکتے نظر آتے ہیں۔ نرمی نبی پاک ﷺ کی سیرت کا ایک اہم پہلو ہے اس کا پورا عکس ہمیں شیخ الاسلام کی ذات میں نظر آتا ہے۔ منہاج القرآن کا تربیتی نصاب بہت عام فہم ہے۔ اس میں کوئی دوری اور بیگانگی آپ کو محسوس نہیں ہوتی اس میں تناؤ، شدت اور سختی محسوس نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ منہاج القرآن کے رفقا اور تربیت یافتہ افراد کا دائرہ کار وسیع ہوتا جارہا ہے یہ جو بیان کیا یہ اس کا ایک نمایاں پہلو تھا۔ دوسرا نمایاں پہلو عملی تربیت کا ہے، آپ جو چیز سیکھ رہے ہیں اس کی پریکٹس ہو رہی ہے۔ آپ اپنی انکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں کہ منہاج القرآن عملی تربیت کا ایک ایسا نصاب فراہم کرتا ہے جو آپ کو کتابوں میں نہیں نظر آتا بلکہ اپنی زندگی کے ہر قدم پر اس کی عملی جھلک آپ کو نظر آتی ہے۔ منہاج القرآن کا نظام تربیت افراد سازی، سیرت سازی اور شخصیت سازی ہے۔

عائشہ مبشر: منہاج القرآن کی تربیتی نظام میں نتیجہ خیزی کو آپ کس طرح سے بیان کرتے ہیں اور اس کے لیے کیا مقرر ڈائمنشنز اور پیرامیٹرز سمجھ آتے ہیں؟

علامہ غلام مرتضی علوی: منہاج القرآن کا پہلا پیرامیٹر یہ ہے کہ منہاج القرآن کی تربیتی نظام کے مقاصد پورے ہو رہے ہوں۔ منہاج القرآن نے معاشرے سے تنگ نظری ، انتہا پسندی ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ منہاج القرآن اپنے تربیت یافتہ کارکنان کی شکل میں معاشرے کو سب سے بہتر نمونہ دے سکتے ہیں۔ مختلف ٹی وی چینلز کے مختلف جماعتوں کے افراد کی مختلف ویڈیوز نیٹ پر موجود ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ناموس کے دفاع کے حوالے جب پاکستان میں ہنگامے ہو رہے تھے اس وقت منہاج القرآن نے بھی احتجاج کیا اسلام آباد میں اس احتجاج کے بعد ایک نجی چینل نے یہ خبر نشر کی کہ اگر کسی نے پر امن احتجاج کا سلیقہ سیکھنا ہے تو منہاج القرآن سے سیکھے۔ سوشل میڈیا پر جب کوئی کسی کو برا بھلا کہتا ہے تو اس کے نتیجے میں اس جماعت کے کارکنان بھی کچھ نہ کچھ رد عمل کرتے ہیں انہوں نے اس بات کا کھلے

عام اقرار کیا کہ منہاج القرآن کے کارکنان سوشل میڈیا پر رد عمل میں بھی اتنے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں جو اخلاق کسی اور کے پاس نہیں۔ گذشتہ 40 سالوں میں مرکزی یا فیلڈ کی سطح کا کوئی بھی پروگرام ایسا نہیں ہے کہ جس میں ہم نے سب مسالک کو اکٹھا نہ کیا ہو ہر طبقے، فرقے اور مسلک کے لوگ ان پروگرامز میں شریک ہوتے ہیں۔ اتنی وسعتِ قلبی شیخ الاسلام کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ بڑے بڑے اولیاء کرام اللہ کے نیک اور مقرب بندے وہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے رہے درست ہے وہ بلند درجے کے لوگ تھے ۔ اگر آج کے دور میں کوئی ان کا عکس دیکھنا چاہے تو یقین جانیئے کہ 20، 20 ہزار افراد شیخ الاسلام کی تربیت سے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کر رہے ہیں۔ یہ عبادت اور بندگی کا منظر کسی نے دیکھنا ہو تو شہرِ اعتکاف میں آجائیں۔ اس کے بعد آپ پوری دنیا کے لوگوں کے دلوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت پیدا کرنا یہ شیخ الاسلام کے تربیتی ماڈل کا سب سے بڑا ٹول ہے یعنی محبت رسول ﷺ کے ذریعے ہر محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ جو محبت شیخ الاسلام لوگوں کے دلوں میں اجاگر کرنا چاہ رہے تھے وہ محبت آگے منتقل ہوئی ہے اور لاکھوں سینے محبت رسول ﷺ سے روشن ہوئے ہیں اسی طرح کا کوئی بھی پیرامیٹر رکھ کے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ شیخ الاسلام کے جو تربیت کے مقاصد تھے، وہ نتیجہ خیز نظر آرہے ہیں۔

ڈاکٹر فرح ناز: آپ نے جب بھی کسی میکنزم کو پرکھنا ہوتا ہے تو یقیناً آپ اس کے نتیجے کو دیکھتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہے۔ آپ کی کوئی سٹریٹیجی، کوئی بھی حکمت عملی جب کوئی نتیجہ دیتی ہے تو یقیناً اس وقت آپ اس کی کامیابی یا اس کی ناکامی کا تعین کر سکتے ہیں۔ منہاج القرآن کی جو تربیت کی سٹریٹیجی ہے اس کے نتیجے میں آپ ایک عام فرد کو سود مند شہری بنا ہوا دیکھتے ہیں، آپ ایک عام انسان کے اندر اس کے اخلاقی معاملات میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں جب آپ نے نتیجے کو دیکھنا ہوتا ہے تو آپ موجودہ کو اس کے ماضی کے ساتھ ہمیشہ موازنہ کرتے ہیں کہ یہ اس سے پہلے کیسا تھا، اس کا گذشتہ سال کیسا تھا، اس کی گذشتہ زندگی کیسی تھی؟ منہاج القرآن کی تربیت گاہ میں جیسے ہی آپ اپنا سفر شروع کرتے ہیں تو آپ اپنی اخلاقی، فکری اور عملی تربیت کی ان سب جہات میں برتری اور بہتری محسوس کرتے ہیں۔ منہاج القرآن اپنے نظام تربیت کے ذریعے عام انسان کو بہترین انسان بنا کر معاشرے کو دے رہا ہے۔ خواتین کی جہاں تک تربیت کی بات ہے تو ان کو یہ شعور دیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنا حق کیسے حاصل کرنا ہے۔ گو کہ منہاج القرآن میں ہمیں یہ تربیت، شعور اور اعتماد ملا ہے لیکن اپنا حق چھوڑنا کیسے ہے یہ تربیت بھی ہمیں منہاج القرآن بہت خوبصورت انداز میں کرتا نظر آتا ہے۔ قربانی دینے کا درس، کسی دوسرے کی خاطر اپنی جگہ چھوڑ دینے کا درس، اپنے حق کو شیئر کرنے کا درس، یہ تربیت منہاج القرآن کی بہت انفرادی تربیت ہے اور یقیناً یہ شیخ الاسلام کا بہت بڑا کریڈٹ ہے۔

فخرِ اُمت شیخ الاسلام کے 2024ء کے تاریخ ساز اقدامات

تحریر: شناء وحید (ایڈیٹر دختران اسلام - سائیکالوجسٹ)

عمر در ہا کعبہ و بتخانہ می نالد حیات!
تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

زندگی طویل عرصے تک کعبہ اور بت خانہ میں گریہ زاری کرتی رہتی ہے۔تب کہیں جا کر بزمِ عشق سے ایک دانائے راز پیدا ہوتا ہے۔

قدرت کا یہ عجیب ڈھنگ ہے کہ وہ کھردرے علاقوں سے نفیس شخصیات، ویرانی سے ذرخیز دماغ اور بنجر زمینوں سے شاداب شخصیتیں پیدا کرتی ہے۔زمانہ ماضی کے عبرت کدوں، حال کی تمناؤں اور مستقبل کے عظیم رازیوں کی جستجو میں محو رہتا ہے۔ تاریخ ہمیشہ علم و حکمت کے عظیم ستونوں کی تلاش میں رہتی ہے، جیسے غزالی، ابن سینا، فارابی اور جب زندگی اپنی تقدیر کا تعاقب کرتی ہے، تو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہمہ صفت شخصیت اس حقیقت کی مکمل تصویر بن کر ابھرتی ہے۔

شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، فخرِ امت اور تاریخ ساز شخصیت ہیں جن کی علمی، فکری اور اصلاحی کاوشیں عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں۔وہ ایک عظیم مصلح کی حیثیت سے ہمیشہ انسانیت کی خدمت میں پیش پیش رہے ہیں۔ان کی جدوجہد مسلسل کی لازوال داستان نہ صرف اُمت مسلمہ بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک روشنی کی کرن

بن کر اُبھری ہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح سال 2024 میں بھی، اپنی 74 سال کی عمر میں، وہ اپنے علمی و تحقیقی شاہکاروں ،تاریخ ساز بین الاقوامی دوروں، اصلاحی پروگرامز اور نئی تصانیف کی اشاعت کے ذریعے دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت میں اپنی خدمات سرانجام دیتے نظرآئے۔ان کی عالمی سطح پر امنِ عالم کے نگہبان کے طور پر کی گئی کاوشیں بھی قابلِ ستائش ہیں، جو شیخ الاسلام کے عالمگیر کردار کی عکاسی کرتی ہیں۔

یہ مضمون شیخ الاسلام کے صرف سال 2024ء میں دین متین کے فروغ کے لیے کی گئی انتھک محنت اور عالمگیر خدمات کا ایک جامع احاطہ پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے، جس میں ان کے تاریخی اقدامات، نظریات اور بین الاقوامی مصروفیات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئ ہے۔

The Manifest Quran: شیخ الاسلام کی عظیم الشان خدمت

سال 2024ء کے آغاز میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عہدِ حاضر کی جدید اور عام فہم انگریزی زبان میں The Manifest Quran کے نام سے ترجمہ قرآن مکمل کیا۔ قرآن و سنت کی حقیقی تعلیمات کے فروغ و احیاء کے ضمن میں The Manifest Quran کو ایک عظیم الشان خدمت قرار دیتے ہوئے میں شیخ الاسلام کو خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں۔

The Manifest Quran کی اشاعت کے ذریعے شیخ الاسلام نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ عام انگریزی بول چال والا طبقہ بالخصوص نوجوان براہِ راست اس ترجمہ قرآن سے اس کے اصل معانی اور مفہوم کا ادراک حاصل کر سکیں۔ اللہ رب العزت نے منہاج القرآن کو یہ توفیق بخشی ہے کہ مختلف ممالک اور خطوں میں بولی جانے والی زبانوں میں قران مجید کے تراجم شائع اور تقسیم کروائے جارہے ہیں۔

The Manifest Quran کی تقریبِ رونمائی 17 فروری 2024ء کو برطانیہ میں Harrogate کنونشن سنٹر، لیڈز میں منعقد ہوئی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری تقریبِ رونمائی میں خصوصی خطاب فرمایا اور نئے ترجمۂ قرآن کے نمایاں خدّ و خال و خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ تفسیری شان کے حامل اِس ترجمۂ قرآن میں اِعتقادی و فکری واضحیت بھی ہے اور دستوری و قانونی نکات کی صراحت بھی۔ سائنسی تصورات کی توثیق بھی اور باطل نظریات کا ردّ بھی ہے۔

اس بات کو جاننا بہت اہم ہے کہ The Manifest Quran اور قرآن مجید کے دیگر انگریزی تراجم میں فرق یہ ہے کہ اس ترجمہ میں اصل متن کی وضاحت، روانی، فہم اور فطری اظہار کو برقرار رکھا گیا ہے۔ قرآن مجید کے ہر ترجمے کی اپنی خوبیاں ہیں۔ The Manifest Quran کی اشاعت کا کسی بھی طرح سے یہ مطلب نہیں ہے کہ دیگر تراجم کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ تمام مترجمین نے قرآنی پیغام کی تفہیم کے فروغ میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔

شہرِ اعتکاف 2024ء

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا ایک اہم کارنامہ تحریک منہاج القرآن کے زیرِ اہتمام ہر سال ''شہرِ اعتکاف'' کا انعقاد ہے، جو حرمین شریفین کے بعد دنیائے اسلام کی سب سے بڑی اعتکاف گاہ ہے۔ 1990ء سے لے کر اب تک 31 سالانہ شہر اعتکاف منعقد ہو چکے ہیں، جس میں دنیا بھر سے ہزاروں مرد و زن شرکت کرتے ہیں۔ یہ شہر اعتکاف حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی سرپرستی میں سجایا جاتا ہے، اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی، فکری، اور روحانی معیت میں یہ اجتماع منعقد ہوتا ہے۔

بحمدِ تعالیٰ The Manifest Quran کی فروری میں اشاعت کے فوری بعد اپریل میں شیخ الاسلام کے یہ خطابات منہاج ٹی وی، آفیشل یوٹیوب چینل ڈاکٹر قادری، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے پوری دنیا کے سامعین کے لیے روزانہ براہِ راست نشر کیے گئے۔

بفضلہ تعالی تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں ہر سال معتکف ہونے والے فرزندانِ اِسلام کی تعداد پچیس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔اور اِس میں مرد و زَن ذوق و شوق سے شریک ہوکر اپنی باطنی طہارت اور علمی حلاوت کا سامان کرتے ہیں۔ خواتین کے لیے منہاج کالج برائے خواتین میں اجتماعی اعتکاف کا الگ انتظام کیا جاتا ہے۔

معمولاتِ اِعتکاف کے مطابق شہرِ اِعتکاف میں حلقاتِ ذکر و درود، درسِ فقہ کی نشستیں اور دروسِ قرآن و حدیث کاانعقاد کیاجاتاہے۔سب سے بڑھ کر مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے علمی و فکری اور روحانی موضوعات پر مشتمل

خطبات و دروس حاضرین و سامعین کی ذہنی و باطنی جلا کا سامان فراہم کرتے رہے اور ان کے تزکیہ قلوب و نفوس کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ بات بلامبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ تحریک منہاج القرآن ایک تجدیدی تحریک ہونے کے ناطے عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق اِعتکاف کا صحیح تصور عوام کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

شیخ الاسلام کے 4 براعظموں کے تاریخ ساز دورہ جات (2024ء)

شیخ الاسلام کی توجہ کا مرکز اُمہ کے نوجوان ہیں۔ بالخصوص عالمِ مغرب میں نسل در نسل آباد نسلِ نو کی اسلامی نہج پر تعلیم و تربیت کے لئے شیخ الاسلام دن رات کوشاں ہیں اور خدمتِ دین کے اس مشن کو جاری رکھتے ہوئے وہ اپنی صحت و آرام کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تقریباً ساڑھے 3 ماہ پر مشتمل گزشتہ دو ماہ سے مغربی ممالک کے تنظیمی و تبلیغی دورہ جات پر کیے۔ مئی 2024ء تا ستمبر 2024ء تک انہوں نے برطانیہ، یورپ آسٹریلیا، جنوب مشرقی ایشیا اور امریکہ کے تاریخی دورہ جات کیے جن میں اسلامک سکالرز، سول سوسائٹی، طلبہ و طالبات اور مختلف مکاتبِ فکر نیز مختلف مذاہب کے

افراد کے ساتھ فکری نشستیں منعقد کیں اور انہیں یہ پیغام دیا کہ اسلام انسانیت کی بقا اور امن عالم کی دائمی حفاظت کا ضابطۂ حیات ہے۔

دورۂ برطانیہ

برطانیہ میں اسلام کی تبلیغ اور نوجوانوں کی روحانی و فکری تربیت کے حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خدمات بے مثال ہیں۔انہوں نے علم و عمل، فکر و شعور، اور محبت و اخلاص کے ساتھ مغربی دنیا میں اسلامی تعلیمات کی روشنی پھیلانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ان کی قیادت میں بالخصوص حالیہ دورے میں منہاج القرآن انٹرنیشنل نے برطانیہ میں ہزاروں نوجوانوں کو دین کی حقیقی روح سے روشناس کرایا، انہیں انتہا پسندی اور گمراہی سے بچا کر امن، محبت اور رواداری کا پیغام دیا۔

برطانیہ میں منعقد ہونے والی مختلف علمی، فکری، اور روحانی محافل میں ان کی شرکت اس بات کا مظہر ہے کہ وہ اسلام کی تبلیغ اور نوجوانوں کی اصلاح کے لیے مسلسل کوشاں ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے دورہ برطانیہ 2024ء کی اہم مصروفیات

1. لندن: برطانیہ دورہ کے آغاز ہی میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی منہاج اسکالرز فورم یوکے،کے ساتھ ایک اہم ملاقات اور تربیتی نشست کاانعقاد کیاگیا۔

2. لندن: منہاج سسٹرز یوکے کی جانب سے منعقدہ ایک پروقار اجتماع میں شیخ الاسلام کی خصوصی شرکت اور گفتگو۔

3. انٹرنیشنل یوتھ سمٹ 2024: اس سمٹ میں شیخ الاسلام نے تقریباً 55 مختلف ممالک سے آئے ہوئے نوجوانوں سے نہایت اہم فکرانگیز خصوصی خطاب کیا۔

4. مانچسٹر: منہاج القرآن مانچسٹر کمیونٹی سینٹر میں شیخ الاسلام کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔

5. یوکے: منہاج القرآن ویمن لیگ یوکے،کے سالانہ ورکرز کنونشن میں شیخ الاسلام کی خصوصی شرکت و خطاب۔

6. نیلسن، یوکے: شیخ الاسلام نے منہاج القرآن نیلسن کے ورکرز کنونشن سے فکر انگیز خطاب کیا۔

7. مانچسٹر: منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے بانی کی حیثیت سے شیخ الاسلام نے مانچسٹر میں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے نئے ہیڈ کوارٹر کی بنیاد رکھی اور اس کی افتتاحی تقریب میں خصوصی شرکت اور گفتگو فرمائی۔

8. برمنگھم، یوکے: 'برٹش پاکستانی فورم یوکے' کی جانب سے منعقدہ عشائیہ میں شیخ الاسلام نے خصوصی شرکت کی۔

9. منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن: شیخ الاسلام نے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن یوکے، کے والنٹیئرز کنونشن میں شرکت کی۔

10. لندن: 'منہاج دعوہ پروجیکٹ' (MDP) کے کور ٹیم ممبران کے ساتھ شیخ الاسلام کی خصوصی میٹنگ۔

11. لندن: شیخ الاسلام نے لندن میں منعقدہ ایک تربیتی نشست میں "طبیعت اور شریعت" کے موضوع پر فکر انگیز خطاب فرمایا۔

برطانیہ میں مذکورہ تمام سرگرمیاں اس بات کی عکاس ہیں کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مسلسل امتِ مسلمہ کی اصلاح، تربیت اور دین کی خدمت میں مصروف عمل ہیں، اور ان کی کاوشیں برطانیہ میں اسلام کے فروغ کے حوالے سے نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

دورۂ یورپ

یورپ اس وقت شدید اخلاقی انحطاط کا شکار ہے، جہاں مسلم نوجوان نسل تیزی سے اپنی روحانی اقدار اور دینی شعور سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ اس چیلنج کے پیشِ نظر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا جون 2024ء میں کیا گیا دورۂ یورپ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ ان کے فکری و روحانی خطابات اور تربیتی نشستیں یورپ میں مقیم نوجوانوں کے اندر اسلامی تعلیمات کی روشنی کو اجاگر کرنے میں بنیادی کردار ادا کر رہی ہیں۔

ان کے دورہ جات کا مقصد یورپ میں موجود مسلم کمیونٹیز کو دین سے جوڑنا، انہیں فکری گمراہی سے بچانا، اور اسلامی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق سمجھنے اور اپنانے کی ترغیب دینا ہے۔

شیخ الاسلام کے دورۂ یورپ کی اہم مصروفیات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنے نہایت مصروف اور کامیاب تنظیمی دورۂ برطانیہ کے بعد اوسلو، ناروے پہنچے۔

1. اوسلو، ناروے: شیخ الاسلام نے منہاج القرآن انٹرنیشنل ناروے کی نیشنل ایگزیکٹو کونسل کی تنظیم نو کی تقریب میں خصوصی شرکت کی اور فکرانگیز خطاب فرمایا۔

2. ناروے: مذہبی اسکالرز، مبلغین اور علمائے کرام کے وفود کے ساتھ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خصوصی نشستیں اور ملاقاتیں ہوئیں۔

یورپ کی ان مصروفیات کے بعد آپ برطانیہ تشریف لے گئے اور وہاں المنہاج انسٹی ٹیوٹ لندن کے طلبہ کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ان کے کورس کے دوران خصوصی تعلیمی نشست میں براہ راست تدریس فرمائی۔

یہ تمام سرگرمیاں اس بات کی غماز ہیں کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا یورپ کا یہ تبلیغی و تنظیمی سفر نوجوانوں کی دینی و فکری تربیت، اور اسلامی اقدار کے احیا میں انتہائی مؤثر ثابت ہوا ہے۔

دورۂ آسٹریلیا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا حالیہ آسٹریلیا کا دورہ ایک تاریخی سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ آسٹریلیا میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ، نوجوانوں کی فکری و روحانی تربیت، اور مسلم کمیونٹی کی منظم اصلاح کے حوالے سے ان کے یہ دورہ جات بے حد مؤثر ثابت ہوئے۔

خصوصی طور پر برسبین کا عظیم الشان تاریخی اجتماع اسلامی تاریخ میں ایک اہم موڑ ثابت ہوا، جہاں شیخ الاسلام نے سیرت الرسول ﷺ کے موضوع پر ایمان افروز خطاب کرتے ہوئے مسلم و غیر مسلم انٹرنیشنل کمیونٹی اور نوجوانوں کو روحانی ترقی، علمی بالیدگی، اور معاشرتی اصلاح کی طرف راغب کیا۔ آسٹریلیا کے مختلف شہروں میں ان کے خطابات اور تنظیمی سرگرمیاں مسلم کمیونٹی کو دین اسلام کے حقیقی پیغام سے روشناس کرانے میں سنگِ میل ثابت ہوئی ہیں۔

Congratulations
To Our Beloved Shaykh - The 74th Birthday

We will soon show them Our signs all around the world and in their own selves,... (41:53)

The Community of Minhaj-ul-Quran Dallas, Texas, USA, congratulates its beloved Quaid, the beloved of Messenger of Allah, his eminence, Shaykh-ul-Islam, Dr. Muhammed Tahir ul-Qadri on his blessed 74th birthday. We are grateful to Almighty Allah for His favor of blessing us with a living legend, a charismatic and distinguished revivalist whose intuition in Almighty Allah, Islam, and faith transcends the religion he is born into. Sayyidi Shaykh-ul-Islam is the honor of contemporary Islamic scholars, an archetype of balance and a negator of extremism. He is striving to expand the span of the renaissance of Islam, distributing the spiritual light from Rasool Allah and bringing the ocean of knowledge, removing the darkness of ignorance all around.

On September 8, 2024, Shaykh-ul-Islam blessed the community of the Dallas Fort Worth area with their presence and enlightened the hearts of people yearning for True Love.

Alhamdulillah, under the supervision of Shaykh-ul-Islam, Minhaj-ul-Quran Dallas continues its journey of learning to live our Din by submitting our outward, intellectual, and inward spiritual strivings to complete submission to Almighty Allah with the ultimate objective of its embodiment and ensuing prophetic model of balance. Minhaj-ul-Quran Dallas offers multiple programs, workshops, and services to the community of all ages to achieve its goal all year long.

We pray to Almighty Allah to shower His countless blessings upon Shaykh-ul-Islam and bless His Divine friend a long and healthy life – Ameen.

Key Moments from Minhaj-ul-Quran International & Minhaj-ul-Quran Women League Dallas in 2024, Captured in pictures.

Minhaj-ul-Quran Women League Dallas Milad 2024: Picture Highlights of a Memorable Celebration

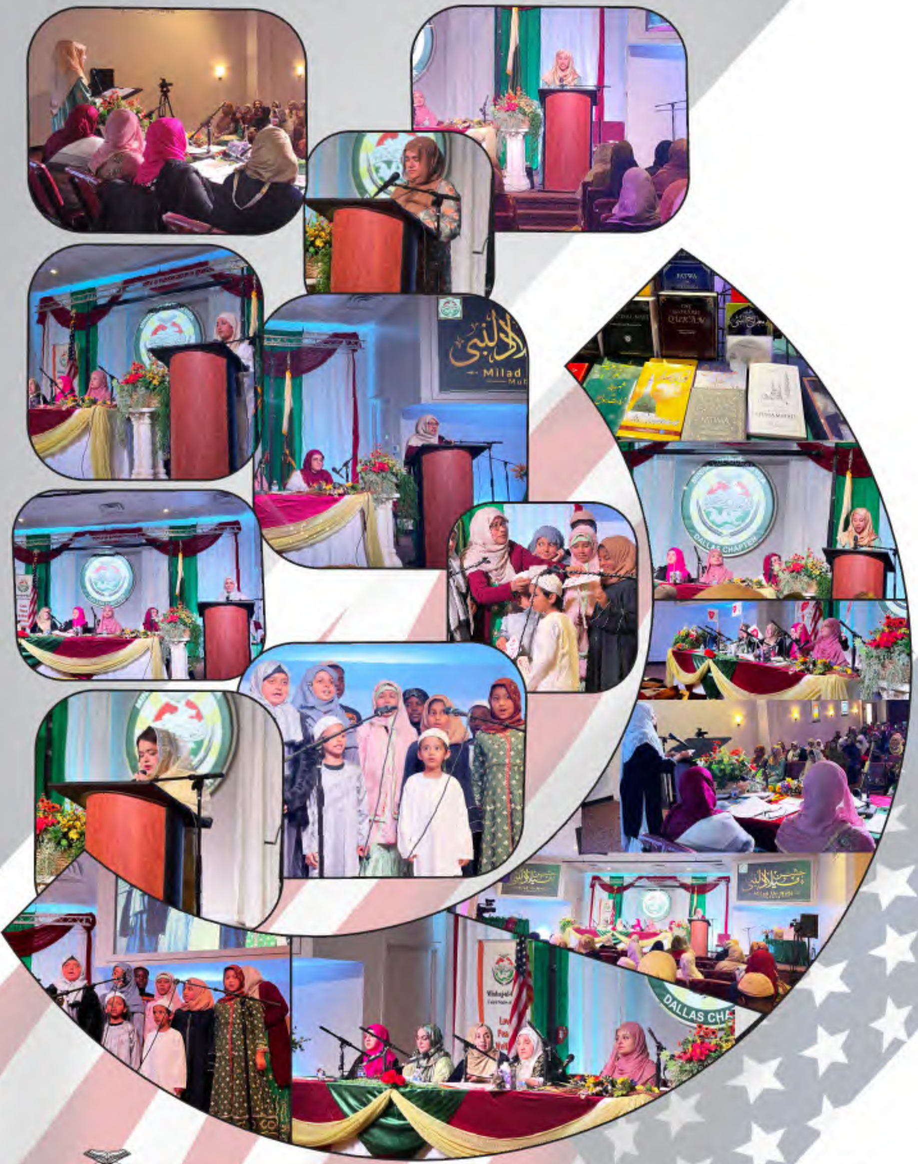

Minhaj-ul-Quran Women League Dallas

Yom-e-Ali Event by MQI Dallas: Picture Highlights of a Spiritual Gathering

Minhaj-ul-Quran Women League Dallas

On September 8, 2024, Shaykh-ul-Islam Dr. M. Tahir-ul-Qadri visited Dallas, This significant visit served as a source of enlightenment

Pictures from the Quaid Day (2024) Celebrations at MQI Dallas.

MQI Dallas Milad 2024: Highlights of a Memorable Celebration

Highlights of MQI Dallas Sunday School Activities 2024

MWL Dallas Ramadan Meet & Greet Event.

Meal for Humanity: 14,000+ Meals Served to the Needy in DFW in 2024.

نابغۂ عصر،
ایک حجت، ایک بُرہان

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندہ مومن کی اذاں سے پیدا

تاریخ ماضی کے عبرت کدوں کا مشاہدہ کرتی ہے عہد حال کی تمناؤں، آرزوں سے کھیلتی ہے۔ زمانہ مستقبل کے رازی، غزالی، ابو علی سینا، فارابی، ابن خلدون، جامی، رومی کے لیے محو آرزو رہتی ہے، اور پھر جب زندگی قضا و قدر کی ہمہ گیریت کے پس منظر میں اپنا مقصود مدعا ڈھونڈتی ہے تو **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** کی صورت میں ایک ہمہ صفت موصوف شخصیت اس حقیقت کا مصداق بن کر عطا ہوتی ہے۔

ایسی ہی عظیم ہستی **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** کو ان کی فروغِ دین کے لیے قابلِ قدر اور عظیم خدمات پر **74 ویں سالگرہ** کے موقع پر **خراجِ تحسین** پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ ڈنمارک

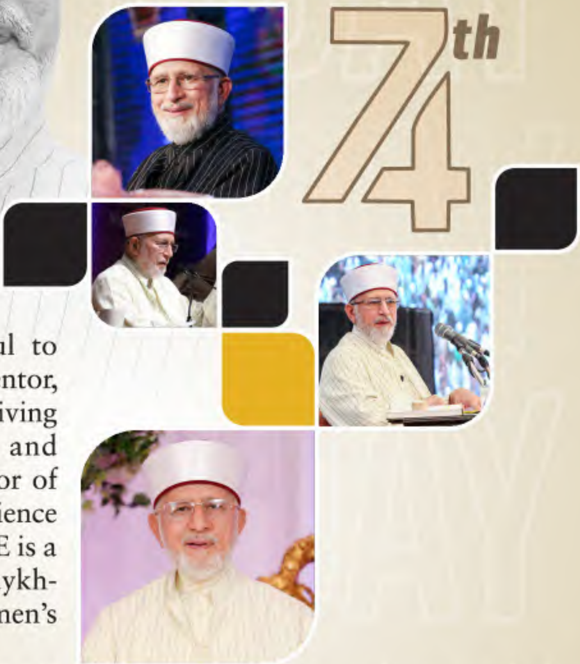

We are Thankful to our leader, mentor, & savior for giving us the wings of skills and enriching us with the valor of education and the conscience to serve humanity. WOICE is a complete refection of Shaykh-ul-Islam's vision of women's empowerment.

With 25 WOICE Hunar Ghars, we are creating a conducive environment to prepare skilled and empowered women for the society. The WOICE central team, along with all dedicated field directors, Hunar Ghar managers, and our esteemed donors, wishes you a glorious, prosperous, and splendid birthday. May Allah Almighty keep you safe and healthy, and may every passing moment increase the love, approval, and appreciation you receive from the entire universe- Ameen.

woice

Women's Ownership,
Intellectual Collaboration
& Empowerment

شیخ الاسلام کے تاریخی دورہ آسٹریلیا کی اہم مصروفیات

جولائی 24ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے آسٹریلیا میں 3 روزہ الھدایہ تربیتی کیمپ سے Spiritual Company and Travelling Towards Allah (SWT) کے موضوع پر فکر انگیز خطابات کیے۔ اس کیمپ میں خواتین، بچے، جوانوں، سول سوسائٹی کے نمائندوں اور مختلف مکتب فکر کے افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ الہدایہ کیمپ (آسٹریلیا) میں امریکہ، یورپ اور برطانیہ سے بھی تشنگانِ علم شریک ہوئے۔ بلاشبہ آسٹریلیا کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا تربیتی، اخلاقی و اصلاحی کیمپ تھا۔

1. آسٹریلیا: تاریخی الھدایہ کیمپ 2024ء کے بعد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے منہاج القرآن انٹرنیشنل وکٹوریا کے کمیونٹی سینٹر کی سنگِ بنیاد رکھی۔

2. آسٹریلیا: شیخ الاسلام نے منہاج القرآن انٹرنیشنل آسٹریلیا کے زیر اہتمام منعقدہ ورکرز کنونشن میں شرکت اور خصوصی گفتگو کی اور دیارِ غیر میں دین کی خدمت پر مامور کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

3. میلبورن، آسٹریلیا: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے میلبورن میگا کانفرنس میں فکر انگیز خطاب فرمایا، جس میں قرآنِ کریم کی جدید سائنسی حقائق سے مطابقت اور وجودِ باری تعالیٰ (The Quranic Alignment with modern science & Existance of God) پر سیر حاصل گفتگو کی۔

4. برسبین، آسٹریلیا: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تاریخی اور عظیم الشان برسبین میگا کانفرنس میں شرکت فرمائی، جو برسبین کنونشن اینڈ ایگزیبیشن سینٹر میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں آپ نے ایک بڑے مجمع سے سیرت رسول ﷺ کے موضوع پر فکر انگیز خطاب کیا۔

5. سڈنی، آسٹریلیا: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام Novotel Sydney Olympic Park میں منعقدہ خصوصی تقریب میں سحر انگیز تربیتی گفتگو اور شرکت فرمائی۔

6. سڈنی، آسٹریلیا: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے سڈنی کی عظیم الشان میگا

کانفرنس میں The Holy Prophet's Seerah and the Excellence of morality کے موضوع پر خصوصی خطاب فرمایا۔

7. سڈنی، آسٹریلیا: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے سڈنی میں منعقدہ تنظیمی ورکرز کنونشن میں شرکت فرمائی اور کارکنان سے خصوصی تربیتی گفتگو کی۔

مذکورہ تمام سرگرمیاں اور مصروفیات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا یہ تاریخی دورہ آسٹریلیا دینِ اسلام کے فروغ، نوجوانوں کی روحانی و فکری تربیت، اور وہاں پر موجود مسلم کمیونٹی کی اصلاح میں ایک ناقابل فراموش سنگِ میل ثابت ہوا۔

دورۂ جنوب مشرقی ایشیاء

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا جنوب مشرقی ایشیا کا حالیہ دورہ ایک تاریخی اور طویل سفر پر مشتمل تھا، جس میں انہوں نے مختلف ممالک میں منعقدہ دینی و روحانی محافل، علمی و فکری نشستوں اور تنظیمی اجلاسوں میں شرکت فرمائی۔ یہ دورہ جنوب مشرقی ایشیاء میں نہ صرف اسلام کے پیغامِ محبت و امن کے فروغ کا باعث بنا بلکہ نوجوانوں اور اسکالرز کی تربیت میں بھی اہم سنگِ میل ثابت ہوا۔

خصوصاً کوالالمپور، ہانگ کانگ، سیول اور جاپان ٹوکیو میں منعقدہ تقریبات میں شیخ الاسلام نے سیرت النبی ﷺ، اسلامی اخلاقیات، اور عصرِ حاضر میں دینی قیادت جیسے اہم موضوعات پر بصیرت افروز خطابات فرمائے۔ اس دورے میں مختلف ممالک کے مذہبی و سماجی رہنماؤں، اسکالرز اور نوجوانوں کو اسلامی تعلیمات کی اصل روح سے روشناس کرایا گیا، جبکہ امت مسلمہ کو وحدت، اخوت اور اصلاحِ احوال کا عملی پیغام دیا گیا۔

شیخ الاسلام کے تاریخی دورۂ جنوب مشرقی ایشیا کی اہم مصروفیات

1. کوالالمپور، ملائیشیا: منہاج القرآن انٹرنیشنل ملائیشیا کے زیر اہتمام عظیم الشان سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں شیخ الاسلام نے خصوصی شرکت و خطاب فرمایا۔

2. ہانگ کانگ: شیخ الاسلام نے تنظیمات کی جانب سے انعقاد پذیر خصوصی Meet & Greet سیشن میں شرکت اور گفتگو فرمائی۔

3. ملائیشیا: شیخ الاسلام کی منہاج القرآن انٹرنیشنل ملائیشیا کی مجلسِ شوریٰ کے اجلاس

میں خصوصی شرکت و خطاب۔

4. ہانگ کانگ: Hung Sui Kiu میں منہاج القرآن ہانگ کانگ کے ورکرز کنونشن میں شرکت اور کارکنان سے خطاب۔

5. ہانگ کانگ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا اکیڈمک کمیونٹی ہال بیپٹسٹ یونیورسٹی، کولون ٹونگ، ہانگ کانگ میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے خطاب جس کا موضوع "حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت امت کا مشترکہ اثاثہ ہے" تھا۔

6. ہانگ کانگ: پاکستان کلب ہانگ کانگ میں منعقدہ ایک اور Meet & Greet سیشن میں شیخ الاسلام کی خصوصی شرکت و گفتگو۔

7. ہانگ کانگ: پاکستان کلب ہانگ کانگ میں منعقدہ نہایت اہمیت کی حامل سوال و جواب کی علمی نشست میں مختلف اسلامی مراکز کے آئمہ و شیوخ سے تبادلہ خیال کی خصوصی نشست میں شیخ الاسلام کی شرکت و گفتگو۔

8. ساؤتھ کوریا: Kintex Hall Tlsan، ساؤتھ کوریا میں منعقدہ سیرت النبی ﷺ اور عالمی امن کانفرنس میں اتحادِ امت اور بھلائی کی دعوت کے موضوع پر شیخ الاسلام کا فکر انگیز خطاب۔

9. سیول، ساؤتھ کوریا (24 اگست 2024): پاکستانی کمیونٹی کوریا کے زیر اہتمام ہملٹن ہوٹل، سیول میں منعقدہ Meet & Greet سیشن سے خصوصی گفتگو کی۔

10. سیول، ساؤتھ کوریا: شیخ الاسلام نے سیول، ساؤتھ کوریا میں منعقدہ تنظیمی ورکرز کنونشن میں شرکت اور کارکنان کی تربیت و رہنمائی فرمائی۔

11. جاپان: شیخ الاسلام کے اعزاز میں پاکستان بزنس ایسوسی ایشن جاپان کی جانب سے منعقدہ عشائیہ میں آپ کی شرکت اور گفتگو۔

12. جاپان: شیخ الاسلام نے جاپان میں ورکرز کنونشن کی تقریب سے خطاب کیا اور نئے اسلامک سینٹر کا افتتاح کیا۔

13. جاپان: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے جاپان میں منعقدہ تاریخی سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

یہ دورہ جنوب مشرقی ایشیا میں اسلام کے حقیقی پیغامِ امن، محبت، اور روحانی ترقی کے فروغ میں نہ صرف ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوا بلکہ امت مسلمہ میں ایک نئی

فکری و روحانی بیداری کا سبب بنا۔

دورہ امریکہ

شیخ الاسلام نے ستمبر 2024 میں امریکہ کا ایک مختصر دورہ کیا۔

ڈیلس میں ایک روح پرور اجتماع منعقد ہوا، جہاں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے جامع حسن البصری اور منہاج القرآن کمیونٹی سینٹر میں منعقدہ ایک خصوصی پروگرام میں شرکت کی اور فکر انگیز خطاب فرمایا۔

- اس موقع پر شرکاء کو سوال و جواب کی نادر نشست میسر آئی، جس میں ڈاکٹر طاہرالقادری نے اہم روحانی اور سماجی موضوعات پر فکر انگیز گفتگو فرمائی۔

- اس تقریب میں امریکہ میں مقیم تنظیمی ذمہ داران سمیت ممتاز علمی، سماجی اور سیاسی شخصیات، اساتذہ، ڈاکٹرز، وکلا، صحافی اور دیگر معزز مہمانوں نے شرکت کی۔

بلاشبہ شیخ الاسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس دور فتن میں اس فہم و بصیرت سے نواز رکھا ہے جو اپنے زمانے کی فراست علمی کے مقابلے میں شان امامت کی سزاوار ہے۔ نیز وہ اجتہادی بصیرت عطا کرر کھی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عوام و خواص کو کمال حکمت و بصیرت کے ساتھ پوری کامیابی سے رسول اکرم ﷺ کی ذات بابرکات اور آپ ﷺ کی سنت و سیرت اور دینِ اسلام کی حقیقی تعلیمات کی طرف متوجہ کیا ہے۔ دعوتِ دین کا کام کرنے والوں کے ہاں یہی وہ تشنگی تھی جس کی طرف اقبالؒ یوں اشارہ کر گئے تھے:

عصر ما، مارا زما بیگانہ کرد از جمال مصطفی بیگانہ کرد

دنیا بھر میں شیخ الاسلام کے دورہ جات اور نوجوانوں کی تربیت

تکثیری لادین معاشرے میں مناسب تربیت کے فقدان کی وجہ سے نوجوانوں کے رجحانات بھی سیکولر، لبرل یا جدت پسندانہ ہوگئے ہیں۔ اس وقت یورپ اور بیرونی دنیا کے مخلوط معاشرے میں اور تشکیک والحاد کی فضا، مادی ترقی اور فحاشی وعریانی کے اُمڈتے سیلاب میں تین طرح کے اذہان پروان چڑھ رہے ہیں اور تین طرح کے ذہنی سانچے تیار ہو رہے ہیں:

1. وہ نوجوان جو مضبوط ومتعدل علمی و فکری روایت سے جڑے ہوئے ہیں۔

2. وہ نوجوان جو الحادو دُہریت کی راہ اختیار کرچکے ہیں۔
3. وہ نوجوان جو دونوں رجحانات کے مابین کشمکش میں مبتلا ہیں۔

یورپ میں مقیم مذکورہ اذہان کی تربیت میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور منہاج القرآن انٹرنیشنل کلیدی کردار ادا کررہا ہے۔اس لیے کہ تاریخِ اسلام گواہ ہے کہ ہر صدی میں ایسی کوئی نہ کوئی شخصیت الوہی اہتمام سے میسر آتی رہی جو مسلمانانِ عالم کو تازگی وفرحت اور احیاء وتجدید سے ہمکنار کرتی رہی۔ شیخ الاسلام کی قیادت وسیادت کی یہ خوبی ہے کہ وہ نم زدہ مٹی نہ صرف تلاشتی ہے بلکہ اسے تعلیم و تربیت کے پانیوں میں گوندھ کر پھر زرخیزی و پیداوار کے قابل بنادیتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ الہدایہ اور دیگر پراجیکٹس کے ذریعے رب العالمین کا شکر ہے کہ یورپ اور بیرونی دنیا میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے فیضِ تربیت سے سرشار ہونے والے نوجوانوں کی زندگیاں قرآن وسنت سے وابستہ ہیں، مراکزِ اسلامی اور مساجد ان کے دم سے آباد ہیں، ان نوجوانوں کے شب وروز مصطفوی مشن کے فروغ کے لیے موقف ہیں۔ یہ نوجوان اسلام کے پیغام کو اپنے قلب و روح اور معمولاتِ زندگی میں راسخ کر رہے ہیں اور یہ بات بہت اہم اور قابل اطمینان ہے کہ وہاں کے نوجوان شیخ الاسلام کی غیر معمولی کاوشوں کے باعث فرصت کے لمحات صالح سنگتوں، پاکیزہ کتابوں اور حسنات بھری محفلوں میں گزارتے ہیں۔تاہم منہاج القرآن معاشرہ سازی کے عمل میں اپنا بھرپور کردار ادا کررہا ہے۔

عالمی میلاد النبی ﷺ کانفرنس 2024ء

تحریکِ منہاجُ القرآن پچھلی چار دہائیوں سے عشقِ مصطفی ﷺ کی شمع کو فروزاں کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔مینارِ پاکستان کا گراؤنڈ ہر سال لاکھوں عاشقانِ رسول ﷺ کو اپنے دامن میں سمیٹ کر اس بات کا گواہ بنتا ہے کہ یہاں حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کا جشن منا کر اُمتِ مسلمہ کے لاکھوں مسلمان اپنے ایمان کو تازگی بخشتے ہیں اور پورا سال ان کے دل محبتِ مصطفی ﷺ کے جذبے سے سرشار رہتے ہیں۔

دینِ متین کی خدمت کی غرض سے جون 2024ء تا ستمبر 2024ء تقریباً 3 ماہ پر محیط 4 بڑے خطوں کے تاریخ ساز دورہ جات کے فوری بعد ستمبر 2024ء میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کی عالمی میلاد کانفرنس 2024ء شیخ الاسلام کے زیرِ سرپرستی مینارِ پاکستان لاہور کے سرسبز

میدان میں نہایت پر وقار انداز میں منعقد ہوئی۔ شرکاء کی عددی شرکت کے اعتبار سے یہ ایک تاریخی اجتماع تھا۔

پاکستان بھر سے جید علماء و مشائخ عظام، مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین، سماجی رہنما، تاجر برادری، وکلاء، اور طلبہ تنظیموں کے سربراہان عالمی میلاد کانفرنس 2024ء کے سٹیج کی زینت بنے رہے۔ پنڈال کے اندر اور ملحقہ سڑکوں پر نصب دیو قامت جدید ڈیجیٹل اسکرینوں کے ذریعے سٹیج کی کارروائی کو براہِ راست دکھایا گیا۔ اس انٹرنیشنل کانفرنس میں لاکھوں عشاقان مصطفیٰ ﷺ بنفسِ نفیس مینار پاکستان کے گراؤنڈ میں موجود تھے جبکہ منہاج ٹی وی، اور تحریک کے دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے بھی لاکھوں لوگ اس عالمی کانفرنس میں آن لائن شریک تھے۔

درسِ ختمِ صحیح البخاری کا ملک گیر اِجتماع

عالمی میلاد کانفرنس 2024ء کے عالمی اور عظیم الشان اجتماع کے بعد تحریک منہاج القرآن اور نظام المدارس پاکستان کے زیر اہتمام 15 دسمبر 2024ء کو درسِ ختمِ صحیح البخاری کی عظیم الشان تقریب منہاج یونیورسٹی لاہور میں منعقد ہوئی۔ اس علمی، فکری اور روحانی پر وقار اجتماع میں ملک بھر سے 20 ہزار سے زائد علما کرام و مشائخ عظام، دینی بورڈز کے قائدین، ناظمین مدارس، شیوخ الحدیث، مدرسین، مدرسات، خواتین سکالرز اور طلبہ و طالبات شریک تھے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے درسِ ختمِ صحیح البخاری کے اس عظیم الشان علمی و فکری اجتماع میں صحیح البخاری کا درس حدیث ارشاد فرمایا۔

حدیث و سُنتِ نبوی ﷺ سے اَفرادِ اُمت کا تعلق مضبوط و مستحکم کرنا دراصل فتنۂ الحاد کے خاتمہ کا سبب بنے گا۔ دین کی حفاظت حدیث و سُنت کی حفاظت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ملتِ بیضا کے تمام مکاتب کو متحد ہو کر علمِ حدیث و سُنت کے کلچر کو پھر سے زندہ کرنا ہو گا تاکہ موجودہ اور اگلی نسلوں کو فتنۂ انکار حدیث سے بچایا جا سکے۔

مقررین نے ختم صحیح البخاری کی روایت کو زندہ کرنے کے اقدام کو سراہا اور شیخ الاسلام کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ قحط الرجال کے اس پر فتن دور میں شیخ الاسلام کی ذات بابرکات اس امت کے لیے ایک عظیم سرمایہ ہے۔ دور حاضر میں دعوت اسلام کو اقوام عالم تک پہنچانے کے لیے اور وقت کی ضرورت کے

پیش نظر نظام المدارس پاکستان نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سرپرستی میں جو نصاب مرتب کیا ہے یہ بھی ان کا ایک امتیاز ہے۔آج کے زمانہ میں اس اعتبار سے درسِ ختم الصحیح البخاری کی مجلس کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔اس اقدام سے انکارِ حدیث کا فتنہ اور الحاد کا فتنہ اپنی موت خود مر جائے گا۔

2024ء میں شیخ الاسلام کی شائع ہونے والی نئی کتب

علماء ہی بقاءِ علم کا باعث ہیں۔ نصِ قطعی سے یہ ثابت شدہ اَمر ہے کہ علم ہی سیدنا آدم علیہ السلام کے لئے فرشتوں پر باعثِ شرف و فضیلت بنا، اسی وجہ سے نسلِ آدم کے لئے بھی علم وجہِ فضیلت ٹھہرا۔ فخرِ امت، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دینِ حمید کے عظیم پیغام کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لیے تصنیف و تالیف اور تحریر کے ذریعے اپنا باوقار اور تاریخی اور مجددانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔

شیخ الاسلام نے سال 2024ء میں اپنی دیگر تمام عالمگیر مصروفیات کے باوجود علمی و فکری میدان میں اپنی گراں قدر خدمات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ذیل میں دی گئی متعدد اہم نئی کتب تصنیف کی ہیں۔ان کی یہ تصانیف اسلامی تعلیمات کی گہرائی اور عصری مسائل کے حل پر مشتمل ہیں جو قارئین کے لیے علم و عرفان کا خزانہ ثابت ہوں گی۔

1۔ تصوف کا لغوی اشتقاق اور معنوی استحقاق

2۔ وراثت اور وصیت کے احکام و مسائل

3۔ فن نعت نگاری

4۔ EXPOSING YAZID: A Theological and Historical Examination of his Disbelief

5۔ فہم القرآن

قرآن وحدیث کے احکامات و عقائد کو وہ شخص ہی بہتر جانتا ہوگا جو قرآن و حدیث کے احکامات و عقائد کے سمندروں میں زیادہ گہرائی تک غوطہ زن ہوا ہوگا۔

شیخ الاسلام ،قرآن پاک کا اردو و انگریزی میں ترجمہ کر چکے ہیں ، 8 جلدوں پر قرآنی انسائیکلوپیڈیا تیار کر چکے ہیں، صرف سورۃ فاتحہ کی تین جلدوں پر ضخیم تفسیر تحریر کر چکے ہیں، عالم عرب کے لیے 20 جلدوں پر عربی زبان میں تفسیر تحریر کر چکے ہیں۔

قرآنی انسائیکلوپیڈیا اور 20 جلدوں میں عربی زبان میں تفسیر، انہیں قرآن فہمی میں دور حاضر کے باقی مترجمین و مفسرین سے بلند اور ارفع مقام پر فائز کرتی ہے۔دوسری طرف ، اس وقت روئے زمین پر کوئی ایسی حدیث پاک کی کتاب اور حدیث کی کتاب کی شرح ایسی نہیں ہے ، جو انکے مطالعہ سے نہ گزری ہو، الحمدللہ ، وہ 6 لاکھ سے زائد احادیث کا مطالعہ فرما چکے ہیں۔عالم عرب کے شیوخ حدیث میں ان سے سند لیتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں۔40 جلدوں پر مشتمل،60 ہزار احادیث کا انسائیکلوپیڈیا تیار کر چکے ہیں۔

درج بالا گفتگو سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی ہے کہ دور حاضر میں قرآن و حدیث کے معانی و مطالب ، احکامات و عقائد کے سمندروں کی جس گہرائی تک شیخ الاسلام کو غوطہ زن ہونے کا اعزاز حاصل ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔

فکر و نظریہ اور خدمت دین کی تڑپ کی اولاد میں منتقلی اور شیخ الاسلام

بلاشبہ اولاد اعمال صالح میں اپنے والد کے کردار اور فکر کی وارث اور پرتو ہوتی ہے۔شو مئ قسمت ہم جس عہد میں زندہ ہیں وہاں ہمارے اطراف میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بعض بڑی بڑی نامور علمی، روحانی، شخصیات کی علمی، فکری میراث بوجوہ اولاد اورآئندہ نسلوں میں منتقل نہ ہو سکی جس کی وجہ تربیتی مراحل میں کوتاہی یا دیگر سماجی، خانگی وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔بہرحال تربیتی مراحل میں برتی جانے والی کوتاہی کا نتیجہ اخلاقی گراوٹ اور زبوں حالی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے اور جس کے منفی اثرات سے صاحبِ فکر کی فکر بھی متاثر ہوتی ہے اور اس کے منفی اثرات سے سوسائٹی بھی محفوظ نہیں رہ پاتی۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی شہرہ آفاق تصنیف ”دستورِ مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور“

”دستورِ مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور“ کے عنوان سے چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی 14 سو صفحات پر مشتمل کتاب اس اہم موضوع پر پہلی جامع تجزیاتی تحقیق ہے۔اس تجزیاتی تحقیق میں دستورِ مدینہ کا امریکہ، برطانیہ اور دیگر جدید دساتیرِ کے ساتھ ایک فکر انگیز تقابلی جائزہ پیش

کیا گیا ہے۔یہ کتاب بیک وقت انگریزی، عربی اور اردو زبان میں شائع ہوئی ہے۔اس کتاب کا ایک خاص امتیاز یہ ہے کہ عالمِ اسلام کی ممتاز یونیورسٹی جامعہ الازہر کے شیوخ کی طرف سے کتاب کے تحقیقی و تجزیاتی مواد اور اس کی علمی ثقاہت کی تائید و توثیق کی گئی ہے۔کتاب میں دستور مدینہ کی روشنی میں اصولِ حکمرانی، اسلام کے سیاسی نظام، حقوقِ انسانی، جان و مال کا تحفظ، آزادیِ اظہار، حقوقِ نسواں اور ریاستی اختیارات جیسے اہم موضوعات کا مدلل اور دلنشیں انداز میں احاطہ اور ناقدین کا علمی محاکمہ کیا گیا ہے۔اس کتاب میں بین الاقوامی دساتیر کی تاریخ کا جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

سال 2024ء کے آغاز میں اس شہرہ آفاق تصنیف کی تقریب رونمائی 26 جنوری 2024ء کوایوانِ اقبال لاہور میں منعقد ہوئی۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری بہت خوش قسمت ہیں کہ انہوں نے اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی ہے اور آج ان کی تربیت کا ثمر ہم سب کے سامنے ہے۔ڈاکٹر طاہر القادری اس ملک اور قوم کے لیے ایک بہت بڑا اثاثہ ہیں، یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم ان سے کماحقہ مستفید نہیں ہوسکے۔آج کا دور اور حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی یہ کتاب تمام حکمرانوں تک پہنچائی جائے، میں چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کو خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اس موضوع پر ایک جامع تحقیق پیش کی ہے۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے سال 2024ء میں اپنی تصنیفی خدمات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے متعدد اہم نئی کتب تصنیف کی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ Quran on Management

2۔آداب اختلاف 3۔رفیق اور رفاقت

4۔PHILOSPHY OF ALTRUISM & MINHAJ -UL-QURAN INTERNATIONAL

عالمی سفیر امن ایوارڈ: پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کا عظیم اعزاز

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے صدر پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کو The Universal Peace Federation کی طرف سے اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر آسٹریا(ویانا)

میں سفیر امن ایوارڈ دیا گیا۔ یہ ایوارڈ انہیں بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لئے انجام دی جانے والی گراں قدر عالمی خدمات کے اعتراف میں دیا گیا۔ اس موقع پر اُنہیں بین المذاہب عالمی کانفرنس 2024ء کے لئے کلیدی مقرر اور مہمانِ اعزاز کا سٹیٹس بھی دیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ اس خطے اور دنیا بھر میں کمیونٹی اور مذہب دونوں شعبوں سے بالاتر ہو کر امن اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، منہاج القرآن اور منہاج یونیورسٹی کے غیر متزلزل عزم کا عالمی سطح پر اعتراف ہے۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کو یہ ایوارڈ Dr. Peter Haider (صدر یونیورسل پیس فیڈریشن آسٹریا) اور Dr. Afsar Rathore (ممبر آف اکیڈمک کونسل آف دی یونائیٹڈ نیشن سسٹم۔ ACUNS) نے پیش کیا۔

اِسلام میں مادّی ورثہ ہر کس و ناکس کو ملتا ہے، مگر علمی و روحانی ورثہ (academic and legacy spiritual) صرف اسی کو ملتا ہے جو اپنے اندر اُن محاسن کو جذب کرنے کی طاقت و قابلیت پیدا کر لے۔ میں ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کو ان کی عظیم خدمات کے اعتراف میں بین الاقوامی عظیم اعزاز پر خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے بھی سال 2024ء میں اپنی تصنیفی خدمات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے متعدد اہم نئی کُتب تصنیف کی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ سبل العشاق 2۔ کرپٹو کرنسی: علمی اور شرعی محاکمہ

3۔ Beyond the IMF

سال 2024ء کے دوران متنوع موضوعات پر شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ، ڈاکٹر حسن محی الدین قادری صاحب اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری صاحب کی شائع شدہ مذکورہ کتب جدید علمی و تحقیقی معیار کے اعتبار سے نہایت شاندار شاہکار کتب ہیں۔ راقمہ نے ان کا ایک مختصر سا جائزہ پیش کیا۔ یہ کتب جملہ اہل ایمان بالخصوص طلبہ، علماء و اساتذہ، مدرسین کی علمی و عصری ضروریات کی تکمیل کے حوالے سے نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ ہمارا دینی فریضہ ہے کہ اِن علمی شاہ پاروں کو خرید کر، گھر کی لائبریری کی زینت بنائیں، خود بھی مطالعہ کریں، اور اپنی نسلوں میں بھی اِس علمی ذخیرہ کو منتقل کریں۔

حاصِلِ کلام

سال 2024 میں شیخ الاسلام کی مصروفیات کا احاطہ کرتے ہوئے انکی، صرف غیر

معمولی اہمیت کی حامل اور تاریخ ساز سرگرمیوں کو قلم بند کیا گیا ہے، جو علمی، فکری اور تحریکی لحاظ سے ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ بلا شبہ، شیخ الاسلام کی سال بھر کی تمام سرگرمیوں کو ایک مختصر مضمون میں سمویا نہیں جا سکتا، کیونکہ ان کی علمی، تنظیمی، تصنیفی، فکری اور اصلاحی مصروفیات کا دائرہ بے حد وسیع ہے۔ سال 2024 میں بھی مختلف خطبات، علمی نشستیں، فکری مباحث، بین الاقوامی کانفرنسز، تنظیمی اجلاس اور اہم ملاقاتوں کا سلسلہ پورا سال جاری رہا۔ اس تحریر میں صرف انہی مصروفیات کو موضوع بحث بنایا گیا جو نہایت غیر معمولی اور تاریخی اہمیت کی حامل رہی ہیں، صرف چنیدہ مصروفیات کو کارئین کی نظر کیا گیا ہے۔

سال 2024 کے آغاز پر "The Manifest Quran" کی اشاعت کے بعد، "خدا کو کیوں مانیں اور مذہب کو کیوں اپنائیں؟" کے موضوع پر شہرِ اعتکاف میں علمی و فکری لحاظ سے بے مثال 9 خطابات ہوئے۔ اس کے فوراً بعد، دینِ متین کی خدمت کے لیے دنیا کے چار بڑے خطوں میں تاریخی اور تنظیمی نوعیت کے تاریخ ساز دورہ جات انجام دیے گئے۔ پھر مینارِ پاکستان، لاہور میں عالمی میلاد کانفرنس کا فقید المثال انعقاد، جس میں لاکھوں عشاقانِ رسول ﷺ نے شرکت کی۔ اس کے بعد پاکستان میں درسِ ختم صحیح البخاری کا ملک گیر تاریخی اجتماع کا انعقاد کیا گیا، جو اپنی نوعیت کا ایک منفرد اجتماع تھا۔

ان تمام غیر معمولی علمی، فکری اور تحریکی مصروفیات کو دیکھ کر ذہن میں ایک حیرت انگیز سوال جنم لیتا ہے: کیا کوئی شخصیت 74 برس کی عمر میں اس قدر وسیع، ہمہ جہت اور ہمہ وقت مصروفیات کی متحمل ہو سکتی ہے؟

شیخ الاسلام کی مصروفیات کے تناظر میں کچھ اہم سوالات

1. کیا انسان واقعی اپنے وقت کی اتنی منظم تقسیم کر سکتا ہے کہ وہ بیک وقت علمی، فکری، روحانی، تنظیمی، تصنیفی، تبلیغی اور سماجی میدانوں میں اتنی غیر معمولی خدمات انجام دے سکے؟

2. کیا یہ محض غیر معمولی ذہانت اور جہد مسلسل کا نتیجہ ہے، یا اس کے پیچھے کسی ماورائی مدد و نصرت کا بھی دخل ہے؟

3. دنیا کے چار بڑے خطوں کے طویل دورہ جات، شہرِ اعتکاف کے 9 بے مثال خطبات، عالمی میلاد کانفرنس، اور پھر درسِ ختمِ صحیح البخاری جیسا تاریخی اجتماع— کیا ایک عام انسانی صلاحیتوں کے دائرے میں ممکن ہیں؟

4. ایسا کمال نظم و ضبط اور غیر معمولی جدوجہد کس طرزِ زندگی، کس فکری استقامت اور کس روحانی فیض کا نتیجہ ہو سکتا ہے؟

یہ تمام سوالات ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت کے بارے میں پیدا ہوتے ہیں جس کا ہر لمحہ دینِ اسلام کی خدمت میں وقف ہو، اور جس کی زندگی کا ہر پہلو تاریخ کے سنہری ابواب میں درج ہونے کے قابل ہو

شیخ الاسلام نامور فقیہ، عظیم المرتبت محدث علوم اسلامیہ پر کامل دسترس رکھنے والے دانشور، جلیل القدر عالم دین، رفیع المرتبت مفسر قرآن، ملت اسلامیہ کے دور زوال کو شکوہ ماضی بخشنے والے بطلِ جلیل، امام ابو حنیفہ کے فکرو تدبر کی پہچان بن کر ابھرنے والے رجل رشید، علوم جدیدہ و علومِ قدیمہ پر یکساں دسترس رکھنے والے عبقری، ایک ذات میں انجمن کا وجود لیے، ایک قلب میں لاتعداد علوم کا بحرِ ذخار لیے اور سب سے بڑھ کر عشق رسول ﷺ کی سرشاری لیے ہوئے ہیں۔علامہ کے لفظوں میں:

بخشے ہیں مجھے حق نے جوہر ملکوتی
خاکی ہوں مگر خاک سے رکھتا نہیں پیوند

دانشِ عصر، شیخ الاسلام کی اجتہادی خدمات

خطاباتِ شیخ الاسلام: شہرِ اعتکاف 2024ء

تحریر: ڈاکٹر فرح ناز، صدر منہاج القرآن ویمن لیگ

کسی بھی شخصیت کی عظمت اس کے علمی توسّع اور فکری معراج سے عبارت ہوتی ہے۔ بلاشبہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی حیثیت دورِ حاضر میں ایک ایسی دانش گاہ کی سی ہے جس کا ہر گوشہ روشن و تابناک مستقبل کی نوید کا حامل ہے۔ آپ کے کارہائے نمایاں، علمی محاسن اور تحقیقی مقالات امت مسلمہ کے لئے ذریعہ رہنمائی، قابلِ تقلید و قابلِ فخر ہیں۔ آپ کا شمار ان نابغہ روزگار تاریخی شخصیات میں سے ہے جن کی سوچ و فکر سے علم و دانش کی نئی راہیں دریافت ہوتی ہیں۔ جن کے جولانی قلم کی روانی سے فکری مغالطوں کی گرد چھٹتی اور صحیح سمت میں رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

شیخ الاسلام اپنے زمانے کے ایسے عظیم مدبر و رہنما، معلم و مصنف اور ایسی صاحب بصیرت شخصیت ہیں جنہوں نے دین کو زمانے کے درپیش چیلنجز، شکوک و شبہات اور باطل عقائد کی دھول کو عقلی و نقلی دلائل کی طاقت سے نہ صرف رد کر دیا ہے بلکہ دین پر اٹھنے والے اعتراضات اور فتنوں کا بر وقت سدباب کر کے درپیش مسائل کا حل بھی دیا ہے۔

عصری ضرورت پر اچھوتے موضوعات کا انتخاب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے شہر اعتکاف 2024ء میں خطابات کیلئے عصری ضرورت کے تحت بالکل اچھوتے موضوع کا انتخاب کیا۔ سائنسی علوم کو نئی نسل کے سامنے دین اِسلام کی ضد کے طور پر پیش کرنے والے ملحدین (خدا کا اِنکار کرنے والے)

مختلف محاذوں پر دین کے خلاف نفرت پیدا کرکے انہیں خدا اور دین سے بیزار و برگشتہ کر رہے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے شہرِ اعتکاف 2024ء میں ان کا علمی و فکری محاکمہ کیا ہے۔ ''خُدا کو کیوں مانیں؟ اور مذہب کو کیوں اپنائیں؟''، جسے گمراہ کن فتنۂ اِلحاد (atheism)، لامذہبیت (agnosticism) اور دہریّت پر مبنی دین گریز رجحان و نظریات کا تسلی بخش جواب دیا، آپ نے عقلی تردید اور فلسفۂ توحید کے شرح و بسط کے ساتھ ایمان اَفروز دلائل کے ذریعہ عقلی بنیادوں پر قلع قمع کیا۔

حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دلنشین اور خوبصورت انداز میں حاضرین و سامعین کو دعوت فکر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :

''وہ لوگ جو غلط مصادر اور صحبتوں کے برے اثر سے اپنے اذہان اور دل و دماغ میں تشکیک، شکوک و شبہات پیدا کر بیٹھے ہیں، جن کی دولت ایمان لٹ گئی ہے یا لٹنے کو ہے، جو ایمان کی دنیا سے اپنا یقین متزلزل کر بیٹھے ہیں، وہ اپنی آنکھیں کھولیں اور احساس بندگی سے اپنے ایمان کو مضبوط و مستحکم کر کے ایقان کے درجے پر پہنچیں۔ اللہ پر جس قدر آپ کا ایمان کامل، مضبوط اور مستحکم ہوتا چلا جائے گا اتنا ہی آپ اللہ کے قریب ہوں گے اور جتنا قریب ہوتے چلے جائیں گے اتنا ہی اللہ کے احکام آپ کی زندگی میں داخل ہوں گے اور ان احکام کی پیروی میں آپ کو لطف، لذت اور سرور ملے گا اور آپ کی بندگی نکھرتی چلی جائے گی۔''

حضور شیخ الاسلام کی دعوتِ فکر و عمل سے انسان کے اندر ایک سچی کھوج کا داعیہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کہاں اور کیسے تلاش کریں؟

شہرِ اعتکاف 2024ء کے خطابات کے ذریعے فکر و تدبر کی دعوت

غور و خوض اور تفکر و تدبر اشرف المخلوقات کے لیے امرِ الٰہی ہے۔ تفکر کے بغیر سوچ کے دروازے نہیں کھلتے اور اگر یہ دروازے مقفّل رہیں تو تاریخ کا سفر رُک جاتا ہے اور اِرتقائے نسلِ اِنسانی کی تاریخ اندھیروں میں گم ہو جاتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں تدبر اور غور فکر کو بلند مقام حاصل ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے پاک کلام میں جا بجا اہل عقل و دانش کو خصوصی طور پر اپنی نشانیوں اور کائنات میں تدبر اور غور فکر کی دعوت دی ہے۔ اللہ رب العزت کی تخلیق کے مظاہر اور کائنات کی وسعت میں غور و فکر کرنے سے اللہ رب العزت کی معرفت اور دین اسلام کی حقانیت ثابت ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ (ص، 38/ 29)

”یہ کتاب برکت والی ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل فرمایا ہے تاکہ دانش مند لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور نصیحت حاصل کریں۔“

قرآن مجید پر غور وفکر کریں اور تحقیقی موازنہ کی طرف آئیں قرآن میں 856 آیات ایسی ہیں جن میں اللہ نے علم کی ضرورت واہمیت پر زور دیا ہے، جب کہ ایک ہزار کے قریب آیات میں بالواسطہ یا بلا واسطہ سائنسی حقائق بیان کیے گئے ہیں۔قرآن مجید میں پونے دو ہزار آیات ایسی ہیں جن میں علم اور سائنس کی بات کی گئی ہے۔“

حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے سیاسی الحاد کی بات کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

” یہ مسلمہ حقیقت ہر طالب علم جانتا ہے کہ west اور یورپ میں ان ہزار سال کو dark ages کہتے ہیں۔یعنی یورپ میں سائنس کا سفر ایک ہزار سال رکا رہا، سائنس اور تحقیقات کو آگے نہیں بڑھنے دیا گیا۔اگر تحقیق کو آگے بڑھایا جاتا تو علم و شعور میں ہی اضافہ ہوتا اور جب علم و شعور آتا تو جو ماحول ان طبقات نے اپنے مفادات کے لیے اور اپنے خدائی نمائندگان کی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے بنا رکھا تھا اس کو چیلنج threat ہوتا لہٰذا وہ علم وشعور کو دباتے رہے۔چونکہ سٹیٹ کو طاقت کی ضرورت تھی اور یہ طاقت سائنسدان نہیں بلکہ کلیسا دیتا تھااس لئے اس زمانے میں کلیسا اور سٹیٹ کا گٹھ جوڑ تھا۔“

آپ نے مزید کہا:

”موجودہ دور میں یورپ اور Western World ترقی کر کے غالب آگئی ہے اور مسلم دنیا سیاسی اور ریاستی طور پہ شکست کھا کر کمزور ہو گئی ہے۔دنیا کی ریت ہے کہ جب کوئی سلطنت کمزور ہو جاتی ہے تو ان کا کلچر civilization، نالج سب کچھ زوال پذیر ہو جاتا ہے۔ یورپ کے ہزار سال اس لئے dark ages ہیں کہ ان میں حکمرانوں نے مذہب کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے سائنسی علوم کو منجمد کر دیا تھا۔اس کے مقابلہ میں اسلام سائنس کو سپورٹ کرتا تھا، حضور ﷺ پر غار حرا میں جبرائیل امین جو پہلی وحی لے کر اترے وہ سائنس اور علم کے موضوع پر تھی۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ [العلق، 96/ 1-2]

”(اے حبیب!) پڑھئے اپنے رب کے نام سے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو (رحمِ مادر میں) جونک کی طرح معلّق وجود سے پیدا کیا۔“

پہلی وحی ہی Science of Embryology کو بیان کر رہی ہے۔ جس مذہب کی پہلی وحی علم اور سائنس پر مبنی ہو وہ سائنس کو کس طرح روک سکتا تھا؟ یعنی پہلی صدیوں میں جب یورپ بالکل اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا تو اس وقت مسلمان پوری دنیا میں سائنس کے چراغ جلا رہے تھے۔ یوں مسلمانوں کے سائنسی کام نے صدیوں تک یورپ کو روشنیوں سے منور کیا۔" (اقتباس از خطاب شیخ الاسلام، خطاب نمبر: Ca-17، 6 اپریل 2024ء)

چنانچہ شیخ الاسلام نے اپنے خطابات میں ایسی سائنسی دریافتوں کو پیش کیا ہے جو سائنسدانوں کو تو بیسویں صدی میں معلوم ہوئی مگر قرآن مجید ان حقیقتوں کو آج سے 1445 سال پہلے متعدد مقامات پر بیان کر چکا ہے جو قرآن مجید کے کلامِ الٰہی ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ اگر خدا نہ ہوتا تو یہ کیسے معلوم ہوا؟ جیسے اِرشاد فرمایا گیا ہے:

يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ۔ [فاطر، ٣٥/ ١]

اور تخلیق میں جس قدر چاہتا ہے اضافہ (اور توسیع) فرماتا رہتا ہے۔

پھر فرمایا:

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِأَيْىدٍ وَّإِنَّا لَمُوسِعُونَ۔ [الذّاريات، ٥١/ ٤٧]

اور آسمانی کائنات کو ہم نے بڑی قوت کے ذریعہ سے بنایا اور یقیناً ہم (اس کائنات کو) وسعت اور پھیلاؤ دیتے جا رہے ہیں

شیخ الاسلام نے اپنے خطابات میں اِنسانی خلیوں کی اَقسام اور DNA پر بھی تفصیل سے روشنی ڈال کر فتنہ الحاد کا رد کیا ہے۔ (خطاب شیخ الاسلام، خطاب نمبر: Ca-16، 5 اپریل 2024ء)

فتنہ الحاد اور جدید سائنسی علوم

سائنسی افکار و نظریات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سائنس دان یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اس کا محرک آخر کوئی تو ہے؟ گویا سائنس نے اپنے طریقے سے اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے کا راستہ دکھایا ہے کہ خدا کے وجود کے بغیر کائنات خود بخود چل ہی نہیں سکتی۔

شیخ الاسلام کے ان خطابات میں معاشرے کے تمام طبقات کے لئے غور و فکر کی کئی جہات ہیں۔ بلا شبہ یہ خطابات فتنہ الحاد کے رد میں اکسیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

شیخ الاسلام نے ان خطاباب میں فتنہ الحاد سے نمٹنے کے لئے دو بڑے راہنما اصول پیش کئے:

1۔ دین اسلام ایک مکمل نظام زندگی ہے اس میں کسی پرائیوٹ اور انفرادی معاملہ کا

کوئی تصور نہیں ہے۔

2۔ معاشرے میں رہ کر مذہب سے لا تعلق رہنا اسلامی تصور نہیں۔

ملحدین (خدا کا اِنکار کرنے والے) جن مختلف محاذوں پر دین کے خلاف نفرت پیدا کرکے سادہ لوح لوگوں کو بیوقوف بنا رہے ہیں، اُن میں سے ایک یہ کہ وہ مذہب کو ایک پرائیویٹ اور انفرادی معاملہ قرار دے کر ذہنوں کو خدا اور مذہب سے انکار پر لے آتے ہیں۔

شیخ الاسلام نے نہایت فکر انگیز گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

"بعض لوگ دوسروں کو قائل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ پر اپنے ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اپنی بے عملی کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ذاتی معاملہ قرار دیتے دے کر دروغ گوئی سے کام لیتے ہیں دین پر عمل کرنا ہرگز پرائیویٹ معاملہ نہیں ہے

تو لا محالہ ایک خدا کو ماننے والا باقی دنیا سے بے خوف ہوتا ہے۔ دین دشمن طاقتوں کے سامنے وہ سیسہ پلائی دیوار کی مانند ہوتا ہے۔ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جرأت کے ساتھ بات کرسکتا ہے۔ لہذا اس دور میں نوجوان نسل کو شک اور ابہام کے گرداب سے نکالنے اور ہدایت کی پر یقین راہوں پر ڈالنے کا جو فریضہ حضور شیخ الاسلام نے اپنے امسال کے خطابات 2024ء کے ذریعے ادا کیا ہے وہ انسانیت کو بے چینی سے نکال کر حالت یقین میں لانے کے لئے اپنی مثال آپ ہے۔ کیونکہ ہدایت کی ابتداء شک کے ختم ہونے سے ہوتی ہے۔ اس کے حصول کے لئے حضور شیخ الاسلام نے جو تدبیر عطا کی وہ یہ ہے کہ

ایسی ساری جگہیں، دوستیاں، تعلقات، محبتیں، سنگتیں اور وہ سارا سننا اور دیکھنا جن سے تشکیک و تذبذب پیدا ہونے کا امکان ہو ان کو خیر باد کہنا ہوگا۔ اس کے سوا کوئی اور آپشن نہیں ہے۔ اگر ان کو برقرار رکھ کر ہم ایمان بالغیب، تقویٰ، یقین، کامیابیاں اور ہدایت لینا چاہیں تو یہ بات قطعی ناممکن اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے خلاف ہے۔

انسان خدا کی ایک منفرد اور بے مثال تخلیق ہے خدا نے ہمارے وجود میں ابدیت کا جو سافٹ ویئر انسٹال کیا ہوا ہے وہ ہماری روحانی واخلاقی بلندی سے ہی اپ ڈیٹ رہ سکتا ہے۔ اسی لیے لازوال منزل کا شعور صرف خدا کے وجود پر یقین کے ساتھ ہی تکمیل پا سکتا ہے۔

اللہ کی رضا پر راضی رہنا درحقیقت وجودِ باری تعالیٰ پر ایمان کے ثمرات میں سے اعلی درجے کا ثمرہ ہے۔ اس امتحان اور آزمائش پر پورا اترنے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ تکالیف آزمائشیں اور مصیبتیں درجہ بدرجہ انسان کی دینی، ایمانی، روحانی ترقی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ جتنا اس میں صبر، یقین ہوگا

اتنا ترقی کرتا چلا جائے گا۔ دنیا میں تکالیف بڑے نفع کا سودا ہے۔ یہ تکالیف انسان کے لیے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔

توحید اور وجودِ باری تعالیٰ

عقیدہ توحید ماننے کا ایک ثمر یہ بھی ہے کہ رب تعالیٰ جو چاہے گا، جتنا چاہے گا جس کو چاہے گا اپنے فضل سے عطا فرمائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے مکمل محنت کا حکم دیا جدوجہد کی تعلیم دی، ہمت پکڑنے کی ترغیب دی۔ لیکن فرق یہ ہے کہ غیر مسلم اسباب سے نتیجہ چاہتا ہے مومن کی شان یہ ہے کہ وہ محنت کرکے نتیجہ اپنے رب کریم پر چھوڑ دیتا ہے۔ مسلمان کی توجہات کا مکمل مرکز اللہ رب العزت کی ذات ہوتی ہے۔ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم نے اپنا ہر یہ معاملہ رب تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر تم رب پر بھروسہ کرو گے تو وہ تمہیں ویسے ہی رزق دے گا جیسے پرندے کو دیتا ہے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا. (ترمذی، الصحیح، کتاب الزهد، باب فی التوکل علی الله، 4/373، الرقم/2344، أحمد بن حنبل، المسند، 1: 30، الرقم: 205)

"اگر تم اللہ پر ویسے بھروسہ کرو جیسا کہ بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تمہیں ایسے رزق دیا جائے جیسے پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو آسودہ حال واپس آتے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ ہمیں اس بات کی ترغیب دے رہے ہیں کہ ہم دنیا اور دین سے متعلق تمام کاموں میں نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کے معاملے میں اللہ پر مکمل بھروسہ کریں جبکہ ہمارا سارا توکل بندوں پر ہے۔ایک رب کو ماننے والا انسان عزم و حوصلہ اور صبر و استقامت کا پہاڑ ہوتا ہے۔

اللہ کی ربوبیت پر جب انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ "رَبِّيَ اللهُ" میرا رب اللہ ہے تو اُسے نہ کوئی خوف کھاتا ہے اور نہ اسے کسی حزن کا کھٹکا ہوتا ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے اللہ کے اذن سے ہو رہا ہے۔ تو ضروری ہے کہ ہم اپنے رب پر بھروسہ کر کے اپنے جملہ معاملات کو اس کے سپرد کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کبھی بھی اپنے ایسے بندوں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہماری خرابی یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے آپ کو اپنی سوچ کے حوالے کیا ہے۔ نتیجتاً ہم نفسیاتی مریض بن گئے۔ اسی لئے ہم ڈپریشن اور ٹینشن کا شکار ہیں۔ اگر ہم اللہ کے دوست بن جائیں تو وہ اپنے دوستوں کو نور عطا کرتا ہے۔ فرمایا:

اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ ءَامَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَٰتِ إِلَى النُّورِ۔ [البقرة، 2: 257]

''اللہ ایمان والوں کا کارساز (دوست) ہے وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔''

جو لوگ یہ مان جائیں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے اذن سے ہو رہا ہے۔ اس کائنات کو چلانے والا وہ سمیع و بصیر ہے۔ اہل ایمان کا ولی، پشت پناہ، مددگار اور حمایتی اللہ ہے تو وہ در در کی ٹھوکریں نہیں کھاتا۔

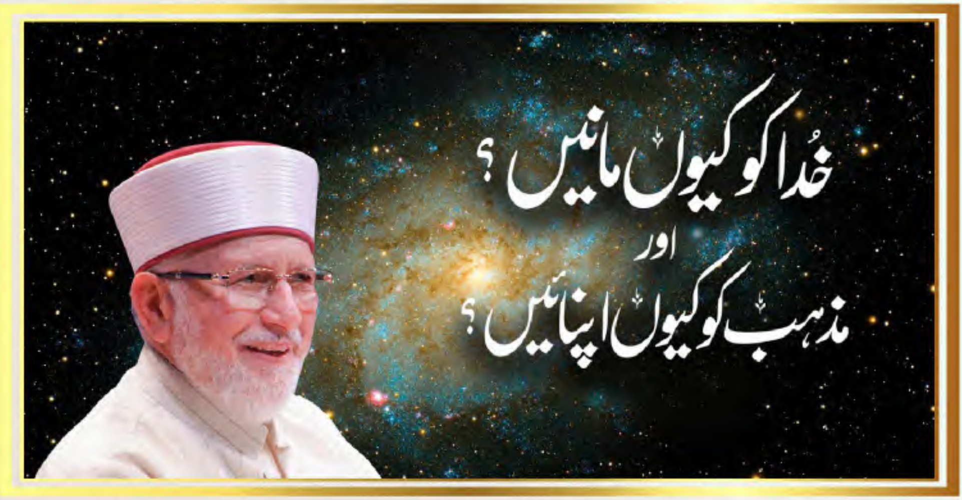

کارکنان پر لازم ہے کہ وہ حضور شیخ الاسلام کے ان مواعظ حسنہ کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنائیں اور ان کے ذریعہ معاشرے میں موجود غلط تصورات کا قلع قمع کریں۔ قول و عمل کے تضاد سے معاشرے میں کوئی مثبت تبدیلی نہیں آسکتی۔ جب بھی آپ کہیں جاتے ہیں، کسی نہ کسی کی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ نے جہاں جانا ہے وہاں آپ نے اپنی اصل کی حفاظت بھی کرنی ہے۔ یہ ذمہ داری اللہ کے دین کے نمائندوں پر زیادہ بھاری ہے کہ ان کے ہر عمل کو ان کی جماعت، مسلک اور مذہب کے ساتھ جوڑا جائے گا۔ وہ جیسے ہی کوئی غلط عمل کریں گے تو کہا جائے گا: صرف یہ نہیں بلکہ اس کی جماعت، مسلک، مذہب اور خدا ہی غلط ہے۔ جگہ جگہ جا کر ماتھا رگڑنے سے بچیں، دنیاداروں اور ظالم و جابر کے سامنے جانے سے باز رہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے خطابات 2024ء سے ہماری زندگی پر یہ اثر مرتب ہوتا ہے کہ جو بندۂ خدا تنگی و سختی اور مصائب و آلام میں مبتلا ہوا اور اس نے صبر و عزیمت کے ساتھ سخت حالات کو برداشت کیا تو اسے کامیابی و کامرانی اور

عزت و خوشحالی کی نعمتِ عظمیٰ حاصل ہوگی۔ اس لئے کہ عزتیں اور ذلتیں اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں ہیں۔ وہ رب تعالیٰ ہی بندے کو صحت، عمر اور رزق میں برکت عطا فرماتا ہے۔

راقمہ نے شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے شہرِ اعتکاف 2024ء کے فکر انگیز خطابات کا خلاصہ قارئین کے لیے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس میں ان خطابات کی اہمیت اور عصری ضرورت پر اظہار خیال کیا ہے۔

درج ذیل لنکس قارئین کی سہولت کے لیے دیئے جا رہے ہیں جن کو وزٹ کر کے شیخ الاسلام کے شہر اعتکاف کے خطابات 2024ء سے متعلق راقمہ کے تحریر کردہ تفصیلی آرٹیکلز سے استفادہ حاصل کیا جاسکتا ہے جن کا خلاصہ اس تحریر میں پیش کیا گیا ہے۔

- https://docs.google.com/document/d/1LScykWDpCi_eIkunbaikJP1vt3l1jgu6/edit?usp=drive_link&ouid=101261521315960796014&rtpof=true&sd=true
- https://docs.google.com/document/d/1r7ZmK2MYD5PcF56VcSqh9zkyy_Lzyl7x/edit?usp=drive_link&ouid=101261521315960796014&rtpof=true&sd=true
- https://docs.google.com/document/d/11nDXAhMNJ-n3LDrmqDQNqVkzPXjOtCli/edit?usp=drive_link&ouid=101261521315960796014&rtpof=true&sd=true
- https://docs.google.com/document/d/14DRyOMT3PWEhCkTZEQ21jMcESwVD38sx/edit?usp=drive_link&ouid=101261521315960796014&rtpof=true&sd=true
- https://docs.google.com/document/d/1toY5uwdEMjT9fQP4YhkHxbZj4qsZrQUa/edit?usp=drive_link&ouid=101261521315960796014&rtpof=true&sd=true
- https://docs.google.com/document/d/1CvJa2hRheB3bNhqjUZ3cZS0fWHlD7NmA/edit?usp=drive_link&ouid=101261521315960796014&rtpof=true&sd=true

- https://docs.google.com/document/d/13IuM4z8Mk07mmlxBao6szPVio5meFIUR/edit?usp=drive_link&ouid=101261521315960796014&rtpof=true&sd=true
- https://docs.google.com/document/d/1m_v4QCHLf6H77vxswHUTFE6IuUUiSCJL/edit?usp=drive_link&ouid=101261521315960796014&rtpof=true&sd=true
- https://docs.google.com/document/d/1llD4imQa4dv4K5KIoIJ0WC9xSZTS9cab/edit?usp=drive_link&ouid=101261521315960796014&rtpof=true&sd=true
- https://docs.google.com/document/d/1mO42PkU2ccrAUEykDbai_wjNnYkcg5Q8/edit?usp=drive_link&ouid=101261521315960796014&rtpof=true&sd=true

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کے لیے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور کی سالانہ خریداری حاصل کریں

زیر سرپرستی : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

بیگم رفعت جبین قادری

فی شمارہ: 60 روپے   سالانہ خریداری: 700 روپے

اپنے علاقے میں موجود پبلک لائبریریز، کالجز، سکولز، عوامی مقامات، دوست احباب اور علاقے کی موثر شخصیات کو سالانہ خریداری کی صورت میں تحفہ بھجوائیں۔

365۔ ایم ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 042-5169111-3, 111-140-140 Ext:149

Whatsapp: 0305-4547289, 0300-8105740

www.minhaj.info, Email: sisters@minhaj.org

عصری مسائل کے حل میں
شیخ الاسلام کی فکری خدمات

مسز مصباح عثمان ریسرچ سکالر فرید ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی ایک متنوّع اور کثیر الجہت شخصیت ہیں۔ آپ نے انسانی زندگی کے معروف شعبہ ہائے حیات کے تقریباً ہر پہلو پر علمی اور تحقیقی مباحث کی ہیں۔ آپ نے عالم اسلام کے معاشرتی، اخلاقی، اقتصادی، معاشی اور سیاسی حالات کا تجزیہ کر کے اپنی مجددانہ بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے حکمت و بصیرت اور دور اندیشی کے ساتھ جدید حالات و واقعات کے تناظر میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام نوعِ انسانی کو درپیش مسائل اور چیلنجز کے حل کے لیے قابلِ عمل تجاویز دنیا کے سامنے پیش کی ہیں۔ آپ کی شخصیت کا کمال یہ ہے کہ آپ بیک وقت کئی محاذوں پر مصروفِ عمل رہتے ہیں اور کسی بھی محاذ کو نظر انداز نہیں ہونے دیتے۔

بلا تمہید موضوع کی مناسبت سے ہم یہاں شیخ الاسلام کی خدمات کو ان چیلنجز کے تناظر میں اِحاطہ تحریر میں لانے کی سعی کریں گے جو بیسویں صدی کے اختتام اور اکیسویں صدی کے آغاز سے تاحال درپیش ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ان پیش آمدہ چیلنجز کو اگر غیر جانبدرانہ انداز سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ ان کا حل ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کی وساطت سے ہی نصیب ہوا۔ ذیل میں چند نمایاں چیلنجز اور ان سے نبرد آزما ہونے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کی خدمات اور اقدامات قارئین کے پیشِ نظر ہیں۔

فکری تنگ نظری اور فرقہ واریت کا چیلنج

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی نے اعلائے کلمۃ الحق کا پرچم سر بلند کیا اور عالمگیر

تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی تو اس وقت فکری و نظریاتی سطح پر امت کو درپیش چیلنجز میں انتہا پسندی، تنگ نظری، تکفیریت، مسلکی منافرت، فرقہ واریت سرِ فہرست تھے۔ دشمنانِ اسلام اور نادان دوست مل کر تنگ نظری اور اِنتہا پسندی کے بیج بو رہے تھے۔ تکفیری رویہ تبلیغ کا لازمی نِصاب بن چکا تھا۔ جس کے نتیجے میں فکری اعتبار سے اختلاف رکھنے والوں پر کفر و شرک کے فتوے لگائے جاتے تھے۔ مسلمانانِ پاکستان متعدد فرقوں میں بٹ چکے تھے۔ دوسرے مکاتبِ فکر کی بات سننا، ان کی کتاب پڑھنا، ان کی مجالس میں جانا حرام سمجھا جاتا تھا۔ دوسرے مسالک پر طَعن و تشنیع کرنا، تنقید کرنا اور گالیاں دینا اپنے عقیدے کی تصدیق سمجھا جاتا تھا۔ تمام مسالک اور فرقوں کو ایک جگہ پر بٹھانا ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ آپ نے اس چیلنج کا مقابلہ کرتے ہوئے درج ذیل اقدامات کیے۔

۱۔ بین المسالک ہم آہنگی اور رواداری کو فروغ دیا، بین المسالک افہام و تفہیم اور مکالمہ کی فضا قائم کی۔

۲۔ فکری تنگ نظری اور فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے آپ نے کتاب وسنت کی تشریحات پیش کیں۔ سیکڑوں کتب اور مدلل خطابات کے ذریعے اسلام کا رواداری، اعتدال اور توازن پر مبنی تصور پیش کیا اور انتہا پسندی کو شکست دی۔

۳۔ باہمی محبت و یگانگت اور اپنائیت کا احساس دینے کے لیے آپ نے اپنی جماعت تحریک منہاج القرآن کے دروازے ہر مسلک اور مکتبہ فکر کے لیے نہ صرف کھلے رکھے بلکہ مختلف مکاتب فکر سے وابستہ احباب آپ کی جماعت کے مختلف پلیٹ فارمز پر اپنی خدمت بخوبی سرانجام دیتے نظر آتے ہیں۔ آپ نے کبھی ۱۹۹۰ء میں ''اعلامیہ وحدت'' کی شکل میں مسالک کو یکجا کیا تو کبھی تحفظِ ناموس اہلبیت اور تحفظِ ناموسِ صحابہ کی صورت میں منافرت پھیلانے والے ہر فتنے کا تدارک کیا۔ کبھی دفاع شانِ علی علیہ السلام کی صورت میں گستاخی اہلبیت کے فتنے کا خاتمہ کیا تو کبھی دفاع شانِ صدیق اکبر و عمر فاروقؓ کی صورت میں صحابہ کی بارگاہ میں کھلنے والی درازز بانوں کا ناطقہ بند کیا۔

حقیقی فکرو نظریہ کا احیاء ایک بہت بڑا چیلنج

حقیقی فکرو نظریہ کا احیاء ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ جس کی بدولت لوگوں کی زندگیوں سے اخلاقی اقدار وروایات اور فکرو نظریات مٹ رہے تھے۔ ان کی جگہ ذاتی مفادات، حرص و ہوس، لالچ اور کرپشن نے لے لی تھی۔ اقدار مٹ گئیں تھیں۔۔۔ جیسے مغربی دنیا Godless ہے، اسی طرح یہ معاشرہ Ideologyless ہو گیا تھا۔ ہر وہ نظریہ، فکر اور تصور جس پر اقدار اور کردار قائم ہوتے ہیں، وہ کلیتاً ختم ہو گیا۔ اقدار و کردار پچھلے زمانے کی داستان بن گیا اور نیا کلچر اور نیا زمانہ غالب آ گیا۔

ایسے دور میں جب انفرادی اور اجتماعی زندگی سے نظریہ کا تعلق ختم ہو گیا تو چیلنج یہ تھا کہ اُس نظریہ کو دوبارہ بحال اور قائم کرتے ہوئے اُس پر تمسک اور استقامت اختیار کی جائے، لوگوں کو نظریہ اور فکر پر پختہ رکھا جائے اور نظریہ و فکر کو فروغ دیا جائے۔ کیوں کہ جب سیاسی اور مذہبی طور پر نظریہ معاشرے سے متعلقہ نہیں رہتا، اُس وقت نظریے کو زندہ رکھنا اور اُس کو قوت دینا بہت بڑا چیلنج ہوتا ہے۔ اس وقت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے گراس روٹ لیول تک عوام کی بالعموم اور رفقاء و کارکنانِ تحریک کی بالخصوص تعلیم و تربیت کا اہتمام بایں طور کیا کہ انھیں دین کے حقیقی نظریہ و فکر کے ساتھ ثابت قدمی عطا کی۔ آپ نے پوری قوم کو دعوت عام دی کہ آؤ ہم مردہ اقدار حیات کو پھر سے زندگی بخشیں اور انتشار و افتراق اور تفرقہ پرستی کی دلدل سے نکل کر پھر سے اتحاد امت اور وحدت و یگانگت کا خواب شرمندہ تعبیر کریں۔

جدید و قدیم علوم میں بُعد کا چیلنج

شیخ الاِسلام نہ صرف قدیم علوم اسلامیہ پر دسترس رکھتے ہیں بلکہ انہیں جدید علومِ عصریہ پر بھی مہارت تامہ حاصل ہے۔ قدیم و جدید علوم پر دسترس کے اس حسین امتزاج کے باعث آپ مشرق و مغرب کے مابین علمی و فکری بُعد اور فاصلوں کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ اپنے علمی و فکری اور تجدیدی و اجتہادی کام کی ثقاہت و ثروت کی بدولت عالمِ عرب و عجم میں اسلامی فکر و فلسفہ کے حوالے سے مستند اور معتبر جانے جاتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں ان کا وجودِ مسعود نعمتِ غیر مترقبہ اور عطیہ اُلٰہی ہے۔

اگر ہم گزشتہ نصف صدی قبل پاکستانی معاشرے پر نگاہ ڈالیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ علم دینی اور عصری دو مختلف اکائیوں میں بٹ چکا تھا اور دونوں کے درمیان ایک وسیع خلیج حائل ہو چکی تھی۔ یہ روش ایک طرف تو معاشرے کو دین سے بیزار سیکولر بنا رہی تھی تو دوسری جانب دینی طبقہ صدیوں پرانے سلیبس کی تدریس اور عصری تقاضوں سے بے خبر ہونے کے باعث تنگ نظری کا شکار ہو رہا تھا۔ اس چیلنج سے نبرد آزما ہونے کے لیے آپ نے درج ذیل اقدامات کیے۔

۱۔ آپ نے دینی و عصری علوم کو یکجا کرنے کے لئے ۱۹۸۵ میں جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھی۔ بحمد اللہ تعالیٰ آج وہ جامعہ ایک چارٹرڈ یونیورسٹی کی شکل اختیار کر چکی ہے۔

۲۔ آپ نے اپنی تحریک تحریکِ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے پاکستانی معاشرے کو عصری اور دینی تقاضوں سے ہم آہنگ ایک مکمل تعلیمی نظام اور سیکڑوں تعلیمی ادارے دیے۔ یہ آپ کی عظیم جدوجہد کا ثمر ہے کہ آج سیکڑوں تعلیمی اداروں میں دینی و عصری تعلیم کو یکجا کیا جا چکا ہے۔

On This Blessed Occasion
Of The Birthday Of

Shaykh-ul-Islam
Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri

I Extend My Heartfelt
Congratulations & Best Wishes

Today, we celebrate the life and extraordinary contributions of a leader whose vision, wisdom, and knowledge have enlightened countless hearts and minds. Your efforts as a spiritual guide, teacher, and reformer have inspired Muslims around the globe to reconnect with the teachings of Islam, the love of the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him), and the principles of peace and tolerance.

Through the worldwide network of Minhaj-ul-Quran International, you have laid the foundation for a movement that has transformed lives through education, spirituality, and service to humanity. Your dedication to countering extremism, promoting interfaith dialogue, and nurturing future generations of scholars and leaders is an unparalleled source of inspiration for us all.

On this special day, we thank Allah Almighty for blessing us with your leadership and guidance. May He grant you a long and healthy life filled with endless blessings and success in your noble mission. Your work continues to light the path for millions, and we pray that Allah enables us to uphold and advance the remarkable legacy you have established.

Dr. Ghazala Qadri
President MWL International

On the joyous occasion of His Eminence

Shaykh ul Islam Prof. Dr. Muhammad Tahir ul Qadri

MZA's blessed Birthday

I extend my heartfelt congratulations to all members and affiliates of Minhaj-ul-Quran International around the globe.

This day is a celebration of a life dedicated to spiritually, morally, and intellectually uplifting and guiding the Ummah. As a spiritual leader, guide, and mentor, he has devoted his life for the revival of Islam in true essence. His tireless efforts to spread knowledge and strengthening the Ummah in their faith, have impacted countless lives across the globe.

Through establishing the global network of Minhaj-ul-Quran International, his organisation has become a source of enlightenment, unity, and hope for Muslims everywhere. His initiatives in promoting peace, love, interfaith harmony, and peaceful coexistence, are a milestone in bringing religions together on one platform.

On this special day, I extend my heartfelt gratitude to Allah Almighty for blessing us with a leader and role model whose life is a practical example and reflection of the teachings of the Holy Prophet PBUH. His blessed presence is a beacon of light for us all.

May Allah Almighty bless him with a long and healthy life, and may he successfully continue to guide and serve the humanity with his knowledge. With prayers and profound respect- Ameen

Mrs. Fizzah Hussain Qadri

نصب العین کے حصول کی لگن اور جہد مسلسل انسان کو کبھی ضعیف نہیں ہونے دیتی

شیخ الاسلام کی عمر ڈھلنے کے باوجود آپ کی قوتِ گویائی، قوتِ ارادی، قوتِ حافظہ اور قوتِ استعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

ہم اپنے عظیم مربی کو 74 ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ بارسلونا۔سپین

ہم منہاج القرآن ویمن لیگ یونان کی جملہ عہدیداران، تنظیمات اور رفقاء و اراکین کی جانب سے اپنے عظیم قائد، حجۃ المحدثین، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی سالگرہ کے موقع پر محبتوں اور عقیدتوں سے بھرپور جذبات کے ساتھ ہدیۂ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

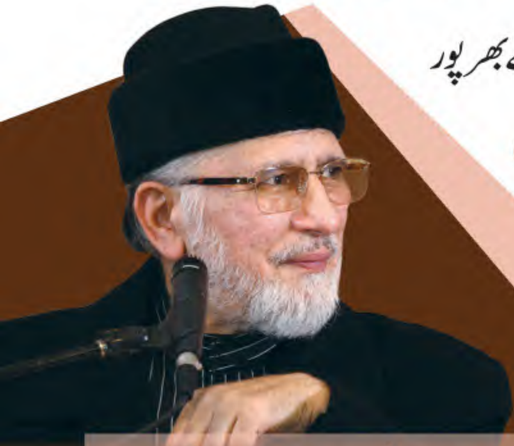

دعا ہے کہ یہ شمعِ ہدایت ہمیشہ اسی طرح ہمیں صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے کا درس دیتی رہے۔ (آمین)

منہاج القرآن ویمن لیگ یونان (Greece)

We extend our heartfelt

Congratulations

to the esteemed

Shaykh-ul-Islam

Prof. Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri

On His 74th *Birthday*

Beloved Shaykh

On behalf of Minhaj-ul-Quran International Australia. Your scholarly, spiritual, reformative, and intellectual contributions serve as a beacon of guidance for the Muslim Ummah. Under your leadership, Minhaj-ul-Quran has spread the message of peace, love and unity of Islam across the globe. We pray that Almighty ALLAH blesses you with good health, a long life and greater strength to continue serving Islam and may your shadow remain over the Ummah forever- Ameen

Happy 74th Birthday

Zaffar Khan
(President MAPC)

Muhammad Wasiq
(General Secretary MAPC)

Ruhel Dalvi
(MD MWF Australia)

Farrukh Hussain
(Director MQI Victoria)

Dr Aamir Tanweer
(President Queensland)

Mohsin Shafiq
(President Victoria)

Zaheer Alvi
(Sn. Vice President NSW)

Muhammad Saeed
(General Secretary NSW)

Dr. Muhammad Qasim
(President Canberra)

Naseeruddin Khaja
(General Secretary Queensland)

Syed Rafiuddin
(General Secretary Victoria)

MINHAJ-UL-QURAN INTERNATIONAL AUSTRALIA

In particular, the historic gathering in Brisbane proved to be a significant turning point in history. During his inspirational address, **Shaykh-ul-Islam** passionately encouraged the youth towards spiritual elevation, academic excellence, and societal reformation. His speeches and organizational activities across various Australian cities have become a cornerstone in acquainting the Muslim community with the true message of Islam.

HDAY to our

Beloved Shaykh

With Love

MINHAJ-UL-QURAN INTERNATIONAL AUSTRALIA

Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri's recent tour of Australia marks a historic milestone. This visit has played a pivotal role in promoting the true teachings of Islam, nurturing the intellectual and spiritual growth of the youth, and facilitating the organized reformation of the Muslim community in **Australia.**

Happiest BIRT

MINHAJ-UL-QURAN INTERNATIONAL AUSTRALIA

MINHAJ COLLEGE FOR WOMEN LAHORE
Minhaj University

ADMISSION OPEN SPRING 2025

Bachelor Program

- ISLAMIC STUDIES
- EDUCATION
- ENGLISH
- ISLAMIC BANKING & FINANCE

Hostel & Mess facilities are also available

Degree	Duration	Semester
BS	4 Years	8

Shariah Program

- Ash-Shahadat-ul-Sanawiyyah (Special) 6-Month

Postgraduate Program

- M.Phil ISLAMIC STUDIES
  2 Years Program

APPLY NOW

042-35116795-35123279-35111013
Shah-e-Jeelani Road Township Lahore
mcw@minhaj.edu.pk

دینی علوم میں جمود و تعطّل ایک بہت بڑا چیلنج

دورِ زوال کے چیلنجز میں سے ایک بڑا چیلنج دینی علوم میں جمود و تعطل کا تھا۔ ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں شکست کے بعد جہاں مسلمانوں کے اقتدار کا خاتمہ ہو گیا وہاں دینی علوم اور ان کا دائرہ کار بھی محدود ہوتا گیا۔ نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ دینی علوم فقط عبادات کے مسائل تک محدود ہو گئے جبکہ سارے سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل اور جھگڑے عدالتوں میں اور جدید علوم کالجز اور یونیورسٹیز میں منتقل ہو گئے۔ اس تقسیم کے باعث دینی علوم میں تحقیق و اجتہاد کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ سیکڑوں سال پرانی کتب اور ان میں تحریر کئے گئے مسائل کو دورِ حاضر میں بھی مسائل کا حل سمجھا جانے لگا۔ قرآن و حدیث سے بات کرنے کو تقلید کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ قرآن کا مطالعہ دینی علوم کے نصاب میں شامل ہی نہ تھا اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینی تعلیمی نصاب میں اختتام پر منتخب حصے کی تدریس (محض عبارت پڑھنے) کو کافی سمجھا جاتا تھا۔

تقلیدِ محض کے اس دور میں شیخ الاسلام نے اپنی تمام تر تحقیق کا ماخذ قرآن و حدیث کو بنایا۔ آپ کی جملہ کتب اور آٹھ جلدوں پر مشتمل قرآنی انسائیکلوپیڈیا اور قرآن و حدیث سے مزین ہزاروں خطابات کے نتیجے میں معاشرے میں تحقیق کا ذوق پیدا ہوا اور آج الحمد للہ قرآن و حدیث کے بغیر بات کرنے کو معیوب سمجھا جانے لگا ہے۔ آج علماء اور سکالرز قرآن و سنت سے تحقیق کو قبول کر رہے ہیں جبکہ جمود کے قفل ٹوٹ چکے ہیں۔ خصوصاً قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی اشاعت کے بعد اب قرآن مجید سے براہ راست راہنمائی لینا عوام الناس کے لیے بھی نہایت آسان ہو گیا ہے۔

عقائد کے باب میں فتنوں کے قلع قمع کا چیلنج

دورِ زوال میں پیش آمدہ ان گنت چیلنجز میں سے انتہائی خطرناک چیلنج اسلام دشمن عناصر کی طرف سے عقائد کے باب میں پیش آیا۔ اس چیلنج نے عقیدہ توحید کو فوکس کرتے ہوئے عقیدہ رسالت کے حوالے سے عام مسلمان کے اذہان کو تشکیک کا شکار کیا۔ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے شکوک و شبہات پیدا کیے گئے جس کے نتیجے میں تنقیص کا پہلو غالب ہو گیا، امت کا اپنے کریم نبی ﷺ کی ذات کے ساتھ تعلق کمزور کرنے کے لیے خارجی فکر کو فروغ دیا گیا۔ قرآن کو قرآن سے سمجھنے پر فوکس کرتے ہوئے احادیث نبویہ کا رد کیا جانے لگا، اولیاء و صالحین سے تعلق و نسبت کو کمزور کرنے کے لیے نت نئے پروپیگنڈے کیے جانے لگے۔ الغرض عقائدِ صحیحہ کے خلاف ایک طوفان بپا ہو گیا۔ ان حالات میں صحیح العقیدہ شخص کے لیے تنہا اپنے عقیدے کا دفاع مشکل ترین ہو گیا۔ یوں عقائد کے باب

سر اٹھانے والے فتنوں کا قلع قمع کرنا ایک بہت بڑا چیلنج بن گیا۔ اس مقام پر امتِ مسلمہ کو اس بھنور سے نکالنے اور قرآن و حدیث کی درست تعبیر و تشریح کے ذریعے عقائدِ اسلامیہ کے تحفظ کے لیے شیخ الاسلام نے اقدام اٹھایا اور اپنی تحریک قیام کے ساتھ ہی آپ نے علمی و عملی ہر دو پہلوؤں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انتہائی حکمت و دانش مندی کے ساتھ ان چیلنجز سے نبرد آزما ہوئے اور دین اسلام کے تشخص کو اُجاگر کرنے اور فروغ و ابلاغ کے لئے ہر محاذ پر خدمت سرانجام دی۔

شیخ الاسلام نے آٹھ جلدوں پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا آف حدیث سٹڈیز ''الموسوعتہ القادریہ'' تالیف کر کے بھی امت کو علوم الحدیث کا انمول تحفہ عطا کیا ہے۔ اس نادر مجموعہ علوم الحدیث کی گذشتہ چار صدیوں میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ علوم الحدیث کی اہم ترین مدلل و محقق ابحاث پر مشتمل یہ موسوعہ گذشتہ سات آٹھ سو سال کے ائمہ محدثین کی تصانیف کے مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ جسے نئے اِستشہادات اور نئے شواہد کے اضافہ جات سے مزین کر کے پیش کیا گیا ہے۔

اسلامی عقائد کے ذیل میں ایک اہم باب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کی شان ہے۔ گزشتہ کئی دھائیوں سے مسلمانوں کو اس حوالے سے بھی مختلف چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تاریخ انسانی کے ان منتخب اور اسلام کے اس محسن طبقے کی شان میں ہرزہ سرائی کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ ان حالات میں ضروری تھا کہ ان شخصیات کی عزت و عظمت کا دفاع کیا جائے۔ مجدد رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے علمی و فکری، تحقیقی و تاریخی دلائل و براہین کے ساتھ حضرات صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ہونے والے حملوں کا تدارک کرتے ہوئے ان کی شان کا دفاع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے عظمت و شان صحابہ اور عظمتِ اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دین اسلام میں ان نفوس قدسیہ کے مقام و مرتبہ اور حیثیت اور دینِ حق کے لئے ان کی خدمات سے کماحقہ آگاہی کے لئے متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔

نسبتِ رسالت کے تحفظ اور فروغ کا چیلنج

تحریک منہاج القرآن کے قیام کے وقت دیگر مذہبی و اعتقادی فتنوں کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کی شان و عظمت کے حوالے سے انکار زوروں پر تھا۔ شیخ الاسلام نے اس حوالے سے اعتقادی اصلاح کا علم بلند کیا اور قرآن و حدیث کی نصوص پر مشتمل علمی دلائل کے ذریعے محبت رسول ﷺ کے چراغ روشن کیے۔ آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی نسبت اور محبت و ادب کے متفقہ اور مسلمہ عقیدہ کو

نہ صرف واضح کیا بلکہ اس پر اٹھائے گئے اشکالات واعتراضات کو عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ رد کیا۔

نسبت رسول ﷺ کے فروغ و استحکام کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کاوشیں راہِ محبت وادبِ مصطفی ﷺ میں ایک تاریخی سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ نے عشق رسول ﷺ کے فروغ کو اپنا مقصد حیات بنا کر نعرۂ حریت بلند کیا یہ نعرۂ مستانہ تحریک منہاج القرآن کے قیام کی شکل میں دنیا والوں کے سامنے آیا کیونکہ حضور ﷺ کی پہچان اور آپ ﷺ کے ساتھ تعلق غلامی ہی قرآن کا منہاج ہے۔ یہ منہاج علاقائی یا مسلکی نہیں بلکہ ہمہ گیر اور آفاقی ہے۔ اس کا اطلاق صرف اہل پاکستان پر یا صرف بر صغیر کے مسلمانوں پر یا صرف اہل عرب پر نہیں بلکہ پوری دنیا پر ہوتا ہے۔ اس کے معانی محدود نہیں بلکہ لامحدود ہیں۔ انتہا پسندی کے اس تاریک ماحول میں عقیدہ رسالت سے متعلقہ شیخ الاسلام مدظلہ کی جملہ کتب اور خطابات اپنے اندر فکر و آگہی کے کئی جہاں سموئے ہوئے ہے اور عقیدہ رسالت سے کماحقہ آشنائی کے لئے شیخ الاسلام کی نادر علمی تحقیقات کا اہم کردار ہے۔

مدارس میں رائج صدیوں پرانا نصابِ تعلیم ایک چیلنج

اسی طرح بر صغیر کی تاریخ میں مدارس میں رائج صدیوں پرانا نصابِ تعلیم جو یقیناً اپنے زمانے کے حالات کے مطابق درست ہو گا مگر یہ نصابی ماڈل عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہ ہونے اور موجودہ دور کے جدید علوم کے فقدان کی وجہ سے آج ایک بہت بڑا چیلنج تھا کہ یہ نصاب موجودہ عمرانی ضرورت کی کفالت کی وہ صلاحیت نہیں رکھتا کہ اس کو پڑھ کر مدارس سے نکلنے والی کھیپ برق رفتار سائنسی ترقی کے دور میں تیز رو قافلۂ زندگی کا ساتھ دے سکے۔

بلاشبہ ان حالات میں دینی مدارس کی بقاء اور علومِ دینیہ کی جدید خطوط پر تدریس و تبلیغ یہ ایک بہت بڑا چیلنج تھا جس سے شیخ الاسلام نے بخوبی نبرد آزما ہوتے ہوئے نظام المدارس کی صورت میں ایک مثالی نظام العمل اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ایسا نصابِ تعلیم ترتیب دیا ہے جو کئی جہتوں سے اپنے معاصر رائج نصابات سے ممتاز ہے۔ جس کی تکمیل کر کے میدانِ عمل میں آنے والے نونہالانِ قوم کا ایسا گروہ کارگہ حیات میں قدم رکھ سکے گا جس کا علم سمندر کی طرح بیکراں اور جن کی سیرت مہر عالم تاب کی طرح روشن اور بے داغ ہو گی۔ عقیدہ کی صلابت، علم کی ثقاہت اور فکر و نظر کی گہرائی ان کی پہچان ہو اور وہ فرزندانِ قوم آفاق عالم کی وسعتوں کے ایسے امین ہوں گے کہ جن کا میزانِ فہم و فراست مشرق و مغرب کی وسعتوں کا احاطہ کر سکے گا۔

تہذیبی و ثقافتی چیلنج

عصرِ حاضر میں مغربی تہذیب و ثقافت کی یلغار سے کون شخص آگاہ نہیں ہے۔ اس تہذیبی حملے نے سب سے بڑا نقصان نوجوان نسل کا کیا۔ جس کے زیر اثر نوجوان نسل کے معاشی اور سماجی تصوراتِ زندگی بدل رہے ہیں۔ اخلاقی، عائلی، سماجی اور معاشرتی قدریں کمزور پڑتی جا رہی ہیں اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ فحاشی، عریانی اور بے راہ روی کے سیلاب نے پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ والدین اپنے بچوں کی اخلاقی اقدار کے تحفظ کے حوالے سے پریشان نظر آتے ہیں۔ اس صورتِ حال میں دورِ جدید کی تہذیب و ثقافت کی تند و تیز آندھیوں سے نوجوان نسل کے ایمان کی بجھتی ہوئی شمع کو محفوظ کرنے میں شیخ الاسلام کے عظیم کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے مختلف پراجیکٹس کے ذریعے نہ صرف پاکستان بلکہ ملکِ پاکستان سے باہر بسنے والے لاکھوں کروڑوں نوجوانوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب بپا کیا ہے، آپ نے انہیں اخلاقی و روحانی بے راہ روی سے بچا کر ہدایت کی روشن راہ پر گامزن کیا۔ انہیں مقصدِ حیات سے روشناس کرایا۔ معاشرے کی بگڑی قدروں کو پامال ہونے سے بچایا۔ بے راہ روی، دین سے دوری اور اخلاقی و روحانی اقدار سے بیگانگی کو ختم کرنے کے لیے مکمل راہنمائی فراہم کی۔ ان کے فکر و نظر کو انقلاب آشنا کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں تحریکِ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر منعقدہ تربیت و روحانی اور علمی پروگراموں میں مسلم نوجوانوں کی کثیر تعداد دیکھنے کو ملتی ہے جو اپنے اصلاحِ احوال اور اخلاقی و روحانی تربیت کی غرض سے شیخ الاسلام کی صحبت سے فیض یاب ہونے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

نسلِ نو کی فکری و نظریاتی تربیت کا چیلنج

عصرِ حاضر کا ایک بڑا چیلنج نسلِ نو کی فکری و نظریاتی تربیت کی صورت میں درپیش ہے۔ نام نہاد جدیدیت، ملحدیت، دین سے دوری اور بے رغبتی نے نسلِ نو کو نہ صرف اپنے دین اور بنیادی عقائد و نظریات سے متنفر کر دیا ہے بلکہ انہیں عقائد و نظریات کے حوالے سے تشکیک و ابہام کا شکار بھی کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دینِ اسلام کے بنیادی عقائد جن پر ایک مسلمان کی مکمل زندگی کا دار و مدار قائم ہوتا ہے ان سے متعلق بھی وہ تذبذب کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس چیلنج سے نبرد آزما ہونے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے فکر و فلسفہ اور نظریاتی اصولوں کی پاسداری کا اقدام اٹھایا۔ آپ نے نوجوان نسل کی اَخلاقی و روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ اُنہیں عصری چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کی ایک مکمل گائیڈ لائن مہیا کی۔ اس کے ساتھ ساتھ مادیت پرستی، انتہا پسندی، فرقہ واریت اور اسلاموفوبیا

جیسے مسائل سے نمٹنے کے لئے انہیں فکری و نظریاتی واضحیت فراہم کی۔ اقبال کے اس شعر کے مصداق

نوا پیرا ہو اے بلبل کہ ہو تیرے ترنم سے
کبوتر کے تن نازک میں شاہیں کا جگر پیدا

بیشک مال واسباب اور ساز وسامان کے اعتبار سے مسلمانوں کی حالت کبوتر کی سی ہے اور وہ حالات کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتے لیکن اگر انہیں کوئی نغمہ خواں، مربی و معلم ایسا میسر آجائے جو بہادر و جری اور قوی ہو تو اس کی صحبتوں اور سنگتوں اور علمی نشستوں سے حاصل ہونے والے ولولے اور ہمت کے باعث یہی لوگ بہادر اور دلیر ہو کر اپنے حقوق کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ معاشرے میں ایک انقلاب بپا کر سکتے ہیں۔ بلاشبہ نوجوانانِ ملت کو شیخ الاسلام نے ایسی انقلابی فکر سے آشنا کیا کہ پھر ان کی زندگیوں کا مقصد دینِ متین کی خدمت اور سربلندی قرار پا گیا۔ شیخ الاسلام کی صحبت سے فیض یاب ہونے والا جوان گویا اپنے زبانِ حال سے یہ کہہ رہا ہو کہ

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلماں میں اسی لیے نمازی

عصرِ حاضر میں مسلم خواتین کی درست سمت رہنمائی ایک چیلنج

دورِ زوال نے امت مسلمہ کے جہاں ہر پہلو کو متاثر کیا وہاں خواتین کا حلقہ بھی محفوظ نہیں رہا۔ اس حوالے سے الّاماشاءاللہ وطنِ عزیز میں خواتین کے کچھ طبقات سامنے آئے جن میں ایک طبقہ ایسا بنا جسے تنگ نظری کے باعث گھر کی چادر اور چار دیواری میں قید رہنے پر مجبور کر دیا گیا گویا گھر سے باہر قدم اس کے لیے موت کا پروانہ ہو یا ایسی خواتین بھی ہیں جن کے لیے بنیادی تعلیم کا حاصل کرنا بھی جُرم ہے، اسی کے مدِ مقابل ایک طبقہ ان خواتین کا وجود میں آیا جنہوں نے آزادی نسواں کی آڑ میں اپنے اوپر عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے کنارہ کشی کرتے ہوئے چادر و چار دیواری کی حرمت کو پامال کر دیا اور خود سرِ عام بازاروں کی زینت بننے لگیں۔ باقی ماندہ خواتین سے کچھ وہ ہیں جنہوں نے ماڈرنزم کی آڑ میں سوشل میڈیا کے مختلف میڈیمز کو اپنی زیب و زینت کے اظہار کا آلہ بنالیا۔ گویا بے مقصدیت کا ایک طوفان بپا ہوا ہے جس نے ہر لحاظ سے امتِ مسلمہ کی خواتین کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

اس تناظر میں خواتین کی درست سمت رہنمائی ایک بہت بڑے چیلنج کے طور پر سامنے آئی۔ معاشرے میں خواتین کی اہمیت کے پیشِ نظر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے طبقہ

نسواں کو فراموش اور نظرانداز نہیں کیا بلکہ اپنی جماعت کے قیام کے قلیل عرصے کے بعد ۱۹۸۸ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے شعبہ کا قیام عمل میں لے آئے۔ جس کی بدولت انہوں نے خواتین کی اصلاح اور درست سمت رہنمائی کے اہم اقدامات کیے۔ اس پلیٹ فارم کے ذریعے آپ نے ملکی و بین الاقوامی سطح پر خواتینِ معاشرہ میں یہ شعور بیدار کیا کہ وہ نہ صرف مسلم معاشرے کی ایک اہم اکائی ہیں بلکہ انہی کی بدولت عظیم اولیا و صوفیا اور امت کے معلم و مربی اور سپہ سالار پروان چڑھتے ہیں۔ خواتین کی اس نمائندہ تنظیم کا دعوتی، تربیتی و فلاحی کردار سال بھر پر محیط ہے۔ اس کے تعلیمی و تربیتی پروگرامز عورت کی انفرادی زندگی سے لے کر معاشرتی سطح پر اجتماعی ذمہ داریوں کو اپنے احاطہ میں لیے ہوئے ہیں۔ یہاں خواتین کو اعلیٰ تعلیم سے ہم آہنگ کرنے کا شعور بھی دیا جاتا ہے اور حاصل تعلیم کو تربیت کے ساتھ جوڑ کر عامۃ الناس کے لئے مفید بنانے کی تحریک بھی دی جاتی ہے۔ انسانی زندگی کو درپیش ہر مسئلہ کے حل اور مختلف نظریاتی و فکری جہات پر کام کے ساتھ ساتھ خواتین کے فعال سیاسی کردار کے ضمن میں بھی منہاج القرآن ویمن لیگ کی کاوشیں قابلِ تحسین ہیں۔

اخلاقی وروحانی سطح پر چیلنج

صدیوں پر مشتمل دورِ زوال نے امت مسلمہ کو ہمہ جہتی زوال کا شکار کیا اس میں دینِ اسلام کا اخلاقی وروحانی پہلو جو تصوف وروحانیت کی راہ ہموار کرتا تھا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ دورِ زوال کی گزشتہ کئی صدیوں سے علم تصوف پر لکھا جانا ختم ہو چکا تھا۔ تعلیمی اداروں، مدارس اور خانقاہوں میں تصوف پڑھایا

جانا ختم ہو چکا تھا۔ روحانی مراکز علم و حکمت اور عمل سے نہ صرف دور بلکہ رُسوم و رواج اور توہمات کا گڑھ بنتے چلے جا رہے تھے۔ اس تناظر میں تصوف و روحانیت کا احیاء ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ تصوف حقیقت میں علم سے زیادہ عمل کا نام ہے چودہ سو سال سے صوفیاء کا پاکیزہ کردار ہی اسلام کی حقیقی روح کے طور پر زندہ تھا۔ صوفیاء اپنی خانقاہوں میں کثرتِ عبادت، مجاہدہ، ریاضت اور ذکر و اذکار سے تزکیہ و تصفیہ کا عمل جاری رکھتے یوں تصوف محبت کے ساتھ کرداروں میں ڈھل جاتا۔ اسلاف کے اسی طرزِ عمل کو جاری رکھنے اور قرآن و سنت کی روشنی میں تصوف و روحانیت کی حقّانیت کو مدلل انداز میں ثابت کرنے کا بیڑا شیخ الاسلام نے اٹھایا۔ ایسے دور میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے تصوف کے علمی احیاء کے لئے علمِ تصوف پر درجنوں کتب تصنیف فرمائیں۔ تصوف کے سیکڑوں موضوعات پر ہزاروں خطابات فرمائے۔ علم تصوف کے احیاء میں آپ کی گرانقدر خدمات میں سب سے اہم خدمت تصوف اور تعلیمات صوفیاء کے عنوان سے 56 سے زائد خطابات کی سیریل ہے جس نے دنیا بھر میں تصوف کے منکرین کو نہ صرف حیران و ششدر کر دیا ہے بلکہ ان پر سکتہ طاری ہے۔

آپ نے عملی طور پر تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے اصلاحِ احوالِ امت کے لیے اقدامات کیے۔ ان میں ماہانہ شب بیداریاں، سالانہ روحانی اجتماع، سالانہ مسنون اجتماعی اعتکاف، اخلاقی و روحانی تربیتی کیمپ، سہ روزہ نفلی اعتکاف، گوشۂ درود میں معمولاتِ تصوف، حلقاتِ درود و فکر میں کثرتِ وظائف وغیرہ شامل ہیں۔

عالمی سطح پر اسلام کے صحیح تشخص کا تحفظ اور امن عالم کی بحالی کا چیلنج

نائن الیون کے سانحہ کے بعد دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو چیلنج درپیش رہا وہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کا تھا۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی کو مسلمانوں کے ساتھ نتھی کیا گیا اور دنیا بھر میں مسلمانوں کے لیے جینا دوبھر کر دیا گیا۔ پوری دنیا میں مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لیے پروپیگنڈے کیے گئے۔ مسلمان پر نسل پرستی، تعصب اور تنگ نظری کے الزامات لگائے گئے۔ الغرض دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف نفرت آمیز رویہ پروان چڑھایا گیا۔ انہیں دہشت گرد اور انتہا پسند کے ٹائٹل کے ساتھ جانا جانے لگا۔ عالمی سطح پر مسلمانوں کے خلاف اس نفرت انگیز رویے کا سدِباب انتہائی ضروری ہو گیا تھا یہی وجہ ہے شیخ الاسلام نے اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے علمی و عملی بیک وقت دونوں محاذوں پر اہم اقدامات کیے۔ آپ نے نتائج سے بے خوف ہو کر اور ہر قسم کی مصلحت کو پس پشت ڈالتے ہوئے مجددانہ کردار ادا کرتے ہوئے اس چیلنج کا رد کیا اور عالمی سطح پر اسلام کے صحیح تشخص کا تحفظ کیا۔ اسلام

اور جہاد کے نام پر کی جانے والی دہشت گردی کی ان کارروائیوں کے خلاف آواز بلند کی اور اسلام کے دینِ رحمت و محبت اور داعیِ امن و سلامتی ہونے کو قرآن و حدیث اور ائمہ دین کے فتاویٰ و آراء کی روشنی میں ثابت کیا۔ اس سلسلے میں آپ کی چند علمی و عملی خدمات یہ ہیں۔

۱۔ دہشت گردی اور فتنہء خوارج آپ کا ایک مبسوط تاریخی فتویٰ ہے جس میں آپ نے قرآن و حدیث اور اکابرین ائمہ اور علماء کی آراء کی روشنی میں دہشت گردی کی بھرپور مذمت کی اور خودکش حملوں کو مکمل طور پر ممنوع قرار دیا۔ آپ نے اس فتویٰ میں دین اسلام کا واضح مؤقف پوری دنیا تک پہنچایا کہ دہشت گردی کی کارروائیاں دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور خودکش حملے کرنے والے شہادت کا مرتبہ پانے کی بجائے جہنم پاتے ہیں۔ دینِ اسلام سراسر امن اور محبت کا دین ہے۔

۲۔ اسی طرح عملی طور پر ملکی و بین الاقوامی سطح پر مختلف سیمینارز اور کانفرنسز کا انعقاد کر کے آپ نے اسلام کے پرامن بیانیے کو تمام انسانیت کے سامنے رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ ٹورنٹو ہو یا وینکوور۔۔۔ نیو جرسی ہو یا واشنگٹن ڈی سی۔۔۔ اوسلو ہو یا گلاسگو۔۔۔ مانچسٹر، برمنگھم یا لندن، استنبول ہو یا حیدر آباد دکن۔۔۔ ٹوکیو ہو یا ڈیووس جنیوا۔۔۔ ہر جگہ آپ نے اپنے خطابات، کانفرنسز، تصانیف اور تربیتی نشستوں کے ذریعے اسلام کو امن، محبت، رواداری اور آشتی والا دین ثابت کیا اور نوجوانانِ اُمت کا دین پر اعتماد بحال کیا۔

۳۔ دہشت گردی سے عالمی انسانی برادری میں امن و سکون، باہمی برداشت و رواداری اور افہام و تفہیم کے امکانات بھی معدوم ہوتے جا رہے تھے۔ شیخ الاسلام نے ملت اسلامیہ اور پوری دنیا کو دہشت گردی کے مسئلے پر حقیقتِ حال سے آگاہ کرنے کے لیے اسلام کا دوٹوک مؤقف قرآن و سنت اور کتب عقائد و فقہ کی روشنی میں پیش کیا ہے تاکہ غلط فہمی اور شکوک و شبہات میں مبتلا حلقوں کو دہشت گردی کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر سمجھنے میں مدد مل سکے۔

۴۔ آپ نے اپنی ہمہ جہت سرگرمیوں کے ذریعے اس امر کو ثابت کیا کہ اسلام مذہبی جنون، انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے وجود میں آیا۔ اسلام دہشت گرد ہے نہ مسلمان دہشت گرد۔ اسلام دہشت گردی کی مذمت کرتا ہے۔ اسلام دہشت گردی کی ضد ہے اور جو دہشت گرد ہے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسلام، ایمان اور احسان نام ہی محبت و اخوت اور اعلیٰ اخلاقی و انسانی قدروں کا ہے۔

بین المذاہب رواداری کے فروغ کا چیلنج

اکیسویں صدی کے آغاز پر ایک بڑا چیلنج جو دنیا کے سامنے آیا وہ اقوامِ عالم کے درمیان رواداری اور

برداشت کا ہے۔ اس چیلنج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شیخ الاسلام نے عالمی سطح پر امن، برداشت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کا ایک مثبت قدم اٹھایا۔ آپ امت مسلمہ کو متحد کرکے مسلم و غیر مسلم دنیا میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں ایک پل کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ صحیح معنیٰ میں تمام امور کو جنگ و جدل کے بجائے مذاکرات وافہام و تفہیم سے حل کرانے کا ملکہ رکھتے ہیں۔ آپ کے فکر و فلسفہ میں اسلام کا وہ حقیقی تصور موجود ہے جس سے مغربی دنیا اسلام کی حقیقی تعلیمات سے روشناس ہو گی اور مغربی اور اسلامی دنیا میں کھچاؤ ختم ہو گا کیونکہ آپ عالمی امن، حقوق انسانی اور مذہبی رواداری کے داعی ہیں۔ آپ وہ منفرد قیادت ہیں جو مسلم امہ کو قرآن و سنت، بین الاقوامی مذہبی رواداری، انسانی حقوق اور عالمی امن کے تقاضوں پر متفق کر سکتے ہیں اور نان مسلم ورلڈ کو عالمی امن، مذہبی رواداری، حقوق انسانی اور جمہوری تقاضوں کے مطابق پالیسی وضع کرنے پر قائل کر سکتے ہیں۔ اس کا ثبوت تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے بین المذہب رواداری کے فروغ کے لیے قائم کیے گئے فورم سے بخوبی ملتا ہے جس کے تحت آپ نے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کو قیامِ امن کے مشترکہ ایجنڈے پر متحد کیا نیز آپ باہمی بھائی چارے، برداشت اور رواداری کے کلچر کو فروغ دے رہے ہیں۔

حاصلِ کلام

اپنی تحریر کا اختتام کرتے ہوئے اس حقیقت کا اعتراف کروں گی کہ آپ کی کثیر الجہات خدمات کی بدولت آپ کے متعلق لکھنے اور بات کرنے والے اپنی وسعتِ فکر کے مطابق آپ کے کام اور شخصیت پر لکھتے اور گفتگو کرتے رہے ہیں اور آنے والی کئی صدیاں کرتے رہیں گے مگر آپ کی جامع خدمات اور امت پر احسانات کا احاطہ ناممکن ہے۔ یہ سلسلہ بحمد اللہ تعالیٰ تادیر جاری و ساری رہے گا کیونکہ آپ کے کام کا مسلسل انتھک انداز، تحریر و تقریر کی سرعت، زورِ بیان اور جولانی قلم کی تازگی ماشاء اللہ اپنے پورے جوبن پر ہے جس سے آپ امتِ مسلمہ کو بالخصوص اور اقوامِ عالم کو بالعموم منور و تاباں کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا نکات شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کی ہمہ جہت خدمات میں سے چند ایک ہیں جن سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ آپ نے امت کو درپیش ان گنت چیلنجز کا حل پیش کیا۔ آپ کی شخصیت امتِ مسلمہ کے لیے ایک عظیم مسیحا ہے۔ آپ بارگاہِ خداوندی سے عطا کیے جانے والا وہ عظیم تحفہ ہیں جو طویل دعاؤں اور مناجات کا ثمر ہوا کرتا ہے۔ جو اقبال کے اس شعر کی مصداق

عمرہا در کعبہ و بُت خانہ می نالد حیات
تاز بزمِ عشق یک دانائے راز آید برُوں

ہیں کہ زندگی طویل عرصے تک کعبہ اور بُت خانے میں گریہ وزادی کرتی ہے۔ تب کہیں جا کر بزمِ عشق سے ایک دانائے راز پیدا ہوتا ہے۔ آپ جیسی شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوا کرتی ہیں آج آپ کی سالگرہ کی نسبت سے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں اپنی اس عظیم نعمت کی قدر و منزلت جاننے کی توفیق عطا فرمائے آپ کو تا قیامت سلامت رکھے اور دونوں جہاں میں ہمیں آپ کی سنگت و صحبت میں استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

رفقاء اور تنظیمات متوجہ ہوں!

کاغذ کی بڑھتی ہوئی قیمت کے سبب مرکزی مجلسِ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ماہنامہ منہاج القرآن اور ماہنامہ دختران اسلام کی ترسیل کو ماہ اگست 2022ء سے زرِ رفاقت سے الگ کر دیا گیا تھا۔ اس فیصلہ کی روشنی میں تمام رفقاء تحریک منہاج القرآن کو اب یہ شمارے مرکز سے ترسیل نہیں کیے جاتے۔ تاہم ان شماروں کی Soft Copy تحریک منہاج القرآن کی جملہ ویب سائٹس، فیس بک اور دیگر واٹس ایپ گروپ میں باقاعدگی سے شیئر ہو رہی ہے۔

- ☆ جو رفقاء اور تنظیمات ان شماروں کی Printed کاپی حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ الگ سے مجلہ آفس سے اس کی سالانہ خریداری (ماہنامہ منہاج القرآن 700 روپے + ماہنامہ دختران اسلام 700 روپے) حاصل کر سکتے ہیں۔
- ☆ تنظیمات کو یہ اطلاع بھی دی جاتی ہے کہ قائمہ کمیٹی کے فیصلہ کی روشنی میں تمام تحصیلی، ضلعی، ڈویژنل اور صوبائی دفاتر اور منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے جملہ سکولز کے لیے ان دونوں شماروں کی سالانہ خریداری لازمی ہے۔ لہٰذا تنظیمات اور سکولز کے ذمہ داران بہر صورت اپنے دفاتر اور سکولز کے لیے ان شماروں کی سالانہ خریداری حاصل کریں۔
- ☆ سالانہ خریداری کے لیے رقم درج ذیل اکاؤنٹ میں بھجوائیں:

اکاؤنٹ نمبر: 02930103644000 میزان بینک شالیمار لنک روڈ لاہور پاکستان

- ☆ رقم اکاؤنٹ میں بھجوانے کے بعد اس کی رسید اور اپنا ایڈریس درج ذیل نمبر ز پر واٹس ایپ کریں:

Mobile#:0307-8896052, 0300-8105740

شیخ الاسلام مرجع علم و حکمت

پروفیسر ڈاکٹر شفاقت الازہری

پندرہویں صدی ہجری کا آفتاب جب اس کرہ ارضی پر طلوع ہوا تو ہر سو جدید ترقی، ٹیکنالوجی برق رفتاری اور انسانی زندگی کے لیے آسائشوں اور آسانیوں کا دور کئی مراحل طے کر چکا تھا۔ دوسری طرف ان گنت و کثیر نئے رجحانات و عجیب و غریب طرز و عادات نے بشری معاشرے اور سماج کے معاملات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ جنہوں نے حالات و معاملات کو ہمہ اعتبار سے نقطہ منتہی تک تغیر و تبدل کے لباس میں ملبوس کر دیا تھا، یہاں تک کہ اہل فکر اپنے طرز فکر، سوچ و تخیل، خیال و تصور کو بدلنے پر مجبور نظر آرہے تھے۔ اور دین و مذہب، معیشت و تجارت معاشرت و سماجیات، حکومت و سیاست، اجتماعیت و یگانگت وغیرہ کے بارے میں نظریات و تصورات اپنے قدماء واسلاف کی روایت سے دور جا رہے تھے۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ ان بڑھتے دین مخالف رجحانات کی روک تھام کی جائے اور اصلاح کا کام کما حقہ ادا کیا جائے۔ لیکن اصلاح و علاج اس وقت تک کبھی ممکن نہیں ہوتا جب تک بگاڑ و بیماری کی صحیح تشخیص نہ ہو سکے اور جب درست تشخیص ہو گی تو بگاڑ و خرابی کو ختم کرنے کی کوشش ممکن ہو سکے گی۔

حکمت (Wisdom) تجربات و مشاء اہدات، تدبر و تعقل سے حاصل شدہ معلومات اور اس سے پیدا ہونے والی سمجھ بوجھ اور درست فیصلہ کرنے کی اہلیت و استعداد کو کہا جاتا ہے، ماہرین نفسیات کے ہاں حکمت سے مراد وہ صلاحیت ہے جو تجربے، بصیرت اور انعکاس (Reflection) سے پیدا ہوتی ہے۔ سچ اور حقیقت کا فہم و ادراک کر کے درست گمان یا فیصلوں کو نافذ کر سکتی ہے حکمت انسانیت پر اللہ رب العزت کی طرف سے نعمت کبری ہے۔

قابل ذکر امر یہ ہے کہ علم و حکمت منتخب و چنیدہ بندگان خداوندی کی میراث ہے۔ اللہ رب العزت نے اولاً اپنے انبیاء و رسل علیہ السلام کو علم و حکمت کے روشن اوصاف سے موصوف فرمایا، جو اپنے اپنے عہد میں خیرا لخلائق پاکیزہ اور بارگاہ الٰہی میں مقربین اور انسانیت کے مقتدو راہنما اور مرجع کے درجہ پر فائز تھے پھر اللہ رب العزت نے اپنے رسولوں کے پیروکاروں، پارسا اور صالح لوگوں کو بھی دستار علم و حکمت عطا فرمائی۔

ان نامساعد اور کٹھن اور کثیر الجہتی چیلنجز عہد بے باک کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک قابل، باصلاحیت، وسعت نظری کی حامل، علم و حکمت کی پیکر شخصیت کی ضرورت تھی جو معاصر تحدیات کو اپنی وسعت علمی و فکری سے سلجھانے اور سدھارنے کی لازوال اور نتیجہ خیز سعی و کوشش لوجہ اللہ سر انجام دینے کی استداد و صلاحیت کا مالک ہو۔

اللہ رب العزت نے پندرہویں صدی ہجری کے انسانوں پر کرم فرمایا اور انہیں حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی صورت میں مقتدا و پیشوا عطا کیا جس نے امت کو پیچیدہ و معقد مسائل سے نکال کر نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ راہ مستقیم پر گامزن کیا چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس ہستی کو علم و معرفت سے اتنا ہمکنار کیا کہ معاصر تہذیبی عروج میں نوجوان نسل ہو یا جدید ذہن کا مالک انسان، تاجر ہو یا معلم، قانون دان ہو یا معیشت دان، حاکم ہو یا عالم الغرض ہر انسان آپ سے علمی راہنمائی اور فکری اصلاح حاصل کر رہا ہے اور شیخ الاسلام کی علمی مہارت اور دانائی کا عالم یہ ہے کہ آپ مشکل اور ادق معاملات و مسائل کو احسن انداز میں حل کرنے اور دوسروں کو دلائل و براہین دینے اور حکیمانہ اُسلوب کے ساتھ Convince کرنے کی عالی اہلیت کے مالک ہیں، چاہے معاشرے کو امن و اسلامتی کا پیکر بنانے کی حکمت عملی ہو یا عالمی منظر نامے پر رُونما ہونے والا کوئی تہذیبی تصادم ہو، آپ اُس کی ایسی بیخ کنی کرتے ہیں کہ عقل ششدر و دنگ رہ جاتی ہے اور زبان داد دیے بغیر نہیں رکتی، لہذا یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو شخص بھی عقل سلیم کا مالک ہے وہ یہ کہنے پر مجبور ہے کہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری اس صدی میں علم و حکمت کا بے مثال، عظیم اور ثقہ مرجع ہیں۔

مقربین کے علمی وارث

مقربین کے علمی و رحانی وارث وہ اہل اللہ ہوتے ہیں جو علم تقویٰ اور حکمت کے ساتھ معاملات کو سلجھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، بلاشبہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری انہیں میں سے شُمار ہوتے ہیں، مقربین کے کئی طبقات ہیں، ان میں سب سے افضل اور اعلیٰ طبقہ انبیاء وُرسل علیہم السلام کا ہے جو بارگاہ الٰہیٰ میں نہایت مقرب اور محبوب شُمار ہوتے ہیں، اس کے بعد صالحین کے مختلف طبقات آتے ہیں، جو دین متین کے احیاء کے لیے کاوشیں سرانجام دیتے ہیں۔

بلاشک وشبہ اللہ رب العزت نے انبیاء علیہم السلام کو علم کی فضیلت اور عظمت سے نوازا ہے، زیر بحث عنوان کو سمجھنے کے لیے ان میں سے چند کا تذکرہ بطور نمونہ پیش ہے، سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کی فرشتوں پر فضیلت کا تذکرہ کرتے ہیں اور جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کی فضیلت کی کیا وجہ تھی ؟ تو ہمیں جواب ملتا ہے وہ سبب اور وجہ ''علم'' ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا۔ (البقرۃ، 2: 31)

'' اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام (اشیاء کے) نام سکھا دیے۔''

جب فرشتے جواب نہ دے سکے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا:

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡآ۔

''پھر آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا تم آدم کو سجدہ کرو پس انہوں نے سجدہ کیا۔'' (بنی اسرائیل، 17: 61)

کسی ہستی کو علم و حکمت کا نصیب ہونا بہت بڑی خیر کا ذریعہ ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو علم کی عظمت اور خوبیوں سے نوازا تھا، جس کا تذکرہ قرآن حکیم میں یوں فرمایا۔

وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا۔ (الانبیاء، 21:74)

''اور لوط علیہ السلام کو ہم نے حکمت اور علم عطا کیا۔''

جیسا کہ مذکورہ بالا عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے سب سے پہلے ان دونوں خوبیوں اور کمالات سے اپنے انبیاء ورسل کو متصف فرمایا ہے بلخصوص نبی آخر الزماں ﷺ کو اللہ رب العزت نے کتاب و حکمت عطا فرمائی اور علم میں جملہ مخلوقات پر فضل عطا فرمایا۔

سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ (النساء، 4: 113)

"اور اس اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے، اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔"

اور آپ ﷺ نے اسی حکمت و دانائی کو بروئے کار لاتے ہوئے توحید الٰہی کی طرف بلایا اور اصلاح معاشرہ کا فریضہ سرانجام عطا فرمایا۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔ (النحل، 16 : 125)

"اے رسولِ معظّم! آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجئے جو نہایت حسین ہو، بیشک آپ کا رب اس شخص کو (بھی) خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو (بھی) خوب جانتا ہے۔"

اسی طرح ان مقربین میں غیر انبیاء اور صالحین شامل ہیں، جیسا کہ حضرت لقمان علیہ السلام نبی نہیں ہیں لیکن ان کی علم و حکمت کا تذکرہ قرآن کریم میں یوں آیا ہے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔

"اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت و دانائی عطا کی، (اور اس سے فرمایا) کہ اللہ کا شکر ادا کرو اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے شکر کرتا ہے، اور جو ناشکری کرتا ہے تو بیشک اللہ بے نیاز ہے (خود ہی) سزاوارِ حمد ہے۔" (لقمان، 31 : 12)

مذکورہ بالا چند قرآنی شواہد سے معلوم ہوتا کہ علم و حکمت فضیلت کا ذریعہ اور سبب ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس باب میں شیخ الاسلام پر خصوصی فضل و کرم فرمایا ہے۔

علم و حکمت عطائے ربانی ہے

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ حضرت شیخ الاسلام کو اللہ رب العزت نے حکمت و بصیرت وافر مقدار میں عطا فرمائی ہے کیونکہ حکمت و فراست ایک مؤمن کا ورثہ ہے اور اس کی عظمت کی نشانی بھی ہے، جیسا کہ ایک حدیث کے الفاظ ہیں

الحکمة ضالة المؤمن، أنى وجدها فهو أحق بها۔

حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے جہاں اسے پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔
اور جب بندہ حکمت کی صفت سے متصف ہو جاتا ہے تو اُسے حکیم کہتے ہیں اور وہ اس قول کا مصداق نظر آتا ہے۔

فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمہ۔
حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

شیخ الاسلام، قابلِ رشک شخصیت

شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت قابل رشک ہے کیونکہ آپ نے ساری زندگی علم و حکمت کو پھیلانے پر وقف کی ہے، یہ قابل ذکر بات ہے کہ اس کائنات ارضی و سماوی میں جن ہستیوں پر بھی رشک کرنا جائز قرار دیا گیا ہے، ان میں سے مندرجہ ذیل دو کا تذکرہ حدیث رسول ﷺ سے یوں ملتا ہے۔

1. مال دار جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے۔
2. حکیم یعنی حکمت والا جو حکمت سے لوگوں میں فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو حکمت سکھاتا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاحسد إلا فی اثنتین: رجل آتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق، ورجل آتاہ اللہ حکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا (متفق علیہ)

رشک کرنا صرف دو آدمیوں سے ہی جائز ہے ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال و دولت دیا ہو اور اس کو حق اور مناسب جگہ پر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہو، دوسرا شخص وہ ہے جسے اللہ نے حکمت اور معاملہ فہمی عطا فرمائی ہو اور وہ اپنی حکمت سے مناسب فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو حکمت سکھاتا ہو۔

اگر اس حدیث کی روشنی میں دیکھیں تو محترم شیخ الاسلام، صاحب علم و حکمت بھی ہیں اور آپ معلم حکمت بھی ہیں، آپ کا قابل فخر کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے لاکھوں ایسے افراد کو حکمت و معاملہ فہمی سکھائی ہے جو شرق و غرب، عرب و عجم میں شیخ الاسلام کے علوم و اسرار کی دولت سے انسانی معاشرے میں امن و آشتی اور اخلاقی اقدار کے احیاء کے لیے سرگرم عمل ہیں۔

علمی تبحر و ثقاہت اور ولایت

جب شیخ الاسلام کی حکمت و علم کو درست انداز اور صحیح طریقے سے استعمال و استدلال کرنے کی مہارت کو دیکھیں تو زبان اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتی کہ ایسا علم نافع صرف اور صرف ایک اللہ کے ولی کی ہی میراث ہو سکتا ہے اور اسی سے کثیر خلق اور مختلف معاشرے فائدہ و ثمر پا رہے ہیں۔

اگر ہم اپنے اسلاف کی کتب کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں چلتا ہے کہ علم ہی وہ پختہ و بنیادی ذریعہ ہے جو اہل اللہ کو اولیاء کی صف میں شامل کرتا ہے کیونکہ جاہل اور لاعلم انسان کبھی ولی اللہ نہیں بن سکتا۔ جیسا کہ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ سے ایک قول منقول ہے آپؒ نے فرمایا:

وما اتخذ اللہ ولیًا جاھلًا۔

اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا۔

اسی طرح حضرت ملا علی قاری مرقاۃ المفاتیح میں بیان فرماتے ہیں:

وما اتخذ اللہ ولیًا جاھلًا، ولو اتخذہ لعلّمہ

اللہ رب العزت نے کسی جاہل کو ولی نہیں بنایا اگر کسی کو ولی بنانا چاہا تو اسے علم عطا فرما دیا۔

اللہ رب العزت نے شیخ الاسلام کو علم کے زیور سے آراستہ فرمایا ہے اور علم کی منازل کو عبور کرنے والا شہسوار بنایا، آپ کو بلاشک وشبہ علم طریقت اور علم شریعت دونوں پر عبور حاصل ہے۔

اسی طرح علم اولیاء اللہ کی صف میں موجود بندوں کو مقام قطبیت پر فائز کرتا ہے۔ اس بات پر حضرت شیخ عبدالقادر پر جیلانی کا قول بہترین دلیل ہے۔

درست العلم حتی سرت قطبا
ونلت السعد من مولی الموالی

میں نے علم حاصل کیا یہاں تک کہ قطب کا درجہ پایا اور میں نے آقا و مولا کی بارگاہ میں سے سعادت پائی۔

انہیں بندگانِ خدا کی اطاعت و پیروی کرتے کرتے حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دین وملت اور انسانیت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ پندرہویں صدی ہجری میں مرجع علم و حکمت کے عالی مقام پر فائز ہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری جیسی نیک و صالح ہستیوں کے ساتھ مضبوط سنگت و رفاقت عطا فرمائے اور مشن مصطفوی کے فروغ میں دائمی استقامت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنی فکر کی بنیاد فکرِ قرآن کو ٹھہرایا آپ ابلاغِ اسلام میں غزالی وقت، بخاری عصر اور فقاہتِ ابو حنیفہؒ کے امین ہیں۔

ختم صحیح البخاری: تاریخ ساز اجتماع

خصوصی رپورٹ

تحریک منہاج القرآن اور نظام المدارس پاکستان کے زیرِاہتمام مورخہ 15 دسمبر 2024ء کو ختم صحیح البخاری کی عظیم الشان تقریب منہاج یونیورسٹی لاہور میں منعقد ہوئی۔ تحریک منہاج القرآن کے بانی و سرپرست اعلیٰ حجۃ المحدثین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کا نظام المدارس پاکستان کے زیر اہتمام ختمِ صحیح البخاری کے ملک گیر اِجتماع میں درس حدیث ارشاد فرمایا۔ اس علمی، فکری اور روحانی پروقار اجتماع میں ملک بھر سے 20 ہزار سے زائد علما کرام و مشائخ عظام، دینی بورڈز کے قائدین، ناظمین مدارس، شیوخ الحدیث، مدرسین، مدرسات، طلبہ و طالبات شریک تھے۔

خواتین سکالرز کی ایک بہت بڑی تعداد اس تدریسی اجتماع کا حصہ تھی۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے علمائے کرام و مذہبی سکالرز کو ختم بخاری شریف کے اجتماع میں خوش آمدید کہا، ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔

نقابت کے فرائض علامہ عین الحق بغدادی، علامہ اشفاق علی چشتی، ڈاکٹر محمد فاروق رانا نے انجام دیے۔ تلاوتِ قرآن پاک کی سعادت قاری خالد حمید کاظمی الازہری اور نعت سرور کونین ﷺ کی سعادت حسانِ منہاج الحاج محمد افضل نوشاہی نے حاصل کی۔

درسِ ختم صحیح البخاری سے شیخ الاسلام کے خطاب کے اہم نکات

اپنے درس کے آغاز میں اُنہوں نے اِس فقید المثال اجتماع کے انعقاد پر منتظمین کو مبارک باد دی اور تمام مکاتب فکر کے ہزارہا کی تعداد میں شریک علماء کرام و شیوخ الحدیث، محققین، مبلغین، معلمین و معلمات، مدرسین و مدرسات اور طلبہ و طالبات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔

اُنہوں نے فرمایا کہ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اتحاد اُمت کے کلچر کو زندہ کیا جائے تاکہ فروعی مسائل کی بنیاد پر پیدا ہونے والے اختلافات کو کم سے کم کیا جا سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ہم اختلافات کی بجائے مشترکات پر توجہ دیں۔ اُمت کے مختلف مسالک اور مکاتبِ فکر میں اختلافات کم جب کہ مشترکات زیادہ ہیں۔ آج کے اس درسِ ختمِ صحیح البخاری میں حدیث و سُنت نبوی ﷺ کی نسبت سے ہزار ہا علماء و شیوخ کا جمع ہونا فتنۂ اِنکار حدیث پر بڑی کاری ضرب ہے۔ حدیث و سُنتِ نبوی ﷺ سے افرادِ اُمت کا تعلق مضبوط و مستحکم کرنا دراصل فتنۂ الحاد کے خاتمہ کا سبب بنے گا۔ دین کی حفاظت حدیث و سُنت کی حفاظت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

ملتِ بیضا کے تمام مکاتب کو متحد ہو کر علمِ حدیث و سُنت کے کلچر کو پھر سے زندہ کرنا ہو گا تاکہ موجودہ اور اگلی نسلوں کو اس فتنۂ انکار حدیث سے بچایا جا سکے۔

اُمت میں اعتدال اور وسطیت پیدا کرنے اور ہر طرح کی انتہا پسندی کے خاتمے کے لیے ہمیں یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ اُمت کے جتنے بھی مکاتبِ فکر ہیں سب میں حق گردش کرتا ہے اور ہر ایک میں حق کے کچھ نہ کچھ اجزاء موجود ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک تو حق پر ہے اور دوسرا کلیتاً حق سے خالی ہے۔ لہذا تمام مکاتبِ فکر ایک دوسرے کے لیے برداشت اور رواداری پیدا کریں۔

☆ اختلاف کو رحمت بنائیں، زحمت نہ بنائیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ احیاے دین اور اگلی نسلوں تک روحِ دین کی منتقلی کے لیے ہم فروعی اختلافات کی بنا پر دوسرے

مکاتب فکر کی تفسیق، تضلیل اور تکفیر کے عمل کی حوصلہ شکنی کریں۔

☆ مجھے خوشی ہے کہ آج نظام المدارس پاکستان کے زیرِ اہتمام منہاج یونیورسٹی لاہور کے پنڈال میں کراچی سے خیبر اور کشمیر تک، دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے جامعۃ الرشید کراچی تک پاکستان کے دونوں کناروں سے علماء و مشائخ اس درس میں جمع ہیں۔یہ اِتحادِ اُمت کا ایک عظیم الشان مظاہرہ ہے۔

☆ اگر ہم حدیث و سنت کی بنیاد پر جمع ہو گئے ہیں تو گویا ہم عشقِ رسول ﷺ پر جمع ہوگئے ہیں۔ ہمیں باہم تفریق اور تنگ نظری کو چھوڑ کر اتحاد اور وسعتِ نظری کو اپنانا ہوگا۔ ہمارے اسلاف محنت کر کے غیر مسلموں کو دائرۂ اسلام میں داخل کرتے تھے، جب کہ ہم فروعی اختلافات کی بنا پر مسلمانوں کو دائرۂ اسلام سے خارج کر رہے ہیں۔

☆ وقت آگیا ہے اُمت کے اتحاد، علم دین و سنت کے احیاء، دین کی قدروں کو زندہ کرنے اور اگلی نسلوں تک دین منتقل کرنے کے لیے ہم تکفیریت کی دیواروں کو گرا دیں۔آج اُمت میں وحدت، یگانگت اور یکجہتی پیدا کرنے کا وقت ہے۔

☆ شیخ الاسلام نے اپنے درس میں صحیح البخاری کی فضیلت و اہمیت اور امام بخاری کے حالاتِ زندگی بھی تفصیل سے بیان کیے اور ختم صحیح البخاری کے تاریخی پس منظر پر بھی روشنی ڈالی۔

☆ اُنہوں نے شرکاے درس کو صحیح البخاری سے احادیث پڑھائیں اور اُن کی شرح کرتے ہوئے بتایا کہ امام بخاری بہت بڑے عاشقِ رسول ﷺ تھے اور اُنہوں نے صحیح البخاری میں احادیث کا انتخاب کرتے ہوئے ذاتِ نبوی ﷺ کے ساتھ اپنی والہانہ محبت کا اِظہار کیا ہے۔

☆ شیخ الاسلام نے فرمایا کہ امام بخاری نے صحیح البخاری کا اختتام خوارج کی مذمت میں احادیث سے کیا ہے، جس سے اُن کی مراد یہ ہے کہ اپنا عقیدہ ہمیشہ علماے ربانیین سے لیں، کبھی خوارج سے نہ لیں۔

☆ اُنہوں نے علماء کرام، شیوخ الحدیث، طلبہ و طالبات اور شرکاے درس کو نصیحت کی کہ یہ فتنوں کا دور ہے۔یہ زمانۂ جبر، قَسط اور ظلم ہے، آپ اصحابِ قِسط (صاحبانِ عدل) بنیں؛ انصاف اور اعتدال پسندی پر کاربند رہیں۔ ظلم و جبر کے آگے

اپنا سر نہ جھکائیں، اپنا ضمیر نہ بیچیں، ہمیشہ اعلائے کلمۃ اللہ پر کاربند رہیں، علمائے حق بنیں، علمائے سُو کی روش اختیار نہ کریں، دین نہ بیچیں، اسلاف کے طریق پر چلیں، اپنی طبیعتوں کو آقا ﷺ کی سیرت اور متابعت میں ڈھالیں۔

درس ختم بخاری کا منفرد پہلو: شیخ الاسلام سے عالی اور قرب اسانید حدیث کی اجازات کا حصول

درسِ ختمِ صحیح البخاری کا ایک خاص پہلو یہ تھا کہ اجتماع میں شریک 20 ہزار سے زائد علماے کرام نے محدثین کی علمی اجازات کے طریق پر شیخ الاسلام سے عالی اور اقرب اسانیدِ حدیث کی اِجازات حاصل کیں، جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆ شیخ الاسلام کی سند محدِّثُ الھند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی تک صرف چار واسطوں سے۔

☆ شیخ الاسلام کی سند حضرت امام یوسف بن اسماعیل النبہانی تک صرف ایک واسطے سے۔

☆ شیخ الاسلام کی سند اَعلیٰ حضرت شاہ اَحمد رِضا خان بریلوی تک صرف ایک واسطے سے۔

☆ شیخ الاسلام کی سند حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی تک صرف ایک واسطے سے۔

☆ شیخ الاسلام کی سند حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری تک صرف ایک واسطے سے۔

☆ شیخ الاسلام کی سند حضرت امام آلوسی البغدادی تک صرف چار واسطوں سے۔

☆ شیخ الاسلام کی سند حضرت امام جلال الدین سیوطی تک صرف چھ واسطوں سے۔

☆ شیخ الاسلام کی سند حضرت امام ابن حجر عسقلانی تک صرف چھ واسطوں سے۔

☆ شیخ الاسلام کی سند امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام محمد بن اسماعیل البخاری تک صرف گیارہ (11) واسطوں سے۔

☆ اور بفضلہٖ تعالیٰ شیخ الاسلام کی سندِ حدیث تاجدارِ اَنبیاء حضور نبی اکرم ﷺ تک صرف پندرہ (15) واسطوں سے متصل ہے۔

ختمِ صحیح البخاری کے ملک گیر اِجتماع سے اظہار خیال کرنے والوں میں جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک سے مولانا سید محمد یوسف شاہ، آستانہ عالیہ چشتیہ کریمیہ ڈاگ اسماعیل خیل نوشہرہ سے علامہ پیر محمد سعید حسین القادری، اتحاد المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مفتی

محمد زبیر فہیم، ناظم اعلیٰ نظام المدارس پاکستان ڈاکٹر میر آصف اکبر قادری، مجمع العلوم الاسلامیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا شیخ الحدیث مفتی محمد صاحب، رابطۃ المدارس پاکستان کے ناظم اعلیٰ و نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان ڈاکٹر علامہ عطاء الرحمان، وفاق المدارس الاسلامیہ الرضویہ کے چیئرمین ڈاکٹر مفتی محمد کریم خان، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ سے علامہ ڈاکٹر نعیم الدین الازہری، جامعہ محمدیہ سیفیہ کے شیخ الحدیث مفتی پیر حمید جان سیفی، امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان علامہ ڈاکٹر سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، امیر جماعت اہلسنت کشمیر علامہ سید محمد اسحاق نقوی، سربراہ دار الاخلاص علامہ ڈاکٹر شہزاد مجددی، صدر نظام المدارس پاکستان و پرنسپل جامعہ ہجویریہ لاہور علامہ مفتی امداد اللہ خان قادری، پرنسپل جامعہ ہجویری لاہور مفتی عرفان اللہ اشرفی، مہتمم جامعہ محمدیہ لاہور مفتی حنیف چشتی، زیب سجادہ آستانہ عالیہ بابا فرید الدین گنج شکر صاحبزادہ دیوان عثمان فرید، سجادہ نشین حضرت میاں میر صاحبزادہ سید علی چن رضا قادری، صاحبزادہ پیر نصیر الدین چراغ فریدی زیب سجادہ گڑھی اختیار شریف، خطیب بابا فرید الدین گنج شکر پاکپتن ڈاکٹر مفتی محمد عمران انور نظامی، خطیب داتا گنج بخش علی ہجویری لاہور علامہ مفتی محمد رمضان سیالوی، پرنسپل جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور علامہ ڈاکٹر مفتی محمد وحید قادری، مہتمم جامعہ غوث العلوم علامہ صاحبزادہ بدر الزمان قادری، صدر جمعیت علمائے لاہور پنجاب مفتی نعیم جاوید نوری، سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ ماتلی شریف بدین پیر کرم اللہ الہٰی المعروف دلبر سائیں، شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور علامہ اسد اللہ نوری، مہتمم جامعہ محمدیہ قادریہ چکدرہ مالاکنڈ حضرت علامہ صاحبزادہ ڈاکٹر انوار محمد، صدر منہاج القرآن علماء کونسل مفتی غلام اصغر صدیقی، شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال مفتی ندیم قادری، مفتی نعمان جالندھری، اور دیگر شامل تھے۔

انھوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے شیخ الاسلام کی تجدیدی و احیائی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ انھوں نے علوم الحدیث کے احیاء کے لیے کی جانے والی آپ کی تجدیدی مساعی کا ذکر کیا اور انہیں رواں صدی میں امت کے لیے ایک عظیم خزانہ قرار دیا۔ مقررین نے ختم صحیح البخاری کی روایت کو زندہ کرنے کو بھی خوب سراہا اور اسے جاری رکھنے پر زور دیا۔

مقررین نے علوم الحدیث میں شیخ الاسلام کی قابلِ قدر خدمات اور ختم صحیح البخاری کی روایت کو زندہ کرنے کے اقدام کو سراہا اور شیخ الاسلام کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

حضرت مولانا شیخ الحدیث مفتی محمد صاحب (ناظم اعلیٰ مجمع العلوم الاسلامیہ پاکستان)

حضرت مولانا شیخ الحدیث مفتی محمد صاحب ناظم اعلیٰ مجمع العلوم الاسلامیہ پاکستان نے ختم صحیح بخاری کے بارے میں کہا کہ یہ ایک بہت اچھا تاثر قائم ہو رہا ہے کہ طلبہ و علماء کا ایک عظیم الشان روحانی اجتماع ہے جہاں قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں ہیں۔ اللہ کرے پاکستان میں ہر یونیورسٹی منہاج یونیورسٹی کی مثل ہو جائے جہاں امت محمدی ﷺ چہروں پر سنت سجائے موجود ہوں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات سماع کریں۔

علامہ مفتی محمد رمضان سیالوی (خطیب داتا گنج بخش علی ہجویریؒ لاہور)

علامہ مفتی محمد رمضان سیالوی خطیب داتا گنج بخش علی ہجویریؒ لاہور نے درس ختم بخاری پر کہا کہ پوری دنیا میں یونیورسٹی کی تعلیم کا تاثر آزاد خیالی ہے لیکن منہاج یونیورسٹی کا یہ امتیاز ہے کہ یہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت اور تزکیہ و تصفیہ کو بنیاد بنا کر یونیورسٹی ایجوکیشن کو ایسا نظریہ اور شکل دی ہے جس کا تعلق بصیرت سے ہے۔

ڈاکٹر علامہ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (امیر متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان)

آپ نے درس ختم صحیح بخاری کے موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں نظام المدارس پاکستان کے منتظمین اور منہاج یونیورسٹی لاہور کے ذمہ داران اور قائدین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنھوں نے آج ختمِ درسِ صحیح البخاری کے عنوان سے اس روح پرور اور ایمان افروز پروگرام کا انعقاد کیا۔ میں بانی منہاج یونیورسٹی ڈاکٹر طاہر القادری کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کی حدیث پاک سے متعلقہ اسلامی علوم و فنون کو بہت اہمیت دی۔ الموسوعۃ القادریہ فی حدیث النبویہ ﷺ اس حوالے سے ایک شاہکار تصنیف ہے اور ڈاکٹر صاحب نے اسناد عالیہ کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے طلبہ و علماء کا تعلق حضور ﷺ سے اس قدر جوڑ دیا ہے کہ وہ حضور ﷺ کی قربت محسوس کریں۔

آپ کی خدمات قابل قدر ہیں اور دین کی ان قابل قدر خدمات میں آپ کی مدد کی جائے۔ دعا ہے کہ اللہ ڈاکٹر صاحب کو سلامت رکھے۔ موجودہ دور میں فتنہ انکار حدیث نئی جہتوں کے ساتھ سامنے آرہا ہے ہر دور میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنھوں نے حدیث مبارکہ کی حجیت کو چیلنج کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اور دور حاضر میں بھی یہ فتنہ نقطہ عروج پر ہے اور اس کا سد باب کرنے کے لیے ڈاکٹر

طاہر القادری صاحب کا تصنیف کردہ موسوعۃ القادریہ بہت بنیادی کردار ادا کرے گا۔ آپ نے الحمد للہ حجیت حدیث کے حوالے سے یہاں تک خدمات سرانجام دی ہیں کہ آپ نے ضعیف احادیث پر بھی ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔ علوم دینیہ کے طلبہ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی تصنیفات سے ضرور استفادہ کریں۔

علامہ ڈاکٹر محمد شہزاد مجددی (سربراہ دارالاخلاص لاہور پاکستان)

سرزمین لاہور کے لیے یہ ایک اعزاز اور شرف ہے کہ اس سرزمین پر منہاج یونیورسٹی میں ایک تاریخی اجتماع درسِ ختم صحیح البخاری کا انعقاد ہوا ہے جس کے محرک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہیں۔ علوم حدیث سے دلچسپی رکھنے والے تمام مکاتب فکر جانتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کا جو علم حدیث کا ذاتی ذوق ہے وہ عصر حاضر میں غیر معمولی بھی ہے اور بے مثل و بے مثال بھی ہے۔ علم حدیث پر جتنا کام وہ کر چکے ہیں وہ سب کے سامنے ہے مگر جو کام ابھی ہو رہا ہے جب وہ سب کے سامنے آئے گا تو کوئی بھی شخص اس کا انکار نہیں کر سکتا کہ عصرِ حاضر میں وہ "حجت المحدثین" ہیں۔ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے ہیں:

"جب کوئی طالب حدیث طلب حدیث کے لیے قدم اٹھاتا ہے تو اللہ اس کے قدم کی برکت سے اس شہر کی کوئی نہ کوئی بلا ٹال دیتا ہے۔"

یہ سہرا ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے سر جاتا ہے کہ انہوں نے حدیث کے طالب علموں کی روحوں کو خوش کر دیا ہے۔

حضور ﷺ کی حدیث مبارکہ کی تدریس کی جو حساسیت ہے اگر اس کو بھی مد نظر رکھا جائے تو اس مجمع حدیث کو اور بھی چار چاند لگ جائیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اس شخص کا چہرہ تر و تازہ رکھے جس نے میری حدیث کو سنا اور اس کو محفوظ کیا اور اسی طرح آگے پہنچایا جس طرح اس نے سنا تھا۔

سند عالی کا حصول حدیث کے علم میں ہمیشہ اوّل درجہ پر رہا ہے اور سند عالی کا حدیث میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ صاحبِ حدیث سے قریب تر ہو جائیں اور کم سے کم واسطوں سے اس مرکز علم و عرفاں سے جڑ جائیں۔ اس مجلس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں مسند الدنیا میں پہنچا دیا ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم ان سے بھرپور استفادہ حاصل کر سکیں۔ آمین

محترم انوار الاسلام (خطیب مردان)

آپ نے کہا میں مبارکباد پیش کرتا ہوں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کو اور ان کے صاحبزادگان کو جنھوں نے منہاج یونیورسٹی میں طلبہ و طالبات کو دینی ماحول فراہم کیا۔ جو ماحول ہم نے مدرسوں میں دیکھا تھا وہ آج

یونیورسٹی میں دیکھ رہے ہیں اور دعا کرتا ہوں کہ ایسا ماحول نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا بھر میں قائم ہو جائے اور نتیجتاً منکرین حدیث کے منہ بغیر کسی بات یا تلوار کے خود بخود بند ہو جائیں گے۔

پیر اطہر عباس صابری (سجادہ نشین پیر کرم علی شاہ لاہور)

اس کشمکش کے دور میں لوگ قرآن و حدیث سے دور ہو گئے ہیں تو ضرورت اس امر کی تھی کہ لوگوں کو حدیث سے جوڑا جائے تو شیخ الاسلام نے علوم الحدیث میں اپنی خدمات کے ذریعے اس خلا کو پر کر دیا ہے اور آنے والی نسلوں کو قرآن و حدیث سے اس پر فتن دور میں جوڑ دیا ہے۔ بلاشبہ آپ محدثین میں سے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

مفتی محمد زبیر فہیم (صدر اتحاد المدارس بالعربیہ پاکستان)

درس ختم صحیح البخاری نظام المدارس کا ایک بہترین اور بروقت لیا گیا قدم ہے جس کا حسن یہ ہے کہ یہ پروگرام کسی مدرسہ میں نہیں بلکہ منہاج یونیورسٹی میں منعقد ہے اور منکرین حدیث کے لیے یہ پیغام ہے کہ اصل تعلیم وہی ہے جو قرآن و حدیث کی روشنی میں حاصل ہو نہ کہ وہ جسے حاصل کرنے کے بعد کفر و الحاد میں مبتلا ہو جائیں اور یہی نظام المدارس پاکستان کا مقصد ہے اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ان کی عظیم خدمات کو قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا محمد یوسف شاہ (جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

مولانا محمد یوسف شاہ نے منہاج یونیورسٹی میں منعقدہ درس ختم صحیح البخاری کی تقریب سے گفتگو کرتے ہوئے درس صحیح بخاری کے منتظمین اور قائدین کو مبارکباد پیش کی نیز شیخ الاسلام کی بین المسالک رواداری کی خدمات کو خوب سراہتے ہوئے کہا کہ اگر ہمیں حالات کا مقابلہ کرنا ہے تو ایک ہونا ہوگا اور شیخ الاسلام کے درس اتحاد کو عمل میں ڈھالنا ہوگا۔

پیر سعید حسین قادری (سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ چشتیہ کریمیہ ڈاگ اسماعیل خان)

شیخ الاسلام امتِ مسلمہ کے لیے ایک سرمایہ ہیں۔ آپ نے دور حاضر کے جدید تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے قلم اٹھایا۔ قحط الرجال کے اس پر فتن دور میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اس امت کے لیے عظیم سرمایہ ہیں جنھوں نے اپنی پوری زندگی دین متین کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ آنے والی نسلوں کے لیے ایک عظیم شاہراہ قائم فرمائی جس پر چل کر امت محمدی ﷺ دنیوی و اُخروی کامیابی

سمیٹ سکتی ہے۔ آپ نے علمی خدمات کے ساتھ ساتھ عملی و روحانی تربیت کا نظام تشکیل دیا جو اس زوال پذیر معاشرے میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہ ساری خدمات ڈاکٹر صاحب کے عشق رسول ﷺ کا مظہر ہیں جو آپ کے سینے میں شروع دن سے آج تک بحر رواں کی طرح جاری و ساری ہے۔ درس ختم صحیح البخاری کا عظیم الشان اجتماع اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ کے چاہنے والے آپ کا پیغام درد دل کے ساتھ پوری امت تک پہنچانے والوں میں سے ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت شیخ الاسلام کو درازی عمر عطا فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر علامہ عطاء الرحمن (ناظم اعلیٰ رابطہ المدارس پاکستان و نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان)

میں درس ختم صحیح البخاری کے اس عظیم الشان اجتماع کے منتظمین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خدمات حدیث کے میدان میں قابل قدر ہیں۔ خصوصاً مغربی دنیا میں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے ذریعے مختلف زبانوں میں دین کا ابلاغ قابل قدر ہے۔

علامہ محمد اسحاق نقوی (امیر جماعت اہلسنت کشمیر)

علامہ سید محمد اسحاق نقوی نے ختم صحیح البخاری میں شرکت کے موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ حجۃ المحدثین ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ترویج و فروغِ حدیث میں جو خدمات ہیں وہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ انھوں نے کہا کہ عہد حاضر کے عظیم مفکر، محدث، مجدد شیخ الاسلام والمسلمین قدیم اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم کے بھی ماہر ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے احادیث نبویہ ﷺ کی خدمت کے لیے جس قدر عرق ریزی اور عمق بینی سے تحقیق کی ہے۔ یہ انہی کا خاصہ اور مقصد ہے۔ انھوں نے تقریب سے تفصیلی گفتگو کے اختتام پر کہا کہ میں اس عظیم الشان درسِ ختم الصحیح البخاری کے انعقاد پر منہاج القرآن کی پوری قیادت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

قائدڈے نے ویمن لیگ کی قیادت کے تہنیتی پیغامات

خصوصی رپورٹ

شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 74ویں سالگرہ کے مبارک موقع پر دنیا بھر میں موجود منہاج القرآن ویمن لیگ کی قائدین نے اپنے محبت بھری دعاؤں اور نیک تمناؤں پر مبنی پیغامات ماہنامہ دُختران اسلام کے اسپیشل ایڈیشن کے لیے ارسال کیے ہیں۔ یہ پیغامات شیخ الاسلام کی علمی، فکری اور تجدیدی خدمات کے اعتراف کے ساتھ ساتھ ان کی درازی عمر، صحت اور مزید کامیابیوں کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار ہیں۔ پیشِ نظر دستاویز میں انہی جذبات و خیالات کو یکجا کیا گیا ہے تاکہ یہ نہ صرف عقیدت و احترام کا مظہر بنے بلکہ اس عزم کی تجدید بھی ہو کہ ہم مشنِ مُصطفوی کو مزید آگے بڑھانے میں اپنا کردار ادا کرتی رہیں گی۔

ڈاکٹر فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ پاکستان)

ہمارے محبوب شیخ و مربی حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری رواں صدی کی وہ نابغہ روزگار اور قدآور شخصیت ہیں کہ اُن کی علمی،ادبی و فکری بلند قامتی کا زمانہ معترف ہے۔اتحاد امت اور اصلاح احوال کے ضمن میں اُن کی مساعی لائقِ ستائش ہیں۔ شیخ الاسلام بین المسالک و بین المذاہب

ہم آہنگی و رواداری کے سب سے بڑے علمبردار ہیں اور فروغِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ و محبت و مؤدت اہلِ بیت آپ کا مقصدِ زیست ہے۔انسانیت کی فلاح و بہبود اور تعلیم و تربیت کے لئے آپ کے قائم کردہ ادارے روشن مثال ہیں۔نسلِ نو میں شعور و آگہی بیدار کرنا اور درست راہِ حیات متعین کرنے کے لئے اُن کی رہنمائی کا فریضہ سر انجام دینا آپ کی اوّلین ترجیح ہے۔الغرض زندگی کے تمام تر شعبہ جات میں اس قدر جامع خدمات سر انجام دینا صرف آپ کا ہی خاصہ ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے 74ویں یوم ولادت پر اُن کی درازئ عمر اور صحت و سلامتی کے لئے اپنے خالق کے حضور دعاگو ہوں۔

سدرہ کرامت علی (نائب صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

عہدِ حاضر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنے علمی مرتبہ میں یکتا و یگانہ ہیں۔اللہ رب العزت نے تجدید دین جیسے عظیم فریضے کی تکمیل کے لئے آپ کا انتخاب فرمایا۔آپ مجدد ہونے کے ساتھ ساتھ مجتہد، مفسر، محدث، فقیہ، محقق اور معلم بھی ہیں۔آپ کی علمی تدریسی، تجدیدی، تحقیقی، تنظیمی ،فلاحی،سماجی اور اصلاحی خدمات کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔74سال کے عرصہ میں آپ کا کیا گیا علمی کام آئندہ کئی صدیوں پر محیط ہے۔آپ کی صحبت و سنگت منہاج القرآن انٹرنیشنل کے ہر فرد کے لئے اثاثۂ جاں ہے۔آپ کی 74ویں سالگرہ کے پرمسرت موقع پر منہاج القرآن انٹرنیشنل کے تمام تر کارکنان، وابستگان اور عہدیداران کو تہہ دل سے ہدیۂ تبریک پیش کرتی ہوں۔ اللہ رب العزت کے حضور دست بستہ التجا ہے کہ وہ شیخ الاسلام کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔آمین

ام حبیبہ اسماعیل (ناظمہ زونز۔بی)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی اس دور کی وہ نابغہ عصر شخصیت ہیں جو دور حاضر میں اسلام کو درپیش مسائل کا حل پیش کر کے تجدید دین کا فریضہ سر

انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے مدبرانہ، محققانہ اور مفکرانہ انداز اور بے مثال مقام و مرتبے کا سارا جہان معترف ہے۔ آپ کی ہمہ جہت شخصیت کو یہ کمال حاصل ہے کہ آپ اس دور میں احیاء دین، ترویج و اقامت اسلام کے لئے دعوت و تبلیغ حق ،امت کی فلاح و بہبود، خدمت انسانیت، تحقیق و تصنیف غرض بیک وقت کئی محاذوں پر مصروف عمل ہیں۔آپ کی 74 ویں سالگرہ کے موقع پر اللہ رب العزت کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ پاک ہمارے شیخ قائد و مربی کو عمر خضر عطا کرے اور ہمیں اصلاح احوال و احیائے اسلام کے اس مصطفوی مشن میں ان کی معیت میں استقامت عطا فرمائے آمین

انیلاالیاس (ناظمہ زونز۔اے)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری انسانی تاریخ میں اُفقِ عالم پر اسلام کا معتبر حوالہ ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیمات اور اسلام کے پُر امن چہرے کو اقوامِ عالم کے سامنے لائے۔ آپ نے اپنی تحریک کے آغاز سے ہی اپنی کاوشوں کو صرف ملکی سطح تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے ایک عالمگیر تحریک قرار دیا اور اس کے پلیٹ فارم سے آپ نے دنیا کے ہر کونے میں اسلام کی حقیقی تعلیماتِ امن کو عام کیا۔اردو، انگریزی، عربی نیز بین الاقوامی زبانوں میں تحریر و تقریر کے ذریعے اسلام کے پیغام کو عام کیا۔دنیا کی ایک درجن سے زائد زبانوں میں آپ کی کتب کے تراجم موجود ہیں۔

عائشہ مبشر (ناظمہ ڈیپارٹمنٹس۔اے)

عورت اللہ رب العزت کی مکمل اور بہترین تخلیق ہے جسے رب نے اپنی صفت تخلیق سے نوازا ہے اور اسے تکمیل کائنات اور تزئین و ترتیب کائنات کا ایک ناگزیر

حصہ بنایا۔ میری دانست میں شرق و غرب میں خواتین معاشرہ کو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے اس عطا کردہ شرف سے بہرہ یاب ہونے کے لئے اس دور جدید میں دور جہالت سے زیادہ چیلنجز کا سامنا ہے۔ یہ احسان ربِ عظیم ہے کہ ہمیں شیخ الاسلام کی صورت میں مرد جری، ایک نابغہ عصر، ایک مصلح امت، ایک نجات دہندہ، ایک علم و یقین کے پیکر کی صحبت سنگت اور سایہ شفقت عطا فرمایا۔ یہ سیدی شیخ الاسلام کی مجددیت کا ہی کمال ہے کہ آپ نے ہمیں تعلیمات نبوی ﷺ سے روشناس کروایا اور آج ہم اپنے خاتون ہونے پر نازاں ہیں۔ جنہوں نے ہمیں امہات المومنین کے اسوہ سے علم و حکمت ایثار و وفا، جرات و دلیری، حق پرستی و حیا داری کی صفات کا منہج عطا فریا۔ ہم اپنی ہر سانس ہر خوشی ایمانی کیفیات، خدمت دین کی توفیق، درد امت و انسانیت کے لئے اپنے عظیم قائد کی سپاس گزار ہیں اور آپ کی صحت اور تابندہ و درخشندہ زیست کے لئے ہردم دعا گو ہیں۔

لبنیٰ مشتاق (ناظمہ ڈیپارٹمنٹس۔ بی)

شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا شمار ان عبقری شخصیت کے حامل افراد میں ہوتا ہے جنہوں نے تھوڑے ہی عرصے میں دین کے ہر شعبہ میں گرانقدر خدمات سر انجام دیں۔ آپ کی خدمات کا لوہا نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں مانا جاتا ہے۔ آپ کی گرانقدر خدمات کا اعتراف صرف اسلامی حلقوں میں ہی نہیں ہوتا بلکہ غیر مسلم محققین بھی آپ کی خدمات کے معترف ہیں۔ شیخ الاسلام کی 74ویں سالگرہ کے موقع پر ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔

ثناء وحید (ایڈیٹر دختران اسلام)

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (آل عمران، ۳: ۱۴۸)

پس اللہ نے انہیں دنیا کا بھی انعام عطا فرمایا اور آخرت کے بھی عمدہ اجر سے نوازا، اور اللہ (ان) نیکوکاروں سے پیار کرتا ہے (جو صرف اسی کو چاہتے ہیں)۔

میں سمجھتی ہوں کہ شیخ الاسلام نے عصر حاضر میں عقل انسانی سے خوب سے خوب کام لے کر عقل اور اسلام کو اپنی تحریر اور تقریر میں باہم لازم وملزوم کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنے ناقد فکر کو بھی اپنا عاقد نظر بنایا ہے۔ تنقید کرنے والے کو بھی عقیدت مند بنایا ہے اور معترض کو بھی محب بنایا ہے۔ شیخ الاسلام نے پوری دنیا میں اسلام کا پیغام امن اور حقیقی چہرہ روشناس کروایا۔ آپ امن کے سفیر اور لاکھوں زندگیوں کو بدلنے والے راہنما ہیں، کڑوروں دلوں میں رہنے والے مجددِ رواں صدی ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری ایک دور اندیش رہنما ہیں جو اپنے بعد آنے والے ادوار کے لئے بھی قیادت کی تیاری کا کام خود ہی انجام دے رہے ہیں تاکہ آنے والی نسلوں میں دین اسلام کی فکر اور حقیقی نظریہ پروان چڑھ سکے اور تحریک منہاج القرآن آنے والے ادوار کے تقاضوں کو بہترین انداز میں پورا کر سکے۔

اللہ ربّ العزت کا احسان ہے کہ جس نے ہمیں ڈاکٹر طاہر القادری کا زمانہ، قیادت اور سنگت عطا فرمائی۔

دختران اسلام کی پوری ٹیم کی جانب سے منہاج القرآن کے سب رفقاء و وابستگان کو سیدی شیخ الاسلام کا 74واں یوم پیدائش مبارک۔ اللہ رب العزت شیخ الاسلام کو عمر خضر عطا فرمائے اور ان کا سایہ علم و حکمت امت مسلمہ کے سر پہ قائم و دائم رکھے۔(آمین ثم آمین)

ڈاکٹر بشریٰ ریاض (نائب صدر منہاج یورپین کونسل)

جن سے مل کر زندگی سے پیار ہو جائے وہ لوگ
آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں

آج کے دور میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری جیسے رہنما کا ملنا بہت نایاب ہے۔ ان کی غیر معمولی کامیابیاں مختلف شعبوں میں پھیلی ہوئی ہیں، چاہے وہ روحانی رہنمائی ہو یا معاشرتی اصلاح۔ انہوں نے نہ صرف زندگی کے مقصد کو سمجھایا بلکہ اسے بامقصد طریقے سے

گزارنے کے ذرائع بھی فراہم کیے۔ شیخ الاسلام نے افراد کو اپنی زندگیوں کو ایک اعلیٰ مقصد کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی رہنمائی کرکے ان کی زندگیوں کے راستے بدل دیے ہیں۔

ہم اور ہماری اگلی نسلیں شیخ الاسلام کی احسان مند ہیں اور ہم ان کے احسانات کے ہمیشہ مقروض رہیں گے۔ آئیں آج کے دن یہ عہد کریں کہ ہم ان کے دیے ہوئے انعام کا خیال رکھیں گے اور منہاج القرآن کے ساتھ ہمیشہ اخلاص و استقامت کے ساتھ نہ صرف جڑے رہیں گے بلکہ اپنا سب کچھ قربان کریں گے اور حضور ﷺ کے دین کی نوکری اخلاص کے ساتھ سرانجام دیتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔

(President MWL UK) Nasreen Akhtar

We are deeply thankful to Almighty Allah for our great visionary leader, Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri. His profound insight and knowledge, lifelong commitment to the promotion of education, efforts in combating extremism, and fostering of peace and spiritual alignment are truly inspiring.

We are forever grateful to Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri for founding Minhaj-ul-Quran International, a remarkable organisation that empowers men, women, and youth across the globe with the tools and skills needed to feel socially, spiritually, and morally empowered to fulfill our ultimate purpose in life.We thank Almighty Allah for

blessing us with such a wonderful guide and teacher, and we pray that Almighty Allah grants our beloved leader a long and healthy life. Ameen .

رفیعہ حفیظ

حضور سیدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب مدظلہ العالی کو، جنہوں نے اپنی 74 سالہ زندگی، اپنی بے مثال خدمات اور امتِ محمدیہ ﷺ سے بے پناہ محبت کے لئے وقف کر دی، ہم دل کی گہرائیوں سے 74 ویں سالگرہ کی مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ حضور سیدی شیخ الاسلام اور ان کے گھرانے کو ہمیشہ سلامت رکھے، عمر دراز کرے، صحت و عافیت عطا فرمائے، اور انہیں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے مزید استقامت عطا کرے اور ہم سب کو بھی ان سے جڑے رہنے اور ان کی نسبت پر تادمِ مرگ استقامت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ سالگرہ مبارک ہو۔

بشریٰ پروین (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ انٹرنیشنل ڈنمارک)

مکرمی و محترمی جناب محقق ابن محقق، مجدد رواں صدی، دورِ حاضر کے مفسر و محدث، سادگی، درویشی اور دلپذیری کا پیکر، علم و اخلاق کا مجسمہ، قرآن و صاحب قرآن ﷺ کی محبت کے فروغ کے داعی اور انتہائی مشفق و مہربان شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلہ والعالی کو 74 ویں سالگرہ کی دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اور دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیشہ ہمارے شیخ کی حفاظت فرمائے اور ان کی عمر دراز فرمائے۔

راشدہ بانو (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ کچھ، گجرات انڈیا)

شیخ الاسلام کی 74 ویں سالگرہ کے موقع پر انڈیا کی سرزمین سے منہاج القران ویمن لیگ کی نمائندگی کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی اس مرد قلندر کی دین اسلام اور حُب رسول ﷺ کے لیے کی گئیں تمام

کاوشوں کو مزید فروغ وارتقاء عطا فرمائے۔

دعا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے آپ کا سایہ امت مسلمہ کے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے تاکہ امت مسلمہ آپ کے علمی و فکری سرمایہ سے روشنی حاصل کرتی ہوئی اوج ثریا کی بلندیوں پر دوبارہ متمکن ہو سکے اور ہمیں بطور کارکنان فکر قائد کے سائے اور معیت میں عملی جدو جہد پر استقامت عطا فرمائے۔آمین

Jannat Elahi (President, MWL North Zone, UK)

Happy Quaid Day to all the members and workers of Minhaj-ul-Quran. I used to read in books that when you see a person who makes you feel closer to Allah, that person is a wali. The first time I met Shaykh-ul-Islam, I felt so close to Allah that my heart testified that Shaykh-ul-Islam is a wali of Allah. My entire life changed after this first ziyarah and meeting.

Shaykh-ul-Islam's presence is the greatest gift from Allah (SWT). Through their teachings, they have reconnected us to our Beloved Holy Prophet (SAW).

On this blessed occasion, I would like to wish Shaykh-ul-Islam a very Happy 74th Birthday. I pray to Allah (SWT) to bless Shaykh-ul-Islam with a long and healthy life and to keep us in his blessed company in this world and the hereafter. Ameen.

Farzana Hamid Zakaria
(President, Minhaj-ul-Quran Women League Houston)

Sayyidi Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri's remarkable journey is a testament to the power of faith, courage, and conviction. As the founder of Minhaj-ul-Quran, he has left an indelible mark on the world by spreading the message of peace, tolerance, and understanding.

We cannot thank Almighty Allah enough for the blessing of having such a great scholar to guide us. We pray that Almighty Allah continues to bless him with a long, healthy, and happy life. Ameen.

ڈاکٹر سعیدہ سومرو (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ ساؤتھ زون، یوکے)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دور حاضر کی وہ شخصیت ہیں کہ جن کی علمی ، فقہی اور تجدیدی کاوشوں کا اعتراف تو دنیا بھر کے علماء، مشائخ ، اسکالرز، ہر عوام و خواص کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں، میرے نزدیک جو چیز شیخ الاسلام کو عصر حاضر کے جید علماء سے ممتاز کرتی ہے وہ ان کی بصیرت، دور اندیشی اور ان کا ویژن ہے کہ جس کی بدولت آج سے لگ بھگ چوالیس برس قبل تحریک منہاج القران کا قیام عمل میں آیا- دنیا کے ساٹھ سے زیادہ ممالک میں اپنے متعدد فورمز کے

ساتھ موجود منہاج القران بذات خود ایک معجزہ ہے کہ جس کے نقوش ہر گزرتے دن کے ساتھ شرق و غرب پر ثبت ہوتے جا رہے ہیں۔ مسلم ممالک میں اسلام کی صحیح تشریح ہو یا مغربی ممالک میں نئی نسل کی تعلیم و تربیت، شیخ الاسلام نے ہر طبقے کے لئے الگ الگ پلیٹ فارمز مہیا کر کے اُمتِ مسلمہ کی آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت کا بندوبست کر دیا ہے۔

میں منہاج القران ویمن لیگ ساؤتھ زون ، یوکے کی پریذیڈنٹ کی حیثیت سے اپنی تمام بہنوں کی طرف سے حضور شیخ الاسلام کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے دیارِ غیر میں ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنی اصل پہچان اور اصل مقصد سے جڑے رہنے کا طریقہ سکھایا ہے۔ ٹیکنالوجی کے اس دور میں کہ جہاں سچ اور جھوٹ کی تمیز ختم ہوتی جا رہی ہے، حضور شیخ الاسلام کی قیادت میں منہاج القران کا قافلہ عِشقِ رسول ﷺ کی شمع جلائے حق کے راستے پر گامزن ہے۔ اللہ حضور شیخ الاسلام کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمرِ خضر عطا فرمائے، آمین۔

مسز سمیرا کاشف (صدر منہاج ویمن پرتگال)

وہ جس نے ملت کے زخم خوردہ بدن پر دی ہے ردائے حکمت
علوم ودانش کی مملکت میں اسی کا سکہ رواں دواں ہے
وہ جس کی دونوں ہتھیلیوں پر چراغ عشق نبی ﷺ ہیں روشن
وہ شب کی تاریکیوں میں عزمِ سفر کی تابندہ داستان ہے

شیخ الاسلام کی 74 ویں سالگرہ کے پر مسرت موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ پرتگال کی جانب سے اپنے عظیم قائد کو ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت شیخ الاسلام کو عمر جاوداں عطا فرمائے اور ہمیں اُن کی تعلیمات کو حقیقی معنوں میں عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

مسز ثمرہ قاسم (صدر منہاج سسٹرز پرتگال)

علم وہنر سے دامن ہر اک کا بھر دیا
عزم و عمل پر اس نے ہر شخص کو ابھارا

ہم اپنے محبوب قائد، مربی و شیخ اور عظیم رہنما شیخ الاسلام کو 74ویں سالگرہ کے پر مسرت موقع پر ان کو ہدیہ تبریک پیش کرتی ہیں اور دعا گو ہیں کہ آسمان ہدایت کا یہ درخشندہ ستارہ ہمیشہ چمکتا رہے۔ آمین

رفعت قاضی (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ Dallas Taxes USA)

منہاج القرآن ویمن لیگ کی بہنوں کو دل گہرائیوں سے قائد ڈے کی مبارک باد ہو۔ اللہ رب العزت کا ہم پہ یہ بہت بڑا احسان ہے جو حضور سیدی شیخ السلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا دور ہمیں نصیب ہوا۔ ہمیں اپنی خوش قسمتی پہ ناز ہے کہ اللہ نے ہمیں ان کے زیر سایہ منہاج القران کے پلیٹ فارم سے مصطفی مشن میں کام کرنے کے لیے چنا۔ ہم اللہ پاک کے شکر گزار ہیں کہ دور حاضر میں اللہ پاک نے اپنے حبیب کا فیض شیخ اسلام کی شکل میں امت مسلمہ کو عطا فرمایا جس سے ہماری آنے والی نسلیں بھی مستفید ہوں گی۔ ہم سب دعاگو ہیں اللہ پاک شیخ الاسلام کو صحت وسلامتی والی عمر خضر عطا فرمائے آمین۔

مسز نفیس فاطمہ (سینئر رہنما منہاج القرآن ویمن لیگ ڈنمارک)

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان!
قُدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دُنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان

جدید و قدیم علوم کا سمندر، بہترین معلم، داعی، مصنف، مفسر، محقق در محقق، محدث، خطیبِ بے مثل، فقیہہ، مجدد رواں صدی کے ساتھ ساتھ عاشق رسول ﷺ جیسی بے مثل نعمتِ الٰہیہ آج کے اس پرفتن دور میں اجتماعی شکل میں کسی شخصیت میں نظر آئیگی تو بلا شک و شبہ یہ تمام خصوصیات ہمیں ماشاءاللہ ''شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری'' کی شخصیت میں موجود نظر آئینگی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی انتھک محنت اور حکمتِ عملی سے گزشتہ 44 سالوں میں جو نتائج دیئے ہیں وہ ایک انسان کے بس کی بات نہیں اور اتنا بڑا کام توفیق الٰہی کے بغیر ممکن نہیں ہوسکتا۔

علاوہ ازیں انکے اندازِ فکر میں ایک اور بہت اہم خصوصیت موجود ہے اور وہ ہے ''عہدِ حاضر کی نبض شناسی'' چنانچہ اپنی اس فکر کو عملی جامہ پہناتے ہوئے انہوں نے دین کی دعوت و اقامت کی جد و جہد میں ویمن و سسٹر لیگ کی اصلاح و تربیت کرکے انہیں اپنی تحریک منہاج القرآن میں نمایاں و اہم ذمہ داریوں پر فائز کردیا اور ان میں حضرت خدیجۃالکبریٰؓ کی وفاداری و جانثاری، حضرت عائشہ صدیقہؓ کی محبت، فصاحت و بلاغت، سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی لازوال قربانیاں، حضرت زینبؓ کی بہادری اور دشمنوں سے بھرے دربار میں باطل کے آگے حق کے لیے ڈٹ جانے کی جرأت اور اسلام کے دفاع اور فروغ میں مردوں کی طرح خواتین کا قدم بقدم ساتھ چلنا آج کے اس آفاقی مشن میں خواتین کے اُسی کردار کا تسلسل قائم کر دیا۔

ہم حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 74ویں سالگرہ کے موقع پر انکو تہہ دل سے مبارکباد دیتی ہیں اور ان کے بے حد مشکور بھی ہیں کہ انہوں نے آج کے اس پرفتن دور میں ہمیں تحریک منہاج القرآن کا پلیٹ فارم عطا فرمایا۔ہماری اصلاح و تربیت کی، ہمیں مصطفوی مشن سے وابستہ کیا، ہمارے دلوں کے تاروں کو گنبدِ خضرا سے جوڑ دیا اور ہمیں تحریکی گلدستہ کے پھولوں کی سب سے مسحورکن خوشبو و خوبصورت رنگ محبت رسول ﷺ میں رنگ بھردیا ایک ایسا رنگ جو اگر کسی پر چڑھ جائے تو وہ اللہ اور اسکے حبیب ﷺ کی معرفت، قرب و محبت حاصل کرلیتا ہے اور وہ اپنی دنیا و آخرت سنوار لیتا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعاگو ہوں کہ وہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو صحت و تندرستی کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے۔ ہمیں انکا دست و بازو بننے کی توفیق عطا فرمائے، انکا سایہ تا ابد امت مسلمہ پر قائم رکھے اور وہ انکے فیوضات سے مستفیض ہوتی رہے۔ آمین یا رب العالمین

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترویج و اشاعت میں شیخ الاسلام کا کردار

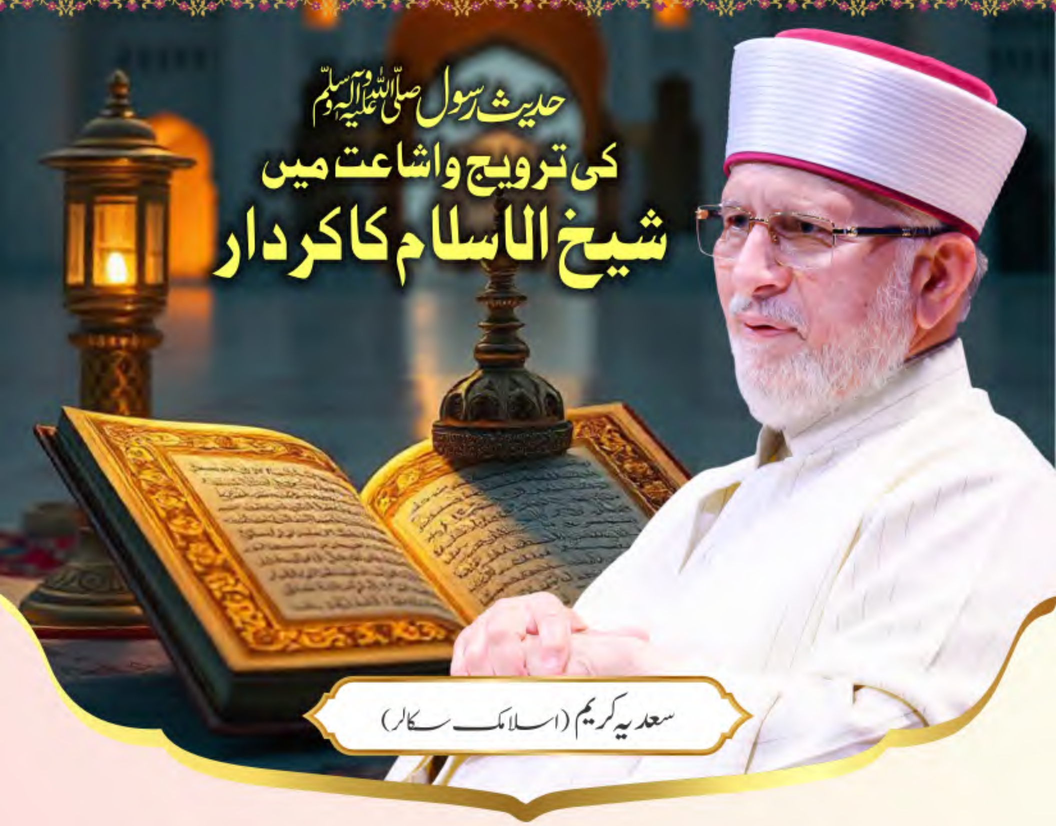

سعدیہ کریم (اسلامک سکالر)

انسانی معاشروں میں مصلحین امت کا اہم تعلیمی و تربیتی کردار رہا ہے جس کی وجہ سے اچھے افراد، صالح جماعتیں اور پرامن و پاکیزہ معاشرے پروان چڑھتے ہیں۔ انسانی کمالات کے عمدہ معیار یہی نفوس قدسیہ ہوتے ہیں جن کی بدولت ہر دور میں عمدہ نمونے ڈھلتے ہیں۔ دنیا میں محاسن اخلاق کا جو بھی سرمایہ موجود ہے وہ صرف ان مقدس ہستیوں کی وجہ سے جو حسن اخلاق اور کمالات انسانی کے اعلیٰ پیکر رہے ہیں۔ انھوں نے انسانی اخلاق کے اعلیٰ معیارات قائم کرکے انسانیت کے لیے روشنی کا سامان مہیا کیا ہے۔ انہی نابغہ روزگار مصلحین اور علمائے کرام میں ایک اہم نام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا بھی ہے۔ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے صالح اور مومن بندوں کی روش کو قائم رکھتے ہوئے تزکیہ نفس اور تطہیر قلوب کا سلسلہ جاری رکھا ہے جس سے خلق خدا کو فائدہ حاصل ہوا ہے اور جو لوگ ان کی رفاقت اور صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے ہیں وہ معاشرے میں امن و امان اور سکون کے نمونہ ہیں۔ ان کی دعوتی اور تبلیغی کاوشوں کا سلسلہ کئی دہائیوں پر محیط ہے اور جاری و ساری ہے۔ وہ علمی، ایمانی و روحانی صفات سے آراستہ ایک ایسی شخصیت ہیں جن کی زندگی خدمت انسانیت کے لیے وقف ہے، وہ بلا تفریق رنگ و نسل انسانوں سے محبت کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔آپ نے دین متین کی خدمت اور ترویج کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کردی ہے۔اپنے علم، کردار و عمل اور وعظ و نصیحت کے ذریعے تاریک دلوں کو روشن کرنے کی کوشش میں مصروف عمل رہیں۔ بھکے اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو صحبت و تربیت سے صراط مستقیم کی طرف گامزن کرتے ہیں۔آپ کے علمی و تربیتی حلقوں کا چرچا پوری دنیامیں پھیلا ہوا ہے۔دنیا کے ہر گوشے میں موجود متلاشیان علم و تصوف آپ کی طرف مائل ہوتے ہیں۔آپ کے اعلیٰ کردار اور صوفیانہ لب و لہجہ کی بدولت لوگ آپ کی مجلس میں بیٹھنے اور آپ کی باتیں سننے کے لیے بے قرار رہتے ہیں۔

قرآن و سنت کی تبلیغ و ترویج میں آپ کا قلم اور آپ کی زبان ہمیشہ متحرک رہتی ہے۔قرآن کریم سے متعلقہ تمام علوم ہوں یا حدیث رسول ﷺ کی بات ہو، ہر دور پر آپ کمال رکھتے ہیں۔آپ کی تصانیف اور آپ کے علمی و ادبی حلقوں سے ہر طبقہ فکر کے لوگ فیض حاصل کرتے ہیں۔آج کے پرآشوب دور فتن میں قرآن و سنت کے علوم کے فروغ کے لیے آپ کی کاوشیں کسی تعریف کی محتاج نہیں ہیں۔

ترویج واشاعت حدیث رسول ﷺ

حدیث رسول ﷺ کی ترویج واشاعت میں آپ کی کاوشیں قابل تعریف ہیں۔قلوب انسانی میں ادب و تعظیم مصطفی ﷺ راسخ کرنے کے لیے آپ اپنی تمام تر فکری، نظری، علمی، عملی، روحانی، قلبی اور ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لارہے ہیں۔موجودہ دور میں جب امت مسلمہ اپنے مرکز سے ہٹ رہی ہے۔آپ اسے مرکز کی طرف کھینچنے کی بھرپور کوشش کررہے ہیں۔امت کا حبی، قلبی اور تعظیمی تعلق نبی کریم ﷺ کے ساتھ جوڑنے کی خاطر اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لارہے ہیں۔

آپ نے قرآن و حدیث پر بے شمار دروس دیئے اور بہت سی بلند پایہ تصانیف مرتب کیں۔احوال امت کی اصلاح کے لیے صالحیت اور روحانیت کے کلچر کو فروغ دیا ہے جو اطاعت، عبادات، تقویٰ و طہارت اور صدق واخلاص کے ساتھ مزین ہے۔

تصنیفی کاوشیں

برصغیر پاک وہند میں کئی صدیوں سے حدیث پر کام جمود و تعطل کا شکار تھا۔حدیث رسول ﷺ کے بارے میں کوئی تجدیدی کاوشیں نظر نہیں آرہی تھیں۔آپ نے حدیث کے کام پر طاری اس جمود کو توڑتے ہوئے علم بالحدیث میں حضور اکرم ﷺ کی احادیث پر المنہاج السوی، الموسوعۃ القادریۃ فی

علوم الحدیثیہ، معارج السنن، عرفان السنہ، ہدایۃ الامۃ اور اربعینات اور اس جیسی بے شمار تقریباً 143 عظیم و نادر تصانیف امت مسلمہ کو دی ہیں جن سے پورا عالم اسلام مستفیض ہو رہا ہے۔ ذیل میں آپ کی چند کتابوں کا تعارف پیش کیا جارہا ہے جو علم حدیث پر مشتمل ہیں۔

ا۔ المنہاج السوی ﷺ من الحدیث النبوی ﷺ

المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ 2005ء میں شائع ہوئی جس میں فہم دین اور اصلاح احوال و عقائد پر 1000 احادیث مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب سولہ ابواب پر مشتمل ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے محدثین کے طریقے پر چلتے ہوئے احادیث رسول ﷺ کو جمع کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے عقائد عبادات، آداب، رقائق، مناقب، احادیث و ثنایات امام الاعظم اور ثلاثیات بخاری وغیرہ کی صورت میں احادیث کو مرتب کیا ہے اور ان احادیث کا اردو ترجمہ بھی کیا گیا ہے تاکہ عام لوگ بھی اس کتاب سے بہرہ ور ہو سکیں۔ اس کتاب میں شیخ الاسلام نے اپنے شیوخ تک اپنی اسانید کا ذکر بھی کیا ہے۔ یہ کتاب حدیث کی ان کتب میں سے ہے جو اس کے بعد دوسرا مصدر ہے یعنی نبی کریم ﷺ کی سنت پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ایسی احادیث کا علم حاصل ہوتا ہے جن سے ہر مسلمان کو رہنمائی کے حصول کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ حاصل نسبت قائم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

۲۔ الموسوعۃ القادریہ فی العلوم الحدیثیۃ

یہ موسوعۃ شیخ الاسلام کی علوم حدیث پر تحریر کردہ چودہ کتابوں پر مشتمل ایک ایسا علمی ذخیرہ ہے جو حدیث و سنت پر اٹھنے والے اعتراضات پر محکم دلیل ہے۔ اس موسوعۃ میں جہاں حدیث کی حجیت پر دلائل دیئے گئے ہیں وہیں پر علوم الحدیث پر اٹھنے والے اعتراضات اور من گھڑت تصورات کا رد بھی کیا گیا ہے۔ اس موسوعہ میں شیخ الاسلام نے ان نادر و نایاب احادیث مبارکہ و روایات کو جمع فرمایا ہے، جو بے مثال ہیں اور موجودہ دور کے علماء کی نظروں سے اوجھل تھیں۔ اس موسوعہ میں جو 14 کتب شامل ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

ا۔ الانوار البہیۃ فی حجیۃ السنۃ النبویۃ

۲۔ عون المغیث فی طلب وحفظ علم الحدیث

۳۔ ترغیب العباد فی فضل روایۃ الحدیث و مکانۃ الاسناد

۴۔ الاکتمال فی نشاۃ علم الحدیث وطبقات الرجال

۵۔ حسن النظر فی اقسام الخبر ۶۔ البیان الصریح فی الحدیث الصحیح

۷۔القول الاتقن فی الحدیث الحسن ۸۔القول اللطیف فی الحدیث الضعیف
۹۔الاجتباء من شروط روایۃ الحدیث والتحمل والاداء
۱۰۔شفاء العلیل فی قواعد التصحیح والتضعیف والجرح والتعدیل
۱۱۔ حکم السماع عن اھل البدع والاھواء
۱۲۔الخطبۃ السدیدۃ فی اصول الحدیث وفروع العقیدۃ
۱۳۔اعلام القاری عن تدوین الحدیث قبل البخاری
۱۴۔الاجمال فی ذکر من اشتھر بمعرفۃ الحدیث ونقد الرجال

یہ موسوعۃ موجودہ دور کی ایک اہم تجدیدی کاوش ہے جس کا سہرا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے سر پر ہے۔ اس موسوعۃ کے ذریعے اسلام کے علمی ورثہ (احادیث رسول ﷺ) کی حفاظت، ترویج و فروغ کی سعی کی گئی ہے۔ گزشتہ چار صدیوں میں احادیث رسول ﷺ پر اس نوعیت کا یہ منفرد تجدیدی کام ہے جس سے ندرت و جامعیت، ترتیب و تحقیق اور نئے دلائل و شواہد کے در وا ہوئے ہیں اور حجیت حدیث پر تصنیف شدہ جملہ قدیم و جدید کتابوں میں اس کا اہم مقام ہے۔ شیخ الاسلام نے اس موسوعہ میں موجود تمام کتابوں کو اس انداز سے مرتب کیا ہے اور ایسے قرآنی دلائل پیش کیے ہیں کہ قرآن کریم کو مصدر ماننے والے کے پاس حجیت حدیث کے انکار کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔

۳۔ عرفان السنۃ

شیخ الاسلام کی مرتب کردہ یہ کتاب بھی یہ کتاب بھی احادیث رسول ﷺ کا مجموعہ ہے۔ منہاج القرآن پبلی کیشنز سے جنوری 2010ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں حدیث رسول ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر مدلل گفتگو کی گئی ہے۔ اس میں انبیاء کرامؑ، اہل بیت اطہارؓ، صحابہ کرامؓ اور اولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب کو عربی متن، اس کے اردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ترویج حدیث رسول ﷺ کی تصنیفی کاوشوں میں ایک عظیم کاوش ہے۔

۴۔ ہدایۃ الامۃ

ہدایۃ الامۃ علی منہاج القرآن والسنۃ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ایک اور معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس میں امت محمدیہ کے لیے قرآن و حدیث سے ضابطہ رشد و ہدایت سے متعلقہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ پہلی دفعہ 2009ء میں پبلش ہوئی تھی۔ مارچ 2018ء تک اس کی 9 مرتبہ اشاعت ہو چکی ہے جو اس کتاب کی مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کتاب میں شیخ الاسلام کی اسانید اور اجازات کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کتاب کے دو حصے کیے گئے ہیں۔ پہلے حصے کو الکتاب

الاوّل اور دوسرے کو الکتاب الثانی سے موسوم کیا گیا ہے۔ الکتاب الاوّل 5 ابواب پر مشتمل ہے جبکہ الکتاب الثانی کے بھی پانچ ابواب ہیں جن میں بہت سے عنوانات کے تحت احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ کتاب کے پہلے باب میں محبت الٰہی سے متعلقہ احادیث لی گئی ہیں۔ یہ کتاب امت کی ہدایت کے نام سے مشہور ہے اور بلاشبہ شیخ الاسلام کی جانب سے امت مسلمہ کے لیے نایاب تحفہ ہے۔

۵۔ اربعینات

اربعین سے مراد چالیس مستند ترین احادیث کا مجموعہ ہے۔ شیخ الاسلام نے سلسلہ اربعینات کے تحت بہت سی اربعین مرتب کی ہیں جن میں مختلف طرق واسانید کے حوالے سے اور مختلف موضوعات کے حوالے سے احادیث مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے۔ شیخ الاسلام کی مرتبہ اربعینات کے سلسلے میں سے ہم درج ذیل کتب سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۔ الیاقوت والمرجان فی اوصاف الاسلام والایمان

۲۔ زبدۃ العرفان فی فضائل قرآن

۳۔ التحدیث فی الرحلۃ لطلب الحدیث

۴۔ الارشاد فی مکانۃ الاستاد

۵۔ القول الحیثیت فی فصل الروایۃ وفقہ الحدیث

۶۔ المنتقی لاسانید العسقلانی ۷۔ الجہاد الاکبر

۸۔ معرویات الشیخ الاکبر احادیث النبی الاطہر

۹۔ المرویات السہروردیۃ من الاحادیث النبویۃ

۱۰۔ المرویات القشیریۃ من الاحادیث النبویۃ

۱۱۔ المرویات السلمیۃ من الاحادیث النبویہ

۱۲۔ القول القوی فی سماع الحسن عن علی

۱۳۔ المناہل الصفیہ فی شرف الامۃ المحمدیۃ

۱۴۔ روضۃ السالکین فی مناقب الاولیاء والصالحین

۱۵۔ القول المعتبر فی الامام المنتظر ۱۶۔ اربعین عقیدہ ختم نبوت

۱۷۔ الفوز الجلی فی التوسل بالنبی ﷺ

۱۸۔ بشریٰ للمومنین فی شفاعۃ سید المرسلین

۱۹۔ الاخبار الغیبیۃ فی العلوم النبویۃ

۲۰۔ الرحمات فی ایصال الثواب الی الاموات
۲۱۔ جلاء الصدور فی زیادۃ القبور
۲۲۔ الفتوحات فی الاذکار بعد الصلوات
۲۳۔ الکشاف فی فضل لیلۃ القدر والاعتکاف وغیرہ

اسی طرح دین کے تمام تر موضوعات پر چالیس احادیث مبارکہ پر مشتمل اربعین شیخ الاسلام کی عظیم تصنیفی کاوشوں کی آئینہ دار ہیں۔

۶۔ الحدیث۔ عرفان باری تعالیٰ

شیخ الاسلام نے عرفان باری تعالیٰ کے عنوان سے 7 کتابیں مرتب فرمائی ہیں۔ جن میں ذات الٰہی کے شعور اور اس کے ساتھ تعلق کی نوعیت کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس میں درج ذیل کتب شامل ہیں جو سب کی سب احادیث مبارکہ سے مزین ہیں۔

۱۔ بارگاہ الٰہی سے تعلق بندگی ۲۔ محبت وعبادت الٰہی
۳۔ خشیت الٰہی و توبہ واستغفار ۴۔ تقویٰ وطاعت الٰہی اور توکل
۵۔ حسن نیت اور ستقامت ۶۔ اللہ تعالیٰ پر بندوں کے حقوق
۷۔ اسلام میں صدقہ وخیرات کے 40 احکام

۷۔ الحدیث۔ عقائد وعبادات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عقائد وعبادات کے عنوان کے تحت 16 کتابیں تالیف فرمائی ہیں جن میں تمام تر عنوانات سے متعلقہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

۱۔ عاشقوں کا سفر ۲۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقہ نماز
۳۔ نذرۃ النور فی فصل الطھور
۴۔ قیام رمضان کی فضیلت اور 20 رکعات نماز تراویح کا اثبات
۵۔ عقیدہ شفاعت، احادیث مبارکہ کی روشنی میں
۶۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے توسل اور تبرک
۷۔ 20 رکعات نماز تراویح کا ثبوت
۸۔ فضائل نماز پر منتخب آیات واحادیث اور آثار واقوال
۹۔ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے اور ذکر بالجھر کرنے پر مجموعہ آیات واحادیث
۱۰۔ روزہ اور قیام اللیل کی فضیلت

۱۱۔ مختلف مہینوں اور دنوں کے فضائل و برکات
۱۲۔ گستاخان رسول۔ احادیث نبوی ؐ کی روشنی میں
۱۳۔ انسانی حقوق و آداب
۱۴۔ اقامت دین اور امن و سلامتی کی راہ
۱۵۔ فروغ علم و شعور کی اہمیت و فضیلت
۱۶۔ ذکر الٰہی اور ذاکرین کے فضائل

۸۔ الحدیث۔ فضائل نبوی ﷺ

نبی کریم ﷺ کے فضائل و خصائل سے متعلقہ تمام احادیث مبارکہ کو انتہائی خوبصورتی کے ساتھ 11 مختلف کتابوں میں مدون کیا گیا ہے۔

۱۔ حضور ﷺ کے نبوی خصائص مبارکہ
۲۔ حضور ﷺ کے دنیوی خصائص مبارکہ
۳۔ حضور ﷺ کے برزخی خصائص مبارکہ
۴۔ حضور ﷺ کے اُخروی خصائص مبارکہ
۵۔ حضور ﷺ کے شمائل مبارکہ
۶۔ المطالب السنیہ فی الخصائل النبویہ
۷۔ درود شریف کے فضائل و برکات
۸۔ حضور ﷺ سے حیوانات و جمادات اور نباتات کی محبت
۹۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت و اختیارات
۱۰۔ حضور ﷺ کا شرف نبوت اور اولیت آخرت
۱۱۔ مدحت و نعت مصطفی ﷺ پر منتخب آیات و احادیث

۹۔ الحدیث۔ مناقب صحابہ واہلبیت

صحابہ کرامؓ و اہل بیت اطہارؓ کے فضائل و خصائل پر 23 مستقل رسالے شیخ الاسلام کے قلم اور ذہنی استعداد کے آئینہ دار ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ انبیاء ورسل علیھم السلام کے فضائل و مناقب
۲۔ صحابہ کرامؓ و اہل بیت اطہارؓ کے فضائل و مناقب
۳۔ اہل بیت اطہارؓ کے فضائل و مناقب

۴۔ جنت کی خصوصی بشارت پانے والے 100 صحابہ کرامؓ
۵۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کے فضائل و مناقب
۶۔ سیدنا فاروق اعظمؓ کے فضائل و مناقب
۷۔ سیدنا عثمان غنیؓ کے فضائل و مناقب
۸۔ سیدنا علیؓ کے فضائل و مناقب ۹۔ باب مدینہ العلم علیہ السلام
۱۰۔ سیدنا علیؓ کو حضورؐ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی
۱۱۔ فاطمہؓ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے۔ اس حدیث مبارکہ کے 63 طرق کا بیان
۱۲۔ فاطمہؓ میری جان کا حصہ ہے۔ اس حدیث مبارکہ 8 طرق بیان کرنے والے محدثین کا بیان
۱۳۔ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ اس حدیث مبارکہ کے 101 طرق کا بیان
۱۴۔ حدیث رد شمس کا تحقیقی جائزہ
۱۵۔ حدیث ولایت علی علیہ السلام کا تحقیقی جائزہ
۱۶۔ السیف الجلی علی منکر ولایت علیؓ (اعلان غدیر)
۱۷۔ نور القمرین فی فضائل الحرمین
۱۸۔ امہات المومنین کے فضائل و مناقب
۱۹۔ ذکر شہادت حسینؑ۔ احادیث نبوی کی روشنی میں
۲۰۔ امام مہدی علیہ السلام
۲۱۔ اولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب
۲۲۔ فضائل و کرامات۔ احادیث نبویؐ کی روشنی میں
۲۳۔ اُمت محمدیہ کا شرف و فضیلت شامل ہیں۔

۱۰۔ الحدیث۔ شخصیات و مرویات صوفیا

اس عنوان کے تحت نو مستقل کتابیں تصنیف کی گئی ہیں۔ جن میں اولیاء کرام اور علماء عظام کے مقام و مرتبے کو احادیث مبارکہ کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں

۱۔ تحفۃ النقباء فی فضیلۃ العلم والعلماء
۲۔ عون المغیث فی طلب علم الحدیث
۳۔ حکم السماع عن اهل البدع والاهواء
۴۔ عمدۃ البیان فی عظمۃ سید ولد عدنان ۵۔ النعمۃ العلیاء

۶۔ عمدۃ الصفانی نزول المسیح ابن مریم من السماء
۷۔ اللباب فی الحقوق والآداب وغیرہ
۸۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی تصانیف اور مستقل رسالے شیخ الاسلام کے علمِ حدیث پر عبور کے آئینہ دار ہیں اور آپ کی تصنیفی کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں ان میں
۱۔ الاکتمال فی نشاۃ علم الحدیث وطبقات الرجال
۲۔ منہاج السلامۃ فی الدعوۃ الی الاقامۃ
۳۔ شفاء العلیل فی قواعد الصحیح والتضعیف

والجرح والتعدیل وغیرہ اہم کتابیں ہیں۔ جن میں علم حدیث سے متعلقہ اصول و ضوابط، احکام آداب اور دوسرے بہت سے فنی پہلوؤں پر مدلل گفتگو کی گئی ہے۔ جو علم حدیث کی ترویج و اشاعت میں اہمیت کی حامل ہے۔

اسی کتابی علم کو تدریس کے ذریعے لوگوں تک پہنچانے اور اس کی وضاحت و صراحت اور حدیث مبارکہ کے فروغ کے لیے بہت سی مجالس دروس کا اہتمام بھی شیخ الاسلام کا منفرد کارنامہ ہے۔ آپ وقتاً فوقتاً ختم صحیح البخاری کے عنوان سے کانفرنسز کا اہتمام کرتے ہیں جن میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مفتیان سے لے کر ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شریک ہو کر علم حدیث کی باریکیوں سے آشنا ہوتے ہیں۔ ان کانفرنسز کا انعقاد دراصل اتحاد امت کے حصول کی کوشش ہے اور شیخ الاسلام کی سعی فروغ دین کا آئینہ دار ہے۔

تدریسی کاوشیں

حدیث کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں تصانیف کے ساتھ ساتھ دروس حدیث کا اہتمام بھی شیخ الاسلام کی انفرادیت رہی ہے۔ مختلف مواقع پر دروس بخاری شریف منعقد کرنے کا شرف آپ کو حاصل رہا ہے۔ جس میں ملک بھر سے ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام اور قرآن و حدیث کے طالب علم محبت و عقیدت کے ساتھ شریک ہوتے ہیں اور حدیث کا علم حاصل کرتے ہیں۔ 15 دسمبر 2024ء کو منعقدہ درس ختمِ بخاری شریف میں بھی ہزاروں لوگوں نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرتے ہوئے احادیث رسول ﷺ کو سنا اور اسناد بھی حاصل کیں۔ اس درس ختم صحیح البخاری میں خصوصی طور پر اتحاد امت کا اہتمام کیا گیا ہر طبقہ اور مکتب فکر کے لوگوں نے اس درس میں شرکت کی۔ امام بخاریؒ اور ان کی کتاب کی شروح لکھنے والے آئمہ محدثین کا تعارف اور ان کی کاوشوں کو سراہا گیا اور ان

کے عمل کو امت کے سامنے پیش کیا گیا تاکہ آج کے لوگوں کا تعلق اپنے سلف صالحین کے ساتھ قائم ہو سکے۔ شیخ الاسلام نے فرمایا کہ یہ اتحاد امت جو آج کے پروگرام میں نظر آرہا ہے یہ فقط حدیث رسول ﷺ کی وجہ سے ہے۔ ہمیں اختلافات کے بجائے مشترکات پر اپنی توجہ رکھنی چاہیے تاکہ ہماری اجتماعی کاوشوں سے فتنہ انکار حدیث کا قلع قمع ہو سکے۔

الغرض دین متین کی اشاعت و فروغ میں شیخ الاسلام اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لاتے ہوئے اتحاد امت کے لیے مصروف عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہمیں ان کے جلائے ہوئے چراغ سے روشنی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسناد و اجازت کی تاریخ

سمیہ اسلام

اسناد و اجازات اسلامی علوم کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں اور ان کا تعلق ایک استاد سے دوسرے استاد تک علم کی منتقلی سے ہے۔ اس موضوع کا مطالعہ ہمیں نہ صرف دینی تعلیمات کے حوالے سے معلومات فراہم کرتا ہے، بلکہ یہ ہمیں اسلامی تعلیمی نظام کی ساخت، طریقہ کار اور تدریسی روایات کو بھی سمجھنے کا موقع دیتا ہے۔ اس آرٹیکل میں ہم اسناد و اجازات کی تاریخ، ان کے مروجہ طریقوں اور ان سے متعلق شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے کردار پر گفتگو کریں گے۔

اسناد اور اجازات کی تاریخ اسلامی تاریخ سے جڑی ہوئی ہے۔ ابتدائی دور میں جب علم کا حصول زیادہ تر زبانی تھا، اس وقت اسناد و اجازات کی شکل میں تدریسی سلسلے کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ لیکن جیسے ہی مسلمان اُمت نے علمی مضامین میں گہرائی حاصل کرنا شروع کی، اس وقت اسناد اور اجازات کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ علم کے سلسلے کو ایک مضبوط اور معتبر شکل دی جاسکے۔

اسلامی تعلیمات میں سب سے اہم عمل علم کی صحیح منتقلی تھا۔ ابتدائی دور میں علمی اسناد اور اجازات کی شکل میں علماء کی موجودگی اور علم کی تصدیق کا عمل بہت اہم تھا۔ جب کسی شخص نے کسی خاص موضوع پر علم حاصل کیا تو اسے اس علم کے سلسلے میں اپنے استاد سے سند حاصل ہوتی تھی، جو اس بات کی گواہی تھی کہ وہ اس علم میں ماہر ہے۔ جبکہ زمانہ جدید میں اسناد ایک ایسا دستاویز ہوتا ہے جو کسی شخص کو کسی خاص علم یا مضمون میں مہارت کی تصدیق کرتا ہے۔ اس میں استاد کا نام، مضمون کی نوعیت اور پڑھنے والے کی

مہارت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اسناد میں اکثر اساتذہ کی ایک تسلسل ہوتی ہے جسے "اسناد کا سلسلہ" کہا جاتا ہے، اور اس میں ہر استاد کو کسی دوسرے استاد سے علم حاصل کرنے کی تصدیق کی جاتی ہے۔

روایت حدیث میں اسناد کی اہمیت
اسناد کا معنی و مفہوم اور اہمیت و مرتبہ

ہم جانتے ہیں کہ اسلام میں اِسناد کو ایک خاص اَہمیت اور مقام و مرتبہ حاصل ہے، کیونکہ سند کے ذریعے در حقیقت اِس اُمت کا دین کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے حاصل کرنا مراد ہے، اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رب العالمین کے رسول حضرت محمد ﷺ سے حاصل کیا ہے، اور آپ ﷺ کا رب العزت والجلال سے بالواسطہ یا بلا واسطہ حاصل کرنا ہے، جیسا کہ یہ بات وحی کی اقسام سے معلوم ہے۔ اِسی طرح اِسناد صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے الگ کرنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جس پر دین اسلام کے اَحکامات اور تعلیمات مترتب ہوتی ہیں۔

اِسناد کی فضیلت و اَہمیت کے مختلف گوشوں کو سمجھنے سے پہلے اگر لفظ 'سند' اور 'اِسناد' کی لغوی و اِصطلاحی وضاحت اور ان کی تعریفات کی تفہیم کر لی جائے تو اِسناد اور سلف صالحین اور علماء کاملین سے علم لینے کی اَہمیت مزید نکھر کر سامنے آتی ہے۔

لغت میں اِسناد، أَسْنَدَ کا مصدر ہے اور یہ 'سند' سے مشتق ہے۔ ابن منظور افریقی نے 'لسان العرب' میں اور ابن الاثیر نے 'النہایۃ فی غریب الاثر' میں لکھا ہے: لغت میں سند سے مراد پہاڑ یا وادی کا سامنے والا وہ حصہ جو زمین سے بلند ہو، اور اسی سے سُنُوْدُ الْقَوم فِي الجَبَلِ کا معنی ہے لوگوں کا پہاڑ پر چڑھنا۔ اصطلاحاً سند سے مراد: طریقِ متن کے بارے میں خبر دینا ہے، اور یہ عربوں کے قول 'فُ-لَانٌ سَنَدٌ' سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے: فلاں قابلِ اعتماد ہے۔ اسے سند کا نام اس لیے دیا جاتا ہے کہ حفاظِ حدیث، حدیث کی صحت اور ضعف میں اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور رہا 'اِسناد' تو اس سے مراد حدیث کو اس کے قائلِ اَوّل (یعنی پہلے راوی) تک پہنچانا ہے، اور بعض اَوقات یہ دونوں (الفاظ یعنی سند اور اِسناد) ایک دوسرے کی جگہ پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔

اِسناد کا دین میں سے ہونے کا بیان

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حدیث لکھو تو اسے اس کی سند کے ساتھ لکھا کرو۔ پس اگر وہ حق ہوا تو تم (اسے آگے پہنچانے کے) اجر میں شریک ہو جاؤ گے اور اگر باطل ہوا تو اس کا بوجھ (تم پر نہیں،) اسے بیان کرنے والے پر ہو گا۔

امام ترمذیؒ نے ان الفاظ کے ساتھ امام عبد اللہ بن مبارک کا قول روایت کیا ہے: میرے نزدیک اسناد امورِ دین میں سے ہے، اگر سند کا علم نہ ہوتا تو ہر کوئی جو چاہتا کہتا پھرتا۔ کسی راوی سے جب کہا جاتا ہے: تجھے کس نے بیان کیا ہے؟ تو وہ اس طرح (اپنی مرضی سے کچھ کہنے سے) رک جاتا ہے۔ امام بیہقی نے علی بن حجر کے طریق سے (عبد اللہ) بن مبارک کے قول کی تخریج کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اگر (علم) اسناد نہ ہوتا تو دین ضائع ہو جاتا اور ہر شخص جو چاہتا کہتا پھرتا، لیکن جب تو اس سے پوچھتا ہے: یہ سب کچھ کس سے اخذ کر رہا ہے؟ تو وہ لاجواب ہو جاتا ہے۔

اسناد، امت محمدیہ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے

قاسم بن بندار روایت کرتے ہیں: میں نے ابو حاتم رازی کو یہ بیان کرتے سنا ہے: جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے، کسی امت میں اس قدر امناء (امانت دار لوگ) نہیں تھے جو رسولوں کے آثار کی حفاظت کرتے مگر امت محمدیہ ﷺ میں ہیں۔ انہیں ایک آدمی نے کہا: اے ابو حاتم! شاید وہ ایسی حدیث بھی روایت کرتے ہوں جس کی نہ تو اصل ہو اور نہ ہی وہ صحیح ہو۔ اس پر آپ نے کہا: امتِ محمدی ﷺ کے علماء سقیم (غیر صحیح) کے مقابلہ میں صحیح کی معرفت رکھتے ہیں، ان کا اس طرح روایت کرنا اسی معرفت کی بنیاد پر ہوتا ہے تاکہ ان کے بعد آنے والوں کے لیے یہ چیز واضح ہو جائے کہ انہوں نے آثار کو نمایاں کیا اور انہیں محفوظ کیا۔ پھر ابو حاتم رازی نے کہا: اللہ تعالیٰ ابو زُرعہ پر رحم فرمائے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے آثار و اَقوال کو حفظ کرنے میں بڑی تگ و دو کیا کرتے تھے۔

جن شیوخ سے علم حاصل کیا ہو، اُن کے حوالے سے آگے بیان کرنا مستحب ہے

حضرت عبد اللہ بن مبارک سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اگر کوئی شخص علماء کے سامنے علم (حدیث) کی قرأت کرے، پھر اسے آگے روایت کر دے، نیز اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ وہ (روایت کرتے وقت) أَخْبَرَنَا کہے کہ ہمیں فلاں شیخ نے بتایا ہے۔

بلا اسناد علم حاصل کرنے اور روایت کرنے کا نقصان اور اس کی ممانعت

امام شافعی (م 204ھ) نے فرمایا ہے: اس شخص کی مثال جو بلا تحقیق و بلا دلیل علم طلب کرتا ہے، رات کے وقت لکڑیاں اکٹھی کرنے والے کی طرح ہے، جو لکڑیوں کا ایسا گٹھا اٹھاتا ہے جس میں سانپ بھی ہوتا ہے، جس سے وہ بے خبر ہے، اور وہ سانپ اُسے (بے خبری میں) ڈس لیتا ہے۔

ابن عیینہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: بلااِسناد حدیث کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور بے شک سند کی حیثیت متون کی سیڑھی کی ہے، اسی کے ذریعے ہی ان متون تک پہنچا جاتا ہے۔

نااہل شخص سے علم لینے کی ممانعت

امام ترمذی نے یحییٰ بن آدم سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر بن عیاش سے کہا گیا: بے شک بعض لوگ (مسندِ علم پر) بیٹھتے ہیں اور لوگ بھی سیکھنے کے لیے ان کے پاس بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ اس چیز کے اہل نہیں ہوتے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس پر ابو بکر بن عیاش نے کہا: ہر وہ شخص جو (مسندِ علم پر) بیٹھا ہو اور لوگ بھی اس کے پاس (حصولِ علم کے لیے) بیٹھتے ہوں اس سے وہ معتمد اور ثقہ عالم نہیں قرار پاتا۔ اللہ تعالیٰ صاحبِ سنت و سیرت عالم کا ذکر (اُس کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی) زندہ رکھتا ہے جب کہ بدعتی کا ذکر (پسِ مرگ) ختم ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا کردار

ڈاکٹر طاہر القادری کا شمار ان علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے مختلف دینی علوم میں گہری مہارت حاصل کی ہے، خاص طور پر اسلامی فقہ، تفسیر، حدیث، اور تصوف کے شعبے میں۔ ان کی تعلیمات کی بنیاد قرآن وسنت کی صحیح تفہیم پر ہے، اور انہوں نے اپنے علمی سفر میں نہ صرف ان علوم کو سیکھا بلکہ ان کی تدریس کا عمل بھی جاری رکھا۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے تدریسی عمل میں احادیث کی اسناد دینے کا عمل بہت اہمیت دی ہے۔ وہ علمی اعتبار سے اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ جب کوئی طالب علم یا محقق کسی حدیث کو نقل کرے یا اس پر تحقیق کرے، تو اس کی سند بالکل مستند اور مضبوط ہو۔ اس عمل کے ذریعے، انہوں نے نہ صرف حدیث کی صحیح تفہیم کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنایا ہے کہ جو علم امت تک پہنچے وہ صرف صحیح اور معتبر ہو۔

ڈاکٹر طاہر القادری کی اسناد دینے کی روایات میں یہ شامل ہے کہ وہ اپنے طلباء اور محققین کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ علم حدیث کی تدریس کریں اور اس پر تحقیق کریں، بشرطیکہ وہ اس علم میں سچی امانتداری اور احتیاط سے کام لیں۔ اس کے علاوہ، وہ اسناد کے تسلسل کی پیروی کرتے ہوئے ایک مضبوط علمی سلسلے کی بنیاد رکھتے ہیں۔

اجازات دینے کا طریقہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اجازات دینے کے عمل کو بھی بہت سنجیدگی سے لیا ہے۔ وہ اپنے شاگردوں کو نہ صرف علم سکھاتے ہیں بلکہ انہیں دینی مجالس میں تدریس کا اختیار دیتے ہیں۔ اجازات دینے کے عمل میں وہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ شاگرد علمی لحاظ سے اس مقام تک پہنچ چکا ہو جہاں وہ علمی حیثیت اور تدریسی ذمہ داریوں کو سمجھ سکے۔

شیخ الاسلام نے اپنی علمی زندگی میں نہ صرف احادیث کی اسناد دینے اور اجازات دینے کا عمل جاری رکھا ہے بلکہ انہوں نے اس عمل کو ایک منظم اور مستند طریقہ کار کے تحت انجام دیا ہے۔ ان کا تدریسی عمل اور اجازات دینا اسلامی تعلیمات کی صحیح منتقلی کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس کے ذریعے انہوں نے علوم الحدیث اور دیگر اسلامی علوم کو دنیا بھر میں پھیلایا اور نئی نسل کو اسلامی علوم میں مہارت حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا۔

قارئین متوجہ ہوں!

ماہنامہ دختران اسلام میں شائع ہونے والے آرٹیکلز پر آپ کی آراء ہمارے لیے نہایت قیمتی ہیں۔ لہذا اقائد نمبر 2025ء میں دیئے گئے مضامین اور دیگر موضوعات پر اپنی رائے ہمیں ضرور ارسال کریں۔ اگلے ماہنامہ میں آراء بھیجنے والی بہنوں کے نام کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

منجانب: ایڈیٹر ماہنامہ دختران اسلام، فون: 03244895887

امنِ عالم کے علَم دار محمد طاہر

(سید الطاف حسین گیلانی)

امنِ عالم کے علَم دار محمد طاہر
ظلم کی راہ میں دیوار محمد طاہر

ساری دنیا میں لیے امن کا پیغام پھریں
وار کر دین پہ گھر بار محمد طاہر

کھِل اٹھے پھر سے امیدوں کے فسردہ غنچے
آ گئے روحِ چمن زار محمد طاہر

دشتِ الفت میں بھٹکتے ہوئے پیاسوں کے لیے
صورتِ ابرِ کرم بار محمد طاہر

بیچ منجدھار پھنسی اہلِ وطن کی کشتی
تاک میں بیٹھے ہیں اغیار محمد طاہر

سخت مجبور ہیں رنجور سبھی اہلِ وطن
کوئی مخلص ہے نہ غمخوار محمد طاہر

اس سے پہلے کے بکھر جائیں وطن کی زُلفیں
سونا ہو جائے یہ گلزار محمد طاہر

اس سے پہلے کہ بدن نوچ لیں ظالم کرگس
توڑ دو دستِ ستمگار محمد طاہر

رہنمائی تری درکار ہے ہر گام ہمیں
قوم کا ذہن ہے بیدار محمد طاہر

ہم نے پایا نہ کہیں تجھ سا جہاں میں رہبر
پیکرِ سیرت و کردار محمد طاہر

انقلاب آنے میں اب دیر نہیں ہے کوئی
ڈھلنے والی ہے شبِ تار محمد طاہر

ایسے حالات میں الطافؔ توقف کیسا؟
تھام لو دامنِ سالار محمد طاہر
امنِ عالم کے علَم دار محمد طاہر

A Miracle of The Modern ERA

RABIA SHAFAQ
Secretary General MSM sisters Pakistan

In an age dominated by distractions, dwindling commitment, and a growing disconnect from spirituality, there exists a remarkable individual whose life defies convention and inspires awe: my Murabbi, my Guide, my Teacher, my Pride, Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri. His life, marked by extraordinary devotion, tireless effort, and unmatched scholarship, is nothing short of a miracle in this era.

Unlike many great scholars or leaders who excel in a single domain—be it Quran, Hadith, or Tasawwuf—Dr. Tahir-ul-Qadri has mastered and harmonized them all. He embodies the essence of the entire Ummah, seamlessly integrating all facets of Islamic knowledge. His life is a divine gift, and I am profoundly grateful to have witnessed even a fraction of his monumental journey.

His recent Dora-e-Bukhari Shareef stands as yet another testament to his unparalleled scholarship and deep spiritual insight. Through this sacred event, he illuminated the timeless wisdom of the Hadith with precision and love, reviving hearts and strengthening the connection of countless individuals to the Holy Prophet Muhammad ﷺ. It was not merely an academic discourse

but a transformative experience, breathing new life into the legacy of our beloved Prophet ﷺ.

Even now, at 74 years of age and despite health challenges, his energy and dedication remain extraordinary. It feels as though he has lived multiple lifetimes in one, achieving what seems humanly impossible. His

relentless work ethic, balancing countless projects with profound personal engagement, showcases a stamina and commitment that defy comprehension. He continues to guide, mentor, and inspire people from all walks of life, spreading love and wisdom with humility and grace.

With over 1,000 books to his name—including masterpieces like Irfan-ul-Quran, The Quranic Encyclopedia, and The Manifest Quran—he has brought the Quran's wisdom to millions. His Hadith collections are treasures for scholars, while his teachings on Tasawwuf have revived the spirit of love, peace, and divine remembrance. Through his groundbreaking Fatwa on Terrorism and Suicide Bombings and interfaith initiatives, he has reshaped global perceptions of Islam, presenting it as a religion of peace, unity, and compassion.

His humanitarian efforts through Minhaj Welfare Foundation (MWF) have uplifted countless lives by providing education, healthcare, clean water, and disaster relief. Platforms like Minhaj-ul-Quran Women League and Minhaj Youth League empower women and youth to grow spiritually and contribute meaningfully to society. His leadership has transformed countless ordinary individuals into beacons of hope, ready to carry forward his mission of love and service.

Every so often, I encounter people who share how their lives were touched by his teachings—whether through a book, a lecture, or a single profound thought. These moments remind me of how far-reaching his impact

truly is. It feels as though his work transcends time and space, connecting hearts and minds across the world. To think that one human being could achieve so much in one lifetime is a miracle in itself.

Had he not stood as a beacon of light in this time of confusion, how many souls like mine would have remained lost in the void? How many hearts would have continued to wander, unaware of the beauty of Allah's message and the profound wisdom of the Holy Prophet ﷺ? He gave us clarity when the world was shrouded in misguidance, and he taught us how to recognize the infinite depth of Islam—not just as a religion but as a divine system of love, peace, and harmony.

For someone like me, who is a nobody in this grand scheme, Shaykh-ul-Islam's teachings have been a source of transformation. His mission has allowed even the smallest among us to find a place in this sacred journey. It is because of his tireless work and unwavering dedication that people look up to us—not for who we are but for the mission we are fortunate to represent. The charm, the wisdom, and the strength we carry are reflections of his ceaseless love and devotion to the Holy Prophet ﷺ.

Words fall short in expressing how indebted I feel for his existence in this world. Every moment of his relentless striving is a gift to humanity. His life is a testament to the power of faith, love, and service, and his legacy will continue to shine as a guiding star for generations to come. May Allah make us worthy of being a part of his blessed mission, and may we continue to carry the light he has ignited with sincerity and dedication.

As he turns 74 this year, I pray for his health, long life, and for myself to be a dedicated, active, and committed part of his mission, Mission-e-Muhammadi ﷺ. Ameen

عمر خضر عطا کر اس مرد باوفا کو — فکر و نظر کو جس نے پھر بال و پر دیے ہیں
پرچم اٹھا کے جس نے احیائے دین حق کا — عزم و یقیں کے موتی دامن میں بھر دیے ہیں

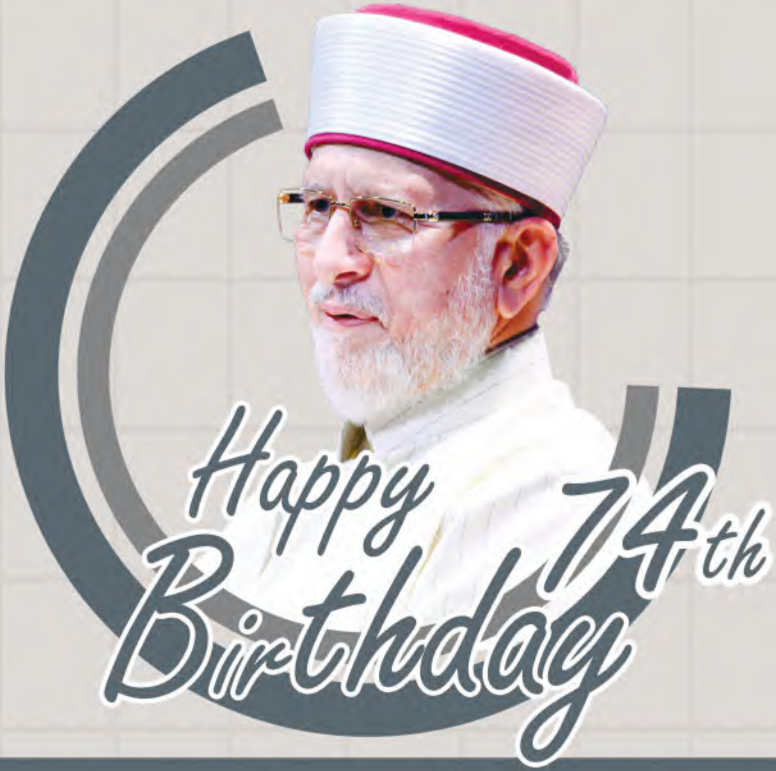

ہم منہاج القرآن ویمن لیگ برطانیہ کی جملہ عہدیداران، تنظیمات اور رفقاء وارا کین کی جانب سے اپنے عظیم قائد، حجۃ المحدثین،

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی **سالگرہ**

کے موقع پر محبتوں اور عقیدتوں سے بھرپور جذبات کے ساتھ **ہدیۂ تہنیت** پیش کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ یہ شمعِ ہدایت ہمیشہ اسی طرح ہمیں صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے کا درس دیتی رہے۔ (آمین)

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM FEB-2025
LAHORE
Regd CPL No.45